WWW.PAKSOCIETY.COM

نمل (نمرہ احمد)

قسط نمبر ۱۳:

''مَن خِشت بہ ملکہ داد!''

(میں نے پیش کیا ملکہ کو ایک ہیرا!)

وہ سور ما ہوتے ہیں
جو پھینکتے ہیں گوٹ!
مگر وہ قسمت ہوتی ہے
جو شطرنج کھیلتی ہے!
اور تم بہت دیر سے جان پاتے ہو
کہ وہ کون تھا جو آغاز سے ہی
کھیل رہا تھا دونوں queens کے ساتھ!

(Terry Pratchett)

ذکیہ بیگم دل تھام کر رہ گئیں۔لب کھل گئے'اور آنکھوں میں بے یقینی پھیلی۔

''تم سارہ؟تم ادھر تھیں؟مگر....کیوں؟'' سہارے کے لئے بیڈ کا کنارہ تھاما۔وہ بھی آہستگی سے بیٹھی۔آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

''اس نے مجھے وہاں بلایا تھا....'' سر جھکائے'انگلی سے ہتھیلی مسلتی'وہ بتانے لگی۔۔۔

ذرا دیر کے لیے ہم ایک ماہ قبل'اکیس مئی کی صبح تک پیچھے جاتے ہیں'جب سعدی'ہاشم کاردار کے آفس میں بیٹھا تھا'تو چند میل دور'اپنے آفس میں بیٹھی سارہ انٹر کام اٹھائے کہہ رہی تھی۔

''ماریہ'میں انسٹی ٹیوٹ جا رہی ہوں کلاس لینے'آپ یوں کرو'سعدی کو کہو کہ جو پریزنٹیشن اس نے.....''

''ڈاکٹر سارہ'سعدی آج نہیں آیا۔'' دوسری طرف سے اس کو عجلت میں ٹوکا گیا تو سارہ ذرا دیر کو رکی۔

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''نہیں آیا؟'' ابرو بھینچے۔ آنکھوں میں غصہ در آیا۔ موبائل اٹھا کر کال ملائی۔

ہاشم کے آفس کے باہر حلیمہ بیٹھی کام کر رہی تھی جب ٹوکری میں رکھا سعدی کا موبائل بجنے لگا۔ اس نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔ ''بلاکڈ نمبر کالنگ'' اور واپس کام کرنے لگی۔

سارہ نے فون رکھا تو چہرے پہ شدید ناراضی تھی۔ کلاس لینے کے بعد وہ باہر نکلی تو دوبارہ سے اس کو کال ملائی۔ اب کے اس نے اٹھالیا۔

''جی؟'' وہ خود بھی اکتایا ہوا لگ رہا تھا۔

''سعدی یوسف' آپ آج آفس نہیں آئے۔'' دانت پہ دانت جما کر تحمل سے پوچھا۔

''مجھے.... کچھ کام تھا۔'' ہاشم کے آفس سے باہر سڑک پہ وہ گاڑی دوڑاتا گھر کی طرف جا رہا تھا۔

''آج پانچ بجے سے پہلے آ کر اپنا ٹرمینیشن لیٹر وصول کر لینا' سعدی۔ کیونکہ میں مزید تمہاری بے قاعدگیاں برداشت نہیں کروں گی۔ آج نہیں آسکو تو کل آنے کی زحمت نہ کرنا' ہم لیٹر بھجوا دیں گے۔ خدا حافظ۔'' سختی سے بولی۔

''میں گھر جا کر آپ کو دوسرے نمبر سے کال کرتا ہوں' یہ فون بگ ہو رہا ہوگا۔'' اس نے ایسے عجلت میں کہا جیسے سارہ کی بات کی کوئی اہمیت ہی نہیں۔ اف۔

شام کو وہ گھر پہ تھی جب اس کا موبائل بجا۔ ندرت بھابھی کالنگ۔

''جی بھابھی؟''

''بھابھی کا بیٹا بول رہا ہوں' وہ بھی خوبصورت والا۔'' وہ صبح کی نسبت ہشاش بشاش لگ رہا تھا۔ سارہ کے چہرے پہ خفگی در آئی۔

''ٹرمینیشن لیٹر پوسٹ کر دیں گے ہم۔ آپ کو آفس آنے کی ضرورت نہیں ہے۔''

''میں نے اپنی باس کو نہیں' سارہ خالہ کو فون کیا ہے۔ ضروری بات کرنی ہے۔ اس کے بعد بے شک مجھے نوکری سے نکال دیجئے گا۔'' وہ سنجیدہ ہوا تو سارہ کے چہرے کی خفگی کم ہوئی۔ اگر وہ پروجیکٹ ڈائریکٹر تھی، پروسس ڈیزائن میں پی ایچ ڈی تھی، تو وہ بھی سعدی تھا!

''بولو۔''

''شام کو میں ساری فیملی کو اپنے ریسٹورانٹ میں اکٹھا کر رہا ہوں' آپ بھی آئیں گی کیونکہ مجھے سب کو کچھ بتانا ہے۔''

''میں نہیں آسکتی۔ جو بتانا ہے ابھی بتا دو۔''

''آپ کے شوہر کے قاتل سے ملا میں آج۔ اس سے اعتراف بھی کروالیا۔ ثبوت بھی ہے میرے پاس۔ مجھے پتہ ہے آپ کو بدلہ لینے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے' مگر کم از کم یہ تو آپ جاننا چاہیں گی کہ آپ کو اپنے بچوں کو کس سے محفوظ رکھنا ہے۔''

اور سارہ دھواں دھواں ہوتے چہرے کے ساتھ کھڑی سنتی گئی۔ پھر اس نے وہی کیا جو سعدی نے کہا مگر ایک چیز پہ وہ راضی نہیں ہوئی۔

''میں کسی فیملی ڈنر کا حصہ نہیں بنوں گی۔''

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''اوکے' آپ ہمارے گھر کے قریب جو پارک ہے' وہاں آئیں' ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں' اگر میں آپ کو راضی نہ کر سکا تو ٹھیک ہے' آپ وہیں سے گھر چلی جایئے گا اور میں ریسٹورانٹ۔''

وہ اتنے پہ راضی ہوگئی۔ صرف اتنے پہ۔

مغرب ڈھل چکی اور اندھیرا پھیل گیا تھا جب اس نے پارک میں بنچ پہ بیٹھے کلائی کی گھڑی دیکھی' اور پھر سعدی کو کال کرنے کے لئے فون نکالا۔ مگر اس کی تاکید یاد آگئی۔ اس کا فون ممکنہ طور پہ بگ ہو رہا ہوگا (گو کہ ایسا نہیں تھا مگر وہ احتیاط کر رہا تھا) سو اس نے صرف پیغام بھیجا۔ ''کدھر ہو؟''

جواب ذرا دیر سے موصول ہوا۔ ''اسٹریٹ نمبر فورٹین میں رائٹ لین میں جو زیرِ تعمیر گھر ہیں' ان میں سبز گیٹ والے گھر کے اندر جائیں' میں آرہا ہوں۔ ریسٹورانٹ نہیں آسکتیں تو اتنا تو کرنا پڑے گا۔''

اب یہ سب سارہ کی برداشت سے باہر ہوتا جا رہا تھا' مگر وہ سعدی تھا۔ اس کو میلوڈرامہ کی عادت تھی' یقیناً کوئی وجہ تھی' جب ہی وہ کہہ رہا تھا۔ وہ پیدل چلتی چند گلیاں عبور کر کے اس گھر کے اندر چلی آئی۔ رات کا وقت' سنسان گلی' مہیب تاریکی۔ بجلی گئی ہوئی تھی۔ وہ اس پراسرار منظر نامے سے نہ ڈری نہ گھبرائی۔ بس اس گھر کے پورچ میں بار بار گھڑی دیکھتی' ٹہلتی رہی۔ وہ عمر اور تجربے کے اس حصے میں تھی جہاں انسان جنات اور بھوت پریت سے نہیں ڈرتا۔ صرف انسانوں سے ڈرتا ہے۔

گیٹ پہ آہٹ ہوئی تو وہ مڑی۔ جھنجھلا کر کہنے لگی۔ ''سعدی اتنا ڈرامہ کرنے کی...'' مگر وہ ''شش'' منہ پہ انگلی رکھتا تیزی سے قریب آیا۔ سارہ رک گئی۔ وہ بار بار... گردن موڑ کر پیچھے دیکھتا تھا۔

''آپ یوں کریں' ریسٹورانٹ جائیں' میں....''

''سعدی میں نے بتایا ہے میں ادھر نہیں جاؤں گی۔ تمہیں مجھے کچھ بتانا ہے تو بتاؤ ورنہ میں جا رہی ہوں۔''

''شش آہستہ۔'' اس نے پھر گردن موڑی۔ پھر ذرا خفگی سے اسے دیکھا۔ ''میرے پیچھے کوئی لگا ہوا ہے۔ میرا خیال ہے اس کے پاس گن ہے۔'' (سارہ کا منہ کھلا) ''نہیں وہ' مجھے کچھ نہیں کہے گا' وہ میرا دوست ہے' مگر آپ کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ آپ یوں کریں' ریسٹورانٹ جائیں' اور یہ...'' اس نے چابیوں کا گچھا نکالا۔ (علیشا کے کی چین سے اس نے چھ انچ کا ایک سلور پین بھی نتھی کر رکھا تھا۔) اور اسے سارہ کے ہاتھ میں تھمایا۔ ''یہ جا کر زمر کو دیجئے گا۔ میرے پاس اس کی کوئی کاپی نہیں ہے' پلیز اسے مت کھویئے گا' بس زمر کو دے دیں' اور کہنا سعدی آرہا ہے۔ پھر بے شک گھر چلی جایئے گا' میں بعد میں وضاحت کر دوں گا۔''

''سعدی یہ کیا ہو رہا ہے؟ تم....'' وہ پریشان ہونے لگی۔

''ڈاکٹر سارہ جو میں کہہ رہا ہوں' وہ کریں۔ جائیں۔ جلدی۔'' سارہ نے اثبات میں سر ہلایا اور جانے کے لئے مڑی۔ ساتھ ہی پاؤچ کھول کر اندر کی چین رکھا' تبھی پاؤچ میں رکھا موبائل زور سے چیخا۔ کوئی کال آرہی تھی۔ اندھیر سناٹے میں آواز گونجی۔ باہر گلی میں شیرو کو لگا کہ

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

سعدی اپنا فون سائیلنٹ کرنا بھول گیا ہے۔مگر وہ سارہ کا فون تھا.....

''اوہ ڈیم!''سعدی نے تیزی سے اس کا فون جھپٹا اور اسے سائیلنٹ کیا۔اور ذرا فکرمندی سے گیٹ کی طرف دیکھا۔

''وہ ادھر ہی آجائے گا۔اوپر سیڑھیوں سے جائیں' ساتھ والے گھر کی چھت پھلانگ لیں' اور سنیں' وہ مجھے کچھ نہیں کہے گا' بس جو ہو جائے' آپ نے سامنے نہیں آنا۔چاہے جو بھی ہو جائے۔اب جائیں۔'' کندھے سے تقریباً اس نے سارہ کو دھکیل دیا۔اس وقت بھی صرف سارہ کی فکر تھی۔شیرو نے دیکھ لیا تو سمجھے گا کہ وہ سارہ کو سب بتا چکا ہے' اور پھر سارہ کو وہ نقصان پہنچائیں گے۔

سارہ کے مختل حواس بالآخر کام کرنے لگے۔وہ تیزی سے سیڑھیوں تک آئی۔سینڈل اتار کر ہاتھ میں پکڑی اور زینے پھلانگ گئی۔مڑ کر دیکھا تو سعدی اسی کی طرف دیکھ رہا تھا اور تبھی گیٹ کھلنے کی آواز آئی۔سارہ اوپر آ گئی۔

اوپری چھت خالی تھی۔سریے' ستون آدھی دیواریں۔وہ اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتی' سہج سہج کر قدم رکھتی' ذرا آگے آئی' تبھی اس نے وہ آواز سنی۔نیچے سعدی سے کوئی بات کر رہا تھا۔وہ اسے پہچانتی تھی۔فارس کی آواز۔۔نہیں۔نوشیرواں؟اس کی آواز فارس سے ملتی تھی۔

سارہ واپس مڑی اور سیڑھیوں کے دہانے تک آئی۔ذرا سی گردن نکال کر جھانکا۔وہ نوشیرواں تھا اور وہ سعدی پہ پستول تانے ہوئے تھا۔ایک لمحے کے لئے نظروں کے سامنے وارث کی پنکھے سے لٹکتی لاش گھوم گئی۔وہ دم سادھے' سن سی کھڑی رہی۔اس نے چند الفاظ سنے۔

وارث کو انہی لوگوں نے مارا ہے۔وارث کو ہاشم نے مارا ہے۔اس کی نگاہیں نوشیرواں کے پستول تانے ہاتھ پہ تھیں' اور ذہن...ذہن سن سا تھا۔مگر نہیں۔اسے ان الفاظ کی فی الحال کوئی سمجھ نہ تھی۔بس اسے سعدی کی فکر تھی۔اندھے کو بھی نظر آ رہا تھا کہ وہ گولی چلا دے گا۔اور سعدی اس کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ کیا کرے؟اس نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی۔کوئی پتھر جسے وہ شیرو کے سر پہ مار سکے' مگر اس نے دیکھا' اس کے ہاتھ لرز رہے تھے۔نہیں' وہ عورت تھی' کمزور تھی۔وہ اکیلی کچھ نہیں کر سکتی تھی۔پھر کس کو بلائے؟فارس؟نہیں۔پولیس۔ہاں...پولیس۔سائرن سنتے ہی وہ بھاگ جائے گا۔

ڈاکٹر سارہ غازی نے اگلا فیصلہ لمحوں میں کیا تھا' اور لمحوں میں ہی وہ ننگے پیر چلتی ساتھ والے گھر کی چھت تک آئی۔دونوں چھتیں ملی ہوئی تھیں۔مگر وہ ایسی جگہ نہ تھی کہ وہ پھلانگ سکے۔اس نے کونے میں (نوشیرواں سے حتی الامکان دور) کھڑے ہو کر موبائل پہ پولیس کو کال کی۔(اس کا نمبر پرائیوٹ تھا' کال ٹریس نہ کی جا سکتی تھی۔) مدھم سرگوشی میں جلدی جلدی ان کو سمجھایا کہ اس ایڈریس پہ ایک شخص فائرنگ کر رہا ہے' اور وہ جلدی پہنچیں۔انہوں نے ایڈریس کنفرم کیا اور اسے تسلی دی کہ ایک موبائل اس علاقے میں گشت کر رہی ہے' وہ جلد پہنچ جائیں گے۔

''آپ کون ہیں اور کدھر سے بول رہی ہیں؟''

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''میں.....ہمسائے سے بول رہی ہوں۔''

''اوکے' آپ اس شخص سے دور رہیں' کہیں چھپ جائیں' پولیس کے آنے تک باہر نہ نکلئے گا۔'' اس نے پوری بات سنے بغیر فون کاٹا اور بلی کی چال چلتی واپس آئی' سیڑھیوں کے دہانے پہ رکی۔ سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھیں جو پریشانی اور فکرمندی سے سکڑی تھیں' شاک اور وحشت سے پھیلتی گئیں۔

سعدی گرا پڑا تھا' اور وہ کراہ رہا تھا۔ اندھیرے میں خون کا رنگ دکھائی نہ دیتا تھا مگر اس کی سفید شرٹ درمیان سے سیاہ ہوتی جا رہی تھی۔ سارہ نے چیخ روکنے کو منہ پہ ہاتھ رکھا۔ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ پھر اس کی آنکھوں کے سامنے' نوشیرواں نے اسے دو گولیاں مزید ماریں۔ گولی کی آواز سنائی نہ دیتی تھی' ایک کلک ہوتا تھا اور زمین پہ گرا لڑکا کراہتا تھا۔ پھر وہ اسے بوٹ سے ٹھوکریں مارنے لگا۔ وہ اسے مارتا جا رہا تھا اور اوپر سیڑھیوں کے دہانے پہ ملک کی پہلی پی ایچ ڈی اِن پراسیس ڈیزائن' نیسکام کی زمین سے فضا اور فضا سے فضا میں مار کر دینے والا میزائل بنانے والی سائنسدان اور تھرکول کی پراجیکٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر سارہ غازی کپکپا رہی تھی۔ اس کا دل لرز رہا تھا اور رنگ خوف سے سفید پڑ رہا تھا۔ اس نے کتنی دفعہ کمزور ہاتھوں سے پتھر اٹھایا' مگر اس میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ اسے کھینچ کر دے مارے۔ ہر ٹھوکر کے بعد وہ جیسے جانے کو مڑتا' پھر رک کر سعدی کو مارتا۔

وہ بس لمحے گن رہی تھی' ادھر وہ نکلے' اور ادھر سارہ سعدی کو فوراً اٹھا کر ہسپتال لے جائے۔ بالآخر وہ جانے کے لئے مڑا مگر جاتے جاتے اس نے پوری قوت سے سعدی کے منہ پہ بوٹ مارا تھا۔ سارہ کی آنکھوں میں ایک دم بہت سا پانی اترا۔ اس نے پتھر اٹھایا اور اسے ہوا میں بلند کرتے ہوئے لبوں سے ہلکی سی سسکاری نکلی۔ وہ کتنی مشکل سے چیخیں' آنسو' بددعا' سب کو روکے بیٹھی تھی' یہ وہی جانتی تھی۔

اور یہ کراہ نوشیرواں تک بھی پہنچی تھی' جب وہ ایک دم گھوما۔ سارہ فوراً دیوار کی اوٹ میں ہو گئی۔ ''اے.....کون ہے ادھر؟'' وہ احتیاط سے قدم بڑھا رہا تھا۔ سارہ گہرے گہرے سانس لیتی' دیوار سے کمر ٹکائے کھڑی رہی۔ پھر اسے گولیوں کے کلک اور ان کے سیڑھیوں اور دیوار سے ٹکرانے کی آواز سنائی دی۔

گولیوں کے بارے میں خبریں سننا' اور ان کو فلموں اور ویڈیو گیمز میں دیکھنا اور بات ہوتی ہے' مگر ان کو خود پہ برستے دیکھنا...یہ زندگی کے تکلیف دہ تجربات میں سے ایک ہے۔ سارہ نے آنکھیں بند کر لیں' اس کا سارہ وجود کانپ رہا تھا۔

پھر خاموشی چھا گئی۔ اس نے چند لمحے انتظار کیا' پھر اوٹ سے نکلی' نوشیرواں جاتے جاتے اسی پل واپس مڑا۔ اور اندھیرے میں سارہ کا ہیولہ سا فوراً اوٹ میں ہو گیا۔ اسے لگ رہا تھا وہ ابھی آئے گا اور اسے بھی گولیوں سے بھون دے گا' مگر ایسا نہیں ہوا۔ وہ گیٹ عبور کر کے باہر نکل گیا۔

وہ دوڑ کر نیچے آئی۔ سعدی زمین پہ گرا کراہ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔

''سعدی!'' اس نے جھنجھوڑا۔ اس کا چہرہ تھپتھپایا۔ سعدی نے غنودہ سی آنکھیں کھولیں اسے دیکھ کر ان میں کوئی احساس نہ جاگا' بس وہی غنودہ

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

'صدماتی' بے یقین سی کیفیت۔

''میں نے پولیس کو کال کر دی تھی۔ وہ آتے ہی ہوں گے۔ تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گے۔'' وہ اس کے زخم پہ ہاتھ رکھتی کہہ رہی تھی۔ خون بہے جا رہا تھا۔ سارہ کا لباس لہولہان ہو رہا تھا۔

دور پسِ منظر میں مدھم سے سائرن سنائی دے رہے تھے۔

سعدی کی نیم جان آنکھیں اس کی آنکھوں پہ جا ٹھہریں۔ اس نے لب کھولے۔

''ڈاکٹر... سارہ...'' کوئی ریلیشن شپ ٹائٹل استعمال کیے بغیر اس نے سرگوشی میں... حلق سے بمشکل الفاظ باہر نکالے۔

''رن.. فار....'' اس کے لبوں سے خون بہنے لگا تھا' مگر سارہ کا پورا وجود سن ہو گیا۔ اسے معلوم تھا وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے۔ رن فار یور لائف۔ اپنی زندگی کے لیے بھاگو۔ ساتھ ہی آنکھوں سے اشارہ کیا۔ جانے کا۔ نکل بھاگنے کا۔ یہ وہ سعدی نہیں تھا جس نے کچھ دیر پہلے بہت اعتماد سے کہا تھا کہ وہ میرا دوست ہے، مجھے کچھ نہیں کہے گا۔ یہ وہ سعدی تھا جس کے یقین کے چہرے پہ ابھی وہ بوٹ مار کر گیا تھا۔

سائرن اب قریب ہوتے سنائی دے رہے تھے۔ بجلی آ گئی تھی۔ گلی روشن ہو گئی تھی۔

سارہ ایک دم اٹھی اور باہر کو بھاگی۔ گیٹ پورا کھول دیا۔ پھولے سانس' تیز دھڑکن' اور بے جان ہوتے وجود کے ساتھ وہ تیز تیز دوڑ رہی تھی۔ نگاہوں میں ایک ہی شے تھی۔ وارث کی پنکھے سے جھولتی لاش۔ وہ راستے میں دو جگہ گری' گھٹنے رگڑے گئے' ہتھیلیاں چھل گئیں' مگر وہ پھر سے اٹھ کر دوڑنے لگی۔ سائرن اب اسی گلی سے سنائی دے رہے تھے۔ لوگوں کی آوازیں بھی۔ ان کو سعدی مل گیا تھا۔ وہ مزید تیز دوڑتی گئی۔ یہاں تک کہ پارک کے قریب کھڑی اپنی کار تک پہنچ گئی۔ اندر بیٹھ کر' تیز تیز سانس لیتے' اس نے خود کو نارمل کرنا چاہا۔

موبائل فرنٹ سیٹ پہ ڈالا اور سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موند لیں۔ اسٹیئرنگ پہ ہاتھ رکھے تو وہ بری طرح کپکپا رہے تھے۔ دل بند ہونے کو آتا تھا۔

اور یہ تب تھا جب اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں' اور اسے احساس ہوا کہ اس کا پاؤچ اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

سارہ نے وحشیانہ انداز میں کپڑے جھاڑے' سیٹ پہ چیزیں الٹ پلٹ کیں۔ گاڑی سے نکل کر دیکھا۔

پاؤچ ندارد تھا۔ سعدی کی چابیاں' سعدی کا پین۔ اس نے کھو دیا تھا۔ مگر اس وقت سعدی زیادہ اہم تھا۔

آخر وہ صرف ایک پین ہی تو تھا!

اس نے لرزتے ہاتھوں سے کار اسٹارٹ کی اسے واپس اسی گلی کے دہانے پہ جانا تھا' اور ایک فاصلہ رکھ کر پولیس کی موبائل کو فالو کرنا تھا۔ وہ سعدی کو جب تک ہسپتال پہنچتا نہیں دیکھ لے گی' اسے چین نہیں آئے گا۔۔۔

''پھر میں نے ان کا تعاقب کیا۔ جب وہ اسے ہسپتال لے گئے تو میں واپس آ گئی۔ ان کے ریسٹورانٹ کال کر کے ملازم کو میں نے ہی بتایا کہ وہ کس ہسپتال میں ہے۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ گھر آ کر میں کمرے میں بند ہو گئی، کپڑے بدلے۔ صبح کار کی سروس بھی

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کروائی۔ سارے نشان مٹا دیے۔ اسی صبح میں نے دو جمع دو کر لیے تھے، اور مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ وارث کو بھی انہی لوگوں نے مارا ہے۔'' اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی سارہ' جھکے چہرے اور آنسوؤں کے ساتھ بتا رہی تھی اور ذکیہ بیگ حق دق سنے جا رہی تھیں۔

''مگر وہ کون تھا؟ جس نے گولی چلائی؟''

سارہ نے نفی میں چہرہ ہلایا۔ ''میں نہیں بتا سکتی۔ ان لوگوں نے وارث کو بھی مارا' وہ میرے بچوں کو بھی مار دیں گے امی۔ اگر میں نے زمر کو بتایا تو وہ کہے گی کہ گواہی دو۔ میں گواہی نہیں دے سکتی۔ میری آنکھوں کے سامنے اس نے جیسے سعدی کو مارا ہے' وہ منظر مجھے نہیں بھولتا۔''

''مگر تم ان کو اتنا تو بتا دو کہ یہ کس نے کیا ہے؟''

''میں نے بتایا تو زمر کو پتہ چل جائے گا کہ میں ہی وہ گواہ ہوں، جس کو وہ لوگ ڈھونڈ رہے ہیں۔ ان کو پتہ ہے کہ وہاں کوئی تھا' مجھے حنین نے بتایا ہے۔ زمر کہے گی' گواہی دو' وہ میری جگہ ہوتی تو دے دیتی گواہی' اس کے پاس کھونے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ میرے پاس ہے۔ میری بیٹیاں ہیں۔ امی جب کوئی مر جائے تو واپس نہیں آتا۔ وہ لوگ کس طرح اسے ہسپتال سے لے گئے۔ انہوں نے اس کو مار کر لاش بھی غائب کر دی ہو گی۔ وہ اسی طرح ہمارے ساتھ بھی کریں گے۔'' وہ نفی میں سر ہلاتی' روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ ذکیہ بیگم کا دل بھر آیا۔ انہوں نے اس کا شانہ تھپکا۔

''مگر زمر کہتی ہے وہ زندہ ہے۔''

''امی زمر نے نہیں دیکھا تھا اسے سعدی کو قتل کرتے۔ میں نے دیکھا تھا۔ اور اسے ہسپتال میں نے پہنچایا تھا۔ آپ مجھے بزدل سمجھتی ہیں تو سمجھیں، مگر وہ میں ہوں جس نے اس کی جان بچائی تھی۔ مگر وہ پھر بھی اسے لے گئے۔ جتنی بے رحمی سے اس کو وہ مار رہا تھا، اس کے بعد وہ اسے کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ امی سعدی مر چکا ہے، کیونکہ اس نے وارث کے قاتلوں کو کنفرنٹ کیا تھا۔ میں اگر سعدی کے قاتل کو کنفرنٹ کروں گی تو ہم سب بھی مریں گے۔'' وہ ایک دم وحشیانہ انداز میں چلائی تھی۔ ''مجھے اپنی پرواہ نہیں ہے، مگر میری بیٹیاں ہیں دو! اور ....اور یہ لوگ جو سوشل میڈیا پہ سعدی کے نام سے تحریک چلا رہے ہیں، امی ان میں سے کسی کو عدالت آنا پڑے تو کوئی بھی نہیں آئے گا۔ ہر کوئی زمر نہیں ہوتا۔''

''اور وہ جو چیزیں سعدی نے تمہیں دی تھیں؟ وہ نہیں ملیں؟''

''نہیں' میں بعد میں دوبارہ اس علاقے میں گئی تھی۔ ہر وہ جگہ دیکھی جہاں سے گزری تھی۔ مگر میرا پاؤچ نہیں تھا۔ اس میں میری ایک رنگ تھی' پیسے تھے' اور سعدی کی چابیاں بھی۔ پھر سعدی کی گمشدگی کے کوئی چار دن بعد میں اس زیرِ تعمیر مکان میں گئی۔ وہاں اوپر چھت پہ، جہاں میں نے چھپ کر پولیس کو فون کیا تھا، وہاں اب بجری کا ڈھیر رکھا تھا۔ میں نے بجری ہٹائی تو ایک کونے میں جہاں اس رات سیمنٹ گچی تھی، اب پک کر سخت ہو چکی تھی، اس میں میرے پاؤچ کے دو موتی اٹکے تھے۔''

ذکیہ بیگم کی آنکھوں میں الجھنا ابھرا۔ ''مطلب؟''

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''میں نے وہیں رکھا ہوگا پاؤچ، سیمنٹ کچی تھی، وہ اس سے چپک گیا۔ بعد میں کسی نے اسے کھینچ کر اتارا تو موتی اندر ہی اٹکے رہ گئے۔ یہ پولیس کا کام نہیں ہوسکتا تھا، کسی مزدور نے کیا ہوگا اور پھر اس جگہ بجری ڈال دی۔ پاؤچ میں میرے پیسے تھے، ہیرے کی انگوٹھی تھی اور وہ کی چین تھا۔ پھر میں اس گھر کے ٹھیکیدار سے ملی، اسے بتایا کہ میں ایک وکیل ہوں اور ادھر میرا پرس گرا تھا۔ اس نے کہا کہ دس ہزار دوں تو پرس واپس لا دے گا۔ میں نے دے دیے۔''

''پھر؟'' ذکیہ بیگم دھیان سے سن رہی تھیں۔

''تین دن بعد میں دوبارہ گئی تو اس نے کہا کہ کسی مزدور نے اٹھایا تھا پرس، اور اس نے وہ مجھے واپس کر دیا۔ اندر پیسے اور انگوٹھی ویسی ہی رکھی تھی۔ مگر سعدی کا کی چین نہیں تھا۔''

''مگر وہ کہاں گیا؟''

''مجھے نہیں پتہ، مگر کیا فرق پڑتا ہے امی؟ جب سعدی نہیں رہا تو کیا فائدہ کسی دوسری چیز کا؟'' وہ گھٹنوں میں سر دیے کتنی دیر روتی رہی۔ پھر بالآخر اس نے چہرہ اٹھایا۔ آنسو پونچھے۔

''کچھ دن میں، میں چلوں گی ان سے ملنے۔ مگر ابھی نہیں۔ مجھے سنبھلنے میں کچھ وقت لگے گا۔'' مگر ذکیہ بیگم جانتی تھیں کہ چونکہ اس نے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر دیا ہے تو اب وہ جلد سنبھل جائے گی۔ وہ افسوس سے اسے دیکھے گئیں۔

نہ وہ بہادر تھی نہ بزدل۔

وہ ایک ماں تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

میرے ہونے کی خود کوئی توجیہہ کر

مجھ کو لگنے لگا ہے کہ بے سود ہوں!

رات انیکسی پہ گہری ہو رہی تھی۔ رمضان کے باعث بتیاں روشن تھیں۔ بڑے ابا لاؤنج میں وہیل چیئر پہ بیٹھے تھے اور صداقت ان کے پیر کے ناخن کاٹ رہا تھا۔

تبھی دروازہ کھلا تو ابا نے گردن موڑ کر دیکھا۔ زمر اندر داخل ہو رہی تھی۔ فارس پیچھے تھا۔ دونوں کے چہروں پہ ایک ہم آہنگ سا اطمینان بکھرا تھا۔ نیاز بیگ کو گرفتار ہوئے دو گھنٹے ہی تو ہوئے تھے۔

''میں اپنے پرائیوٹ نمبر سے لوکل چینلز کو کال کرنے جا رہا ہوں، صبح تک شز املک کیس کے ملزم کے پکڑے جانے کی خبر عام ہوگی۔ اے ایس پی کو اتنی شہرت اور ہائپ ملے گی کہ پھر وہ نیاز بیگ کو باہر نہیں آنے دے گا۔''

''اوکے۔'' زمر نے سر ہلا دیا۔

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اور بڑے ابا نے صرف دور سے دیکھا' کہ وہ دونوں سرگوشی میں بات کر رہے تھے۔کوئی اطمینان سا تھا جوان کے رگ و پے میں اترتا گیا۔

صداقت فوراً سے اٹھا۔استری کے اسٹینڈ سے فارس کی شرٹ اٹھالایا۔

''فارس بھائی، یہ جل گئی۔''شرٹ سامنے کی۔شرمندگی سے سر بھی جھکایا۔

زمر نے چونک کر شرٹ کو دیکھا،اس کی تیوری چڑھی، پھر ذرا تھمی،فوراً سے فارس کو دیکھا۔(یہ ابھی صداقت کو ڈانٹے تو سہی!میں اس کو....)

''وہ بلیک والی پریس کر دو پھر۔'' فارس نے بس ایک نظر اس شرٹ کو دیکھا، اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔زمر کے لب ذرا کھل گئے۔قدرے تعجب سے اس نے فارس کو جاتے دیکھا۔

''اس نے کچھ بھی نہیں کہا؟''

صداقت نے بہت تسلی آمیز انداز میں ہاتھ جھاڑے۔''پچھلے ہفتے بھی ایک جلائی تھی،تب بھی کچھ نہیں کہا تھا۔''

زمر کھول کر اس کی طرف مڑی۔اگلے دس منٹ تک صداقت نے سر جھکا کر اس کی صلواتیں سنیں جن میں مسلسل ''صداقت آپ کا دھیان کہاں ہوتا ہے؟ آپ یہ اور آپ وہ'' کی تکرار تھی۔

اور اوپر چڑھتے فارس نے سر جھٹکا تھا۔(ملازم آپ ہے،اور شوہر تم ہے؟یہ عورت کبھی نہیں سیدھی ہوگی!)

چند منٹ بعد'زمر کے کمرے کی بتی بجھی تھی'اور وہ بیڈ پہ لیٹی تھی۔(فارس کمرے میں نہیں تھا۔) کھلی آنکھوں سے چھت کو دیکھتے'اس کے سامنے ایک منظر فلم کی طرح چل رہا تھا۔چار سال پہلے....

آفس میں بیٹھی زمر'اور سامنے بیٹھے بصیرت صاحب۔وہ اس سے پوچھ رہے تھے۔''فارس غازی کی گاڑی سے پولیس نے وہ رسی ری کور کی ہے جس کے ذریعے وارث غازی کا گلا گھونٹا گیا تھا۔''

''جی'فارس آیا تھا میرے پاس'اس نے کہا کہ اسے سیٹ اپ کیا گیا ہے۔''وہ فائل پہ لکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

''زمر صاحبہ'یہ فارس کیسا آدمی ہے؟مطلب کہ ایک ایوریج مجرم تو ایسے ثبوت کار میں چھوڑ سکتا ہے'ہم روز ایسے بیسوں کیسز دیکھتے ہیں'مگر ایک کرمنلی اسمارٹ آدمی ایسا نہیں کر سکتا۔''

زمر پین لبوں پہ رکھے کچھ دیر سوچ گئی۔''سچ بتاؤں تو میں اس کو نہیں جانتی۔کچھ مہینے میرے پاس پڑھا ہے وہ'پھر بس کبھی سرِ راہ ملاقات ہوگئی تو ہوگئی۔کم گو ہے'ہاں اگر بولے تو نپی تلی بات کرتا ہے۔سمجھدار لگتا ہے مجھے'ذرا غصے کا تیز ہے'مگر...کرمنلی اسمارٹ ہے یا نہیں'ایسی باتیں تو کسی کے ساتھ رہ کر ہی پتہ چل سکتی ہیں۔اس لئے میں کچھ کہہ نہیں سکتی۔ویسے ایک ایجنسی میں اچھی پوسٹ پہ ہے'ایسے ہی تو نہیں گیا ہوگا نا۔''

''میڈم ایجنسیز میں تو ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں'فزیکل فٹنس بھی میٹر کرتی ہے'شخصیت بھی میٹر کرتی ہے'سب بہترین اور اسمارٹ نہیں ہوتے۔''

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

یہ زمر اور زرتاشہ کو گولی لگنے سے پہلے کی گفتگو تھی جو آج رات ویسے ہی اس کی سماعتوں میں گونجنے لگی۔

(میں ایک مہینے سے اس کے ساتھ رہ رہی ہوں۔ سعدی کو کھوئے ایک مہینہ ہو گیا اور یہ....) اس نے گردن موڑ کر ٹیرس کی طرف دیکھا جہاں وہ بیٹھا تھا۔ (اس نے مجھے مایوس نہیں کیا۔ کتنی احتیاط سے ہر شے کی۔ ایک ایک چیز کا خیال رکھا۔ تو پھر یہ اپنے بھائی کو مار کر ثبوت گاڑی میں کیوں چھوڑے گا؟ پہلے تو تم اس کو نہیں جانتی تھی' مگر اب جاننے لگی ہو' تو کیا ہے جو تمہیں کھٹکنے لگا ہے زمر؟) وہ سوچے گئی۔

فارس اور زمر کے کمرے اور ندرت اور حنین کے کمرے کا ٹیرس مشترکہ تھا۔ وہاں ایک کین کا صوفہ بچھا تھا۔ فارس اس پہ بیٹھا تھا اور پاؤں لمبے کر کے ریلنگ پہ رکھے تھے۔ سامنے ہاشم کے کمرے کی بالکونی پہ نگاہیں جمائے وہ کچھ سوچے جا رہا تھا۔

''آپ ادھر کیوں بیٹھے ہیں؟'' حنہ ساتھ آ کر بیٹھی تو وہ چونکا۔ پھر ٹیک لگائے رکھے' بس گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ وہ موبائل ہاتھ میں لئے' کھلے بالوں میں ہیئر بینڈ لگائے' ساتھ آ بیٹھی تھی۔

''یونہی۔''

''پھپھو نے کمرے سے نکال دیا؟'' حنہ نے آنکھیں اس پہ جمائے' سنجیدگی سے پوچھا۔ فارس نے ''اف'' کہہ کر چہرہ واپس سامنے کر لیا۔

''یہ ہاں والا ''اف'' تھا یا ''میری ذاتیات میں مداخلت نہ کرو'' والا اف تھا؟''

''ایسا کچھ نہیں ہے۔ وہ سو رہی ہے۔ مجھے نیند نہیں آ رہی تھی۔''

''مجھے بھی نہیں آ رہی۔'' اس نے ایک مایوس نگاہ سیل فون پہ ڈالی۔ (ہاشم کو کتنی دیر ہوئی ٹیکسٹ کیا تھا' مگر کوئی جواب نہیں۔ سامنے اس کے کمرے کی بتی بھی بجھی تھی۔ گھر نہیں تھا شاید) اور گھٹنے ملائے ٹیک لگائے پیچھے ہو کر بیٹھی رہی۔

''سعدی اس وقت کیا کر رہا ہو گا حنین؟'' وہ دور آسمان کو دیکھ رہا تھا' چہرے سے تھکا تھکا لگتا تھا۔ حنہ کی آنکھوں میں اداسی آ گئی۔ اس نے اپنا سر فارس کے کندھے پہ رکھ لیا۔

''میں یہ نہیں سوچنا چاہتی۔ میرا دل گھٹتا ہے۔ وہ کہیں کسی جگہ محبوس ہوں گے' اور ان کے مجرم آزاد گھوم رہے ہیں۔''

''اونہوں۔'' فارس نے گردن دائیں بائیں ہلائی۔ ''اب ان میں سے کوئی آزاد نہیں گھومے گا۔ جب تک میں زندہ ہوں' نہیں!''

''مجھے نہیں آتا اب کسی بات پہ یقین!''

اس نے بازو حنہ کے کندھوں کے گرد حمائل کر اس کے بال تھپکے اور نگاہیں دور آسمان پہ جمائے کہنے لگا۔ ''حنہ کیا ہم لوگ تمہارے لیے کچھ نہیں ہیں؟ کیا سعدی کے جانے سے تم ہم سے بھی الگ تھلگ رہا کرو گی؟''

وہ شرمندہ ہو گئی۔ ''ایسی بات نہیں ہے۔''

''پھر تم زمر سے ایسے بات کیوں کرتی ہو؟''

آئی رئیلی ہیٹ ہر۔'' خفگی سے قصر کو دیکھتی' وہ کہہ رہی تھی۔

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

WWW.PAKSOCIETY.COM

''اونہوں۔تم اس سے نفرت نہیں کرتی۔تم اس سے ناراض ہو۔''

حنین ناراضی سے منہ میں کچھ بڑبڑائی۔

''تم سارا وقت کمرے میں کیوں بند رہتی ہو؟ ہمارے ساتھ کیوں نہیں آتی ؟'' وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

''میں ایک ناکام انسان ہوں۔میرے اندر بہت سارا شر ہے۔میں جب بھی کسی چیز میں ہاتھ ڈالوں گی' اسے بگاڑ دوں گی۔''

''مگر تم وہ تو کر سکتی ہو جو زمر نے تمہیں کہا ہے۔یہ انتقام اور انصاف کا واحد طریقہ ہے۔''

''میں ان کے حکم کی غلام نہیں ہوں آپ کی طرح۔'' اس نے خفگی سے فارس کے کندھے سے سر ہٹایا اور آگے ہو کر بیٹھی۔''بھائی کہتا تھا' انتقام کے لئے چیونٹیاں بن کر کام کرنا پڑتا ہے۔ایک فیملی بن کر۔ایسے نہیں ماموں کہ وہ جب چاہیں' مجھے آرڈر دے کر چلی جائیں' میری فیلنگز کا خیال رکھے بغیر۔وہ کون ہوتی ہیں مجھے آرڈر کرنے والی؟'' وہ چند لمحے خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

''تمہارے بھائی نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ چیونٹیوں کی ایک ملکہ بھی ہوتی ہے؟''

ایک ثانیے کو ساری فضا ساکن ہو گئی۔حنین بالکل ٹھہر گئی۔ وہ گردن تلے اب بازوؤں کا تکیہ بنائے' نیم دراز' پرسکون سا اسے دیکھ رہا تھا۔

ایک پل کو حنہ کا دل نرم موم ہونے لگا' مگر پھر اس نے گردن کڑائی۔(سامنے ہاشم کے کمرے کی بتی جلی تھی)

''وہ میری ملکہ نہیں ہو سکتیں۔کبھی بھی نہیں۔آپ مانیں ان کا حکم۔''

''تمہیں لگتا ہے میں اس کے حکم پہ چلتا ہوں؟''

''کیا میں دیکھ نہیں رہی؟ آپ وہی کر رہے ہیں جو وہ حکم دے کر چلی جاتی ہیں۔''

وہ ہلکا سا ہنس دیا۔حنہ کو اس کا ہنسنا اچھا لگا۔کتنے عرصے بعد اس نے فارس کو ہنستے دیکھا تھا۔

''یہ جو تمہاری پھپھو جیسی عورتیں ہوتی ہیں نا' ان کو بہت تکنیک سے قابو کرنا پڑتا ہے' اور میں وہی کر رہا ہوں۔''

حنہ نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔''مطلب؟''

''مطلب کہ پہلے انہیں یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ وہ ایک ملکہ ہیں' ہر فیصلہ انہی کا مانا جائے گا' اور آپ صرف ان کی مدد کے لیے ہیں۔پھر جب وہ آپ کی عادی ہو جائیں تو کنٹرول ان کے ہاتھ سے آہستہ آہستہ لے لیا جاتا ہے۔'' تکان سے مسکرایا۔

حنہ کے اندر کی دھیالی محبت جاگنے لگی' اور وہ خفگی سے اس کو سخت سنانے لگی تھی مگر تب ہی موبائل وائبریٹ ہوا۔(آہ)۔وہ اسے شب بخیر کہتی اٹھ گئی' پھر جاتے جاتے مڑی۔''مجھے موبائل لینا ہے' میرا اپنا فون۔آپ لا دیں گے؟ مگر پیسے امی دیں گی۔''

''ہاں' ایک فون خریدنے سے میں تو غریب ہو جاؤں گا۔''

''نہیں' پلیز' صبح امی آپ کو پیسے دے دیں گی' آپ لے لینا' ورنہ وہ ناراض ہوں گی۔''

''اپنی امی سے کہو' اتنا....'' وہ رک گیا۔سر جھٹکا۔''اچھا صبح بات کرتے ہیں۔''

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''شب بخیر ماموں۔'' ہلکا سا مسکرا کر کہا تو وہ جواب دے کر پھر سے سامنے دیکھنے لگا۔

وہ جس کو بھلانے میں کئی سال لگے تھے

اک لمحہء غفلت میں در آیا وہی لمحہ!

حنہ کمرے میں آئی۔ امی کروٹ کے بل لیٹی تھیں۔ وہ فوراً اپنے بستر پہ آئی۔ اور موبائل کھولا۔ ہاشم۔ اس کی آنکھیں جگمگا اٹھیں۔ سارے دن کی تھکن اتر گئی۔

''کدھر تھے آپ سارا دن؟''

''لڑکی' میں مصروف ہوتا ہوں۔'' مسکراتی اسمائلی۔ ''تم سناؤ' کیا کیا آج؟''

''کچھ نہیں۔ بھائی یاد آتا رہا۔ ابھی ماموں کے ساتھ ٹیرس پہ بیٹھی تھی۔'' وہ کروٹ کے بل لیٹی' اندھیرے میں چمکتی اسکرین کو دیکھتی لکھتی جا رہی تھی۔

''ہوں۔ کیا باتیں ہو رہی تھیں ماموں سے؟'' ہاشم اپنے کمرے میں ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے' ایک ہاتھ سے موبائل پہ ٹائپ کرتا جا رہا تھا۔ وہ دو تین لوگوں کو ایک ہی وقت میں جواب دے رہا تھا۔

''وہ چاہتے ہیں' میں زمر کے کہنے پہ بھائی کا لیپ ٹاپ کھول دوں۔ مگر مجھ سے اب یہ کام نہیں ہوتے۔ جب بھائی کے کہنے پہ نہیں کیا تو زمر کے لئے کیوں کروں؟''

''سعدی نے کیا کہا تھا؟''

''ان کی کچھ فائلز کرپٹ ہو گئی تھیں' مجھے کہا کہ کھول دو' میں نے نہیں کھول کر دیں۔ دل ہی نہیں کرتا تھا۔ پتہ نہیں صحیح کیا یا غلط۔''

ہاشم نے ''اِٹس اوکے'' لکھ کر سینڈ کیا' کوٹ اتارا' گردن کی پشت کو ہاتھ سے دبا کر جیسے پٹھوں کو ریلیکس کیا' موبائل بیڈ پہ رکھا اور باتھ روم تک آیا۔ ٹب میں نل کھولا۔ پانی کی دھار گرنے لگی۔ اس نے باتھ سالٹس کا جار اٹھایا ہی تھا کہ یکدم رکا۔ ساری دنیا ساکت ہو گئی۔ پانی' جار' سب چھوڑ کر وہ تیزی سے واپس آیا اور فون اٹھایا۔

''کون سی فائلز کرپٹ ہو گئی تھیں؟'' حنہ کے اگلے چار پانچ پیغام پڑھے بغیر ٹیکسٹ کیا۔ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

''بھائی کی کوئی آفس فائلز تھیں۔''

''وہ جو یو ایس بی میں تھیں؟'' اس نے روشنی میں تیر چلایا۔ سامنے کی بات تھی۔

''جی... آپ کو کیسے پتہ؟''

''ارے وہ سعدی نے تمہیں دیں؟ میں کب سے انہیں ڈھونڈ رہا تھا۔ وہ میں نے دی تھیں سعدی کو' مجھ سے کھل نہیں رہی تھیں' ابھی کدھر ہے وہ فلیش؟'' ادھر اس کے قدموں تلے سے زمین نکل رہی تھی۔

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''میرے پاس ہے۔ سامان میں ہی پڑی ہے کہیں۔''

''تم مجھے ابھی لا کے دے سکتی ہو؟ بس دو منٹ کے لیے آؤ' اور مجھے بالکونی میں پکڑا کر چلی جاؤ۔''

''ماموں ٹیرس پہ بیٹھے ہیں' مجھے شوٹ نہ کر دیں۔'' یہ لکھتے ساتھ ہی اس کا دل خراب ہوا۔ (اگر ماموں کو پتہ چلا کہ میں ہاشم بھائی سے اس وقت بات کر رہی ہوں تو وہ کیا سوچیں گے؟)

''اچھا۔'' ہاشم رکا۔ ''مجھے وہ کل ہی چاہیے ہے' صبح دے جاؤ گی فلیش؟''

''اوکے۔''

''تم نے اسے کھول کر دیکھا؟ فائلز ری کور کیں یا نہیں؟''

''نہیں۔ میں نے ہاتھ ہی نہیں لگایا۔ صبح لا دوں گی۔'' وہ لکھتی جا رہی تھی جب...

''حنین... کس سے بات کر رہی ہو؟'' امی نے اس طرف کروٹ لی' موبائل کی روشنی دیکھی تو اسے پکارا۔ حنین کا سانس رک گیا۔

''وہ.... گیم کھیل رہی ہوں۔'' ساتھ ہی جلدی جلدی ''مجھے جانا ہے' بائے'' لکھ کر وائی فائی آف کیا۔

''یہ ٹائم ہے فون استعمال کرنے کا؟ رکھو اور سو جاؤ۔ سحری کے لئے پھر اٹھتے موت پڑتی ہے تم سب کو۔ اب نہ دیکھوں میں تمہارے ہاتھ میں موبائل۔'' سختی سے اسے ڈپٹا تو وہ جلدی جلدی سارے میسج مٹاتی فون بجھا کر چت لیٹ گئی۔ آنکھیں زور سے میچ لیں۔ ''اف۔''

اگلی صبح آفس جانے سے پہلے' ہاشم سوٹ میں ملبوس' مکمل تیار' اپنی بالکونی کی سیڑھیاں اتر کر انیکسی تک آیا۔ (تسلی کر لی کہ فارس کی کار نہیں کھڑی۔) اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ صداقت نے کھولا تو اندر کا منظر بھی کھلتا چلا گیا۔ زمر پریس میں کاغذ اڑستی' تیاری' دروازے کی طرف آ رہی تھی۔ پیچھے ندرت میز سے برتن اٹھا رہی تھیں۔ بڑے ابا بھی سامنے بیٹھے نظر آئے۔ اسے دیکھ کر سب رک گئے۔ وہ ہشاش بشاش سا مسکرایا۔

''گڈ مارننگ۔ صبح صبح آپ کو تنگ کیا۔ حنین کے پاس میری ایک فلیش تھی' وہ لینے آیا تھا۔'' ندرت نے اسے اندر بلایا اور خود حنہ کو بلانے اوپر گئیں۔

''کون سی فلیش؟'' زمر نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔

''میں نے سعدی کو کچھ فائلز دی تھیں کھولنے کے لئے' مجھ سے کھل نہیں رہی تھیں۔ اس نے کہا کھول دے گا' مگر وہ کرپٹ ہو گئیں شاید۔''

تبھی حنین اوپر سے آتی دکھائی دی۔ نیند والا چہرا جس پہ دو چھینٹے مارے تھے۔ آنکھوں میں اسے دیکھ کر نز ماہٹ آ گئی۔

''ہاشم بھائی!''

''حنین، بچے، میری فائلز دی تھیں سعدی نے تمہیں۔'' کنکھیوں سے دیکھا زمر آنکھیں سکیڑ کر اس کو دیکھ رہی تھی۔

''جی میں لاتی ہوں۔'' وہ بیسمنٹ کی طرف جانے لگی۔

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

مگر زمر نے اسے اشارہ کیا' کہ ذرا تھمے۔ پھر ہاشم کی طرف مڑی۔

''کیا کلر تھا اس فلیش ڈرائیو کا؟''

''سوری؟'' ہاشم نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

''مطلب کس رنگ کا کور تھا اس یو ایس بی کا؟ حنہ کیسے ڈھونڈے گی اتنی ساری فلیش ڈرائیوز میں اگر اسے کلر ہی نہ پتہ ہو تو؟'' بڑے رسان سے بتایا۔ ہاشم کا دل چاہا' زمر کی گردن مروڑ دے' مگر اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی حنہ بول اٹھی۔

''وہ بلیک کلر کی ہے۔ پھپھو مجھے پتہ ہے وہ کونسی ہے، میں ابھی لاتی ہوں۔'' ساتھ ہی خفگی سے زمر کو دیکھا جو ایک دم کلس کر رہ گئی تھی۔ وہ حنین کو روکنا چاہتی تھی' مگر حنین اگلے ہی منٹ ایک سیاہ یو ایس بی لے آئی اور اسے ہاشم کی طرف بڑھایا۔

''یہ لیں۔'' ہاشم مسکرا کر شکریہ کہتا' زمر پہ جتاتی نظر ڈال کر باہر نکل گیا۔

اپنے کمرے میں واپس آ کر اس نے جلدی سے اسے لیپ ٹاپ میں لگایا۔ اندر ایک ہی فولڈر تھا اور وہ لاکڈ تھا۔ لمبی لمبی اصطلاحات' نمبرز۔ اس کو کھولنے کی ضرورت نہ تھی۔ اس نے یو ایس بی نکالی' اور نیچے کچن میں آیا۔ کیبنٹ سے سل کا پتھر نکالا۔ اور اسے زور زور سے فلیش پہ مارا یہاں تک کہ وہ بالکل پچک کر رہ گئی۔ پھر اس نے اسے کوڑا دان میں پھینکا اور ہاتھ دھو کر واپس اوپر چلا آیا۔

بالآخر ہر ثبوت مٹ گیا تھا۔ اب آج سے ایک نئے دن کا آغاز ہوگا۔ معصوم لڑکی' اسے اس لڑکی سے ہمدردی ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆

سزا کے طور پہ ہم کو ملا قفس جالبؔ!

بہت تھا شوق ہمیں آشیاں بنانے کا!

ان سب سے دور' ہسپتال کے اس کمرے کی ساری بتیاں روشن تھیں۔ وہ بیڈ پہ لیٹا تھا اور میری اس کے بازوؤں کے اسٹریپ کھول رہی تھی۔

''مجھے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے' مگر تم جانتے ہو اگر تم باتھ روم سے پانچ منٹ کے اندر نہ نکلے تو مجھے باہر کھڑے گارڈ کو بلانا پڑے گا۔'' وہ اٹھ کر بیٹھا' پاؤں زمین پہ اتارے' (آہ) تکلیف ہوئی۔ آنکھیں کرب سے بھینچیں۔ میری نے سہارا دینے کو اس کو شانے سے تھامنا چاہا' اس نے جھٹکے سے بازو چھڑایا اور آگے بڑھ گیا۔ لڑکھڑاتے قدموں سے چلتا وہ باتھ روم تک آیا۔

دیوار کا سہارا لیتے وہ (آہ) درد سے لب بھینچتا' سنک تک آیا۔ بیسن کو دونوں ہاتھوں سے تھامے اس نے چہرہ اٹھا کر آئینے میں دیکھا۔

ہونٹوں کا زخم بھر چکا تھا' چہرے کے نیل رنگ بدل چکے تھے' مگر گال اور پیشانی کا زخم ویسا ہی تھا۔ گردن کی چوٹیں کم نظر آ رہی تھیں۔

''میں نے کبھی ایسے مارا تھا تمہیں نوشیرواں۔ جو تم نے میرے ساتھ یہ کیا؟'' نل کھولا اور پانی دونوں ہاتھوں میں بھر کر چہرے پہ انڈیلا۔ ''وہ لڑکی جس کے منگیتر نے تمہیں یونیورسٹی میں پیٹا تھا' کبھی اس کو تو پلٹ کر مارنے کی ہمت نہیں ہوئی تمہیں۔ یہ انتقام نہیں تھا نوشیرواں۔ یہ

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

حسد تھا۔''

سرخ آنکھوں سے آئینے میں دیکھتے وہ بڑبڑایا۔ ''میں بھی کچھ نہیں بھولا۔ تم میں سے ہر ایک کو حساب دینا ہوگا۔'' چہرے سے پانی کی بوندیں ٹپک رہی تھیں اور وہ سوچ رہا تھا۔ ان دنوں وہ سارا دن سوچتا رہتا تھا۔ ''بس ایک دفعہ میں یہاں سے نکل جاؤں۔'' ایک نظر اپنی زخمی ٹانگ پہ ڈالی' دوسری پیٹ پہ جہاں شرٹ کے اندر پٹی بندھی تھی۔ یہ دونوں زخم ہر روز بہتر ہو رہے تھے۔ صرف یہ کندھے والا بار بار خراب ہو جاتا۔

''میں کہاں ہوں؟ اپنے گھر سے کتنا دور؟'' اس کا دماغ بھٹکنے لگا' یکدم وہ چونکا۔ گردن گھمائی۔ کمرے میں تو کوئی کھڑکی نہ تھی' مگر شاور کے اوپر ایک ننھا سا روشن دان تھا۔ ایک فٹ اونچا' دو فٹ چوڑا۔ پیچھے شیشہ تھا' اور آگے سلاخیں۔ شیشے کے اوپر سیاہ پینٹ کر کے باہر کے منظر کو بلاک آؤٹ کر دیا گیا تھا۔ ویسے بھی اس روشن دان سے آدمی کیا' بازو بھی نہ گزر سکتا۔ اس لیے روز اس کو دیکھ کر وہ مایوس ہو جاتا تھا۔ مگر آج.... بہتر ہوتی صحت نے ذہنی حالت بھی بہتر کر دی تھی۔ سعدی نے ادھر ادھر نظر دوڑائی۔ صابن' شیمپو' ٹشو پیپر'.... اس کے علاوہ کچھ نہ تھا اس باتھ روم میں۔

مگر اس نے زندگی سے یہ سیکھا تھا کچھ نہ ہو' تب بھی کچھ نہ کچھ تو ضرور ہوتا ہے۔

وہ تولیے کے اسٹینڈ تک آیا۔ تولیہ اتارا۔ اور اسٹیل کا راڈ باہر کو کھینچا۔ ذرا سا زور' اور راڈ ہاتھ میں آ گیا۔ اب وہ شاور تک آیا۔ گردن اٹھا کر اونچائی جانچی۔ اتنی اونچی نہیں تھی چھت۔ سلیپرز سے پیر نکالے' اور ایک ہاتھ سے شاور کی نلی پکڑے اس نے نچلے نل پہ پیر رکھا۔ (آہ) زخم گویا ادھڑنے لگے۔ درد سے دانت سختی سے جمائے۔ کراہ روکی۔ اوپر چڑھا۔ دوسرا پیر' گرم پانی کے نل پہ رکھا۔ اور ہاتھ لمبا کیا۔ راڈ روشن دان کی سلاخوں کو چھونے لگا۔ سلاخوں کے پیچھے شیشے کا پٹ بند تھا اور اس کے کنڈے میں تالہ سا لگا تھا۔ تالہ نہیں توڑ سکتا تھا وہ' مگر....

پوری قوت سے اس نے راڈ کا سرا شیشہ میں مارا۔ ایک' دو' تین....

دروازہ زور زور سے دھڑ دھڑایا جانے لگا۔ میری کی غصے سے بھری آواز۔ پھر گارڈز کی دھاڑ۔ وہ کچھ سنے' سوچے بغیر' بار بار راڈ شیشے پہ مار رہا تھا۔ کندھے کا زخم ادھڑنے لگا تھا۔ درد بڑھ گیا۔ وہ مزید ضربیں لگاتا گیا۔ قوت پوری نہ لگا سکنے کے باعث ضرب زور کی نہ لگتی' اور شیشہ بے اثر رہتا۔ کندھے سے خون رسنے لگا۔

اور تب ہی شیشے میں چھنا کا ہوا۔ درمیان سے سوراخ۔ سعدی نے راڈ پھینکا۔ ایک ہاتھ دیوار پہ رکھے' دوسرے سے کانچ کے ٹکڑے نکالے۔ ذرا سا روزن بنا۔

دروازے کا لاک ٹوٹا۔ دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ وہ غصے میں اسے گالیاں دے رہے تھے۔

سعدی نے ایک نظر باہر چلچلاتی دھوپ کے منظر پہ ڈالی۔ وہ عمارت کی غالباً سب سے اوپر کی منزل پہ تھا' اس لئے.... یہاں سے گویا پورا شہر نظر آتا تھا... مگر... اس کا دل ڈوبنے لگا۔ آنکھوں میں وحشت اور حیرت اتر آئی۔

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

نیچے ایک گارڈ نے وہی راڈ اس کی ران کے زخم پہ مارا۔اس کے منہ سے دبی دبی سی چیخ نکلی۔وہ گرنے لگا تبھی دوسرے نے کھینچ کر اسے نیچے اتارا۔ہاتھ میں کانچ لگنے سے خون بہہ رہا تھا اور کندھے سے خون ہنوز رس رہا تھا۔وہ لحیم شحیم سے گارڈز اسے گھسیٹتے ہوئے واپس لائے اور بیڈ پہ پٹخا' پھر سے اس کے بازو باندھنے لگے۔اور اس دوران وہ بستر پہ گرا'..درد سے کراہتے ہوئے' اونچا اونچا پوچھ رہا تھا۔

''میں کہاں ہوں؟ یہ کون سا شہر ہے؟ کوئی مجھے کچھ بتاتا کیوں نہیں ہے؟'' کرب کی شدت سے اس نے آنکھیں بند کرلیں۔میری نے ان گارڈز کو ڈاکٹر کو لانے بھیج دیا ہے اور خود اس کے سرہانے آ کھڑی ہوئی۔

''میں نے کہا تھا تمہیں' کہ دیر مت لگایا۔'' سختی سے وہ بولی تھی۔سعدی نے گیلی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

''یہ کون سا شہر ہے؟ یہ میرا شہر نہیں ہے۔مجھے پتہ ہے۔''

''یہ پوچھو کہ یہ کون سا ملک ہے۔''

اور اس کے الفاظ پہ سعدی ذوالفقار یوسف خان کا پورا وجود سن ہوگیا۔یک ٹک وہ میری کو دیکھے گیا۔

''بھاگنے کی کوشش بے کار ہے سعدی' کیونکہ یہ انڈیا ہے' اور یہاں تم بغیر پاسپورٹ کے لائے گئے ہو۔جس دن تم اس قید سے نکلو گے' تم ایک پاکستانی جاسوس کی طرح انڈیا کی گلیوں میں یونہی چھپتے پھرو گے' اور وہ جلد یا بدیر تمہیں ڈھونڈ کر.....خیر مجھے بتانے کی ضرورت نہیں کہ بھارت میں ایک غیر قانونی طور پہ آئے ہوئے پاکستانی وہ بھی جو نیوکلیئر کام کا سائنسدان ہو' اس کے ساتھ کیا ہو سکتا ہے۔اس لئے دوبارہ یہ کوشش مت کرنا۔یہ قید' بھارتیوں کی قید سے بہتر ہے۔'' درشتی سے کہتی وہ واپس کاؤچ پہ جا بیٹھی اور سعدی بالکل سن سا رہ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

تم سے پہلے وہ جو اِک شخص یہاں تخت نشین تھا
اس کو بھی اپنے خدا ہونے پہ اتنا ہی یقین تھا!

ہاشم کے آفس کے اندر ماحول میں وہی تناؤ تھا جو ''دی سعدی یوسف'' کے ذکر پہ چھا جاتا تھا۔ہاشم کی کرسی خالی تھی' کوٹ اس پہ ٹنگا تھا' اور خود وہ آستین موڑے' ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔میز کے سامنے کرسی پہ شیرو بیٹھا ہاتھوں میں ڈیکور بال گھما رہا تھا۔خاور قریب میں ہاتھ باندھے کھڑا کہہ رہا تھا۔

''زیادہ بڑا مسئلہ نہیں ہے۔نیاز بیگ نے اے ایس پی کی کزن کے ساتھ زیادتی کی ہے۔اے ایس پی اس کو چھوڑنے پہ راضی نہیں' اور وہ اسے بلیک میل کر رہا ہے کہ وہ سعدی کے خاندان کو ساری حقیقت بتا دے گا۔''

ہاشم ٹہلتے ٹہلتے رکا' غصے سے خاور کو دیکھا۔

''سارے شہر میں ایک یہی کرایے کا آدمی ملا تھا تمہیں جو اے ایس پی کا دشمن نکلے؟''

''اسے ایس پی نے پیش کیا تھا سر۔اس رات وقت کم تھا' اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ اس کی کزن کا مجرم نکلے گا۔اب معاملہ اس کے خاندان کا

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہے۔"

"اور اگر جو اس نیاز بیگ نے کچھ بک دیا تو؟"

"وہ ہمیں جانتا ہے' نہ اے ایس پی کو ہمارا پتہ ہے۔ میں درمیان والے فرد کو کہہ کر رہا ہوں کہ اے ایس پی سے کہے' نیاز بیگ پہ ہلکا ہاتھ رکھے' مگر سر' ہائی پروفائل کیس ہے۔ وہ لڑکی سعدی یوسف جیسے خاندان کی نہیں تھی' اس کا خاندان بارسوخ ہے۔ مگر بالفرض وہ کچھ بول بھی دیتا ہے تو بھی ہمارا ذکر نہیں آئے گا۔"

"رکو..." وہ چونکا۔ "اس میں فارس یا زمر کا ہاتھ تو نہیں؟"

"ان کا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔" خاور کو تعجب ہوا۔ "یہ کوئی الزام نہیں ہے' نیاز بیگ ہسپتال جا کر اس لڑکی کا کام تمام کرنا چاہتا تھا' پولیس نے اسے رنگے ہاتھوں پکڑا ہے۔ اور یہ کیس سعدی والے واقعے سے بھی پہلے کا ہے۔"

"اگر اس میں ان دونوں کا ہاتھ نہیں ہے تو وہ ایک مہینے سے کر کیا رہے ہیں؟ میں نہیں مان سکتا کہ وہ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔" ہاشم نفی میں سر ہلا رہا تھا۔

"سر میں ان پہ نظر رکھے ہوئے ہوں۔ وہ اس کے لیے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں۔ مگر وہ سعدی کو ڈھونڈ رہے ہیں، اس کے حملہ آوروں کو نہیں۔ وہ روز مختلف ہاسپٹلز، مردہ خانوں، سعدی کے جاننے والے دوستوں، اور ہر اس جگہ جاتے ہیں جہاں سے اس کا کوئی سراغ مل سکے۔ وہ واقعی فارغ نہیں بیٹھے، مگر وہ ہم تک نہیں پہنچ سکتے۔" خاور جو کہہ رہا تھا وہ درست تھا۔ وہ ان پہ ہلکی پھلکی نظر رکھے ہوئے تھا، مگر اس کو یہ نہیں معلوم تھا کہ بظاہر ان ساری رسومات کو پورا کرتے ہوئے، وہ درحقیقت کیا کر رہے تھے۔

"میرا دل نہیں مانتا۔ کیا ان کو کسی سے بدلہ نہیں لینا؟ یہ ان کا طریقہ نہیں ہے۔"

"سر ان کے خیال میں سعدی زندہ ہے، ان کا کہنا ہے ایک دفعہ وہ مل جائے، پھر ہم ہر ایک کو دیکھ لیں گے۔"

(نوشیرواں نے بے زاری سے سر جھٹکا۔ ہونہہ)

"سر آپ کہتے ہیں تو میں باقاعدہ ان کا چوبیس گھنٹے تعاقب کروایا کروں؟ ان کے فونز بگ کر لیتے ہیں، یوں ان کی ہر حرکت پہ نظر رہے گی۔"

"ابھی نہیں۔ ذرا ٹھہر کر دیکھو۔ ان کو شک نہیں ہونا چاہیے کہ سعدی کے واقعے میں کوئی ہائی پروفائل شخص ملوث ہے۔" واہے کو ذہن سے جھٹک کر وہ واپس کرسی پہ آ بیٹھا۔ خاور نے بھی سامنے والی کرسی کھینچی۔ شیرواب موبائل پہ بٹن دبا رہا تھا۔ (زندگی سے کبھی سعدی نکلے گا بھی یا نہیں؟)

"اے ایس پی نیاز بیگ کو سنبھال لے گا' فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر سر' وہ ڈاکٹر مزید رقم مانگ رہا ہے۔"

ہاشم کے ابرو بھنچے۔ چہرے پہ ناگواری پھیلی۔ "کیا مطلب مزید رقم مانگ رہا ہے؟ اس کو کتنا کچھ دلوا کر دیا ہے، اور کیا چاہیے اس کو؟"

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''اسے اپنے پرائیوٹ ہسپتال کی بلڈنگ مکمل کرنی ہے، بس آخری ٹچز ہیں، دو تین ماہ میں ہسپتال کا افتتاح کرنا چاہتا ہے۔ اس کو اندازہ ہے کہ اے ایس پی کسی بڑے آدمی کے لئے کام کر رہا ہے، اس لئے وہ بھی بلیک میلنگ پہ اتر آیا ہے۔''

''اف!'' ہاشم نے پیشانی مسلی، پھر شیرو پہ نگاہ پڑی جو ٹھک ٹھک ٹائپ کیے جا رہا تھا۔

''دیکھ رہے ہو کس مصیبت میں ڈال دیا ہے تم نے مجھے۔''

شیرو نے بگڑ کر سر اٹھایا۔ ''مصیبت کو ہسپتال میں ہی ختم کر دینا چاہیے تھا آپ کو۔ خواہ مخواہ اسے بچایا۔''

خاور نے تائیدی انداز میں گہری سانس لی۔ ''نوشیرواں صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔''

ہاشم نے ہاتھ جھلایا۔ ''بکو مت۔ ہر وقت دوسروں کا خون بہانے کی بات مت کیا کرو۔''

خاور چند لمحے کے لیے بالکل چپ ہو گیا، پھر وہ آہستہ مگر مضبوط آواز میں بولا۔ ''میرے تین بیٹے تھے سر، جب ایجنسی والوں نے مجھ پہ الزام لگایا ان جرائم کا جو میں نے نہیں کیے تھے، اور میں نے ان کو ماننے سے انکار کر دیا، تو اس بریگیڈیئر نے اپنے آدمی بھیجے اور میرے بڑے دونوں بیٹوں کو سرِ بازار گولیوں سے بھون دیا۔ تب ایک گیارہ سال کا تھا اور دوسرا نو سال کا۔ وہ میری ساری زندگی کی کمائی تھے، مگر ان کو مارتے وقت کسی نے رحم نہیں کھایا، سو یو نو واٹ سر، مجھے اب کسی دوسرے کی فیملی ٹوٹنے سے فرق نہیں پڑتا۔ سعدی یوسف کہتا ہے، فارس غازی بے گناہ تھا۔ میں بھی بے گناہ تھا سر۔ تب آپ نے اور آپ کے والد نے مجھے سپورٹ کیا اور مجھے اپنایا۔ میری آپ کے خاندان سے وفاداری غیر مشروط ہے، اس لیے میں ہمیشہ درست مشورہ دیتا رہوں گا۔''

ہاشم ذرا ڈھیلا پڑا، پھر اثبات میں سر ہلایا۔ ''تھینک یو خاور!'' شیرو بھی چہرہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگا تھا جس کے تاثرات سخت تھے۔

''بہر حال، میں ایک پائی نہیں دے رہا اس ڈاکٹر کو۔ اے ایس پی سے کہو اپنے بندوں کو خود سنبھالے ورنہ ہم سنبھالنے پہ آئے تو دوسرے طریقے سے بات کریں گے۔''

خاور نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ گیا۔ ہاشم نے پیچھے کو ٹیک لگا لی اور تھوڑی مسلتے ہوئے کچھ سوچنے لگا۔

نوشیرواں ہنوز ٹائپ کر رہا تھا۔ یکدم رکا۔ اس کی آنکھیں چمکیں، اسکرین پہ اس کے ''کیا ہم مل سکتے ہیں؟'' کے جواب میں شہرین کا پیغام بالآخر آ گیا تھا۔

''ویک اینڈ پہ ملتے ہیں۔''

وہ مسکرا کر جواب ٹائپ کرنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عجیب خواہش ہے میرے دل میں، کبھی تو میری صدا کو سن کر
نظر جھکائے تو خوف کھائے، نظر اٹھائے تو کچھ نہ پائے!

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

رمضان کا دوسرا عشرہ چل رہا تھا۔ انیکسی کے برآمدے کے آگے سبزہ زار پہ شام پھیل رہی تھی۔ ادھر لان چیئرز رکھی تھیں۔ اور صداقت افطار کے برتن لگا رہا تھا۔ دوپہر بارش کے باعث موسم خوشگوار تھا۔ عموماً افطاری سب اندر کرتے' مگر آج مہمان تھے جن کے باعث یہاں گھاس پہ اہتمام تھا۔

سارہ' ذکیہ بیگم' امل اور نور۔ ان کے آنے سے پژمردہ سی انیکسی کھل سی اٹھی تھی۔ امل' نور' حنہ اور سیم برآمدے میں نظر آ رہے تھے جبکہ سبزہ زار پہ رکھی کرسیوں پہ ذکیہ بیگم' ندرت سے باتیں کرتی دکھائی دے رہی تھیں اور زمر کے قریب بیٹھی سارہ بالکل چپ تھی۔ اس نے سرخ لان کا جوڑا پہن رکھا تھا' اور سرخ دوپٹہ سر پہ تھا' آنکھیں ویران سی تھیں۔

''دراصل میں تھر میں پھنس گئی تھی۔ کچھ کام بہت گڑبڑ ہو گئے تھے۔ مشینری وغیرہ کا مسئلہ تھا جلدی آ نہیں سکتی تھی۔ پچھلے ہفتے واپس آئی ہوں۔'' ذرا دیر بعد اس نے پھر سے زمر کو وضاحت دی۔

''اِٹس اوکے سارہ' آپ فون کرتی رہتی تھیں' یہی بہت ہے۔''

تبھی زمر نے دیکھا کہ ہاشم چلا آ رہا ہے۔ سارہ کی اس طرف پشت تھی' اس نے نہیں دیکھا۔ وہ غالباً ابھی آفس سے لوٹا تھا' سارہ کو دیکھتے ہی ادھر آ گیا۔

''گڈ ایوننگ لیڈیز۔'' مسکرا کر مخاطب کیا تو سارہ ایک دم چونک کر مڑی۔

ہاشم پیچھے کھڑا تھا۔ ذکیہ بیگم فوراً اٹھیں۔ وہ ان سے اپنا تعارف کروا رہا تھا۔ سارہ کی رنگت زرد پڑتی گئی۔ پیشانی کی رگیں ابھرنے لگیں۔

''آئیں' ہاشم بیٹھیں۔'' ندرت نے اسے کرسی پیش کی۔

''میں رکوں گا نہیں' ڈاکٹر سارہ کو دیکھا تو چلا آیا۔ بہت عرصے سے آپ سے اور آپ کے بچوں سے ملاقات نہیں ہوئی۔ کیسی ہیں آپ؟''

سارہ بمشکل کھڑی ہو پائی۔ نظریں ہاشم کے چہرے پہ جا رکیں' تو اندر کوئی جوار بھاٹا سا پکنے لگا۔ وارث کی پنکھے سے جھولتی لاش... پورچ میں گرا سعدی... سرخ پانی....

''میں ٹھیک ہوں۔'' وہ سامنے آ بیٹھا تو سارہ واپس بیٹھی۔ ساتھ ہی پرس میں ہاتھ ڈالا' اندر ایک ننھا سا چاقو رکھا تھا۔

''بچے کہاں ہیں آپ کے؟'' اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ زمر نے حنہ کو آواز دی۔ سارہ بے بسی سے زمر کو روکنا چاہتی تھی' مگر الفاظ گلے میں اٹک گئے۔ حنین' امل اور نور کو لئے باہر نکلی تو ہاشم کو دیکھا چہرہ کھل اٹھا۔

''السلام وعلیکم!'' حنہ نے مسکرا کر سلام کیا۔ اس نے بھی اتنے ہی مسکرا کر وعلیکم السلام کہا۔ نگاہیں ملیں تو ان میں کوئی راز چھپانے کی ایکسائٹمنٹ تھی۔ (اب حنہ کے پاس اس کا ذاتی سیل تھا' جو فارس اگلے دن لے آیا تھا۔ اس پہ پاسورڈ لگا تھا' اور اب اسے ہاشم کے پیغامات مٹانے کی ضرورت نہ پڑتی۔ روز ہی بات ہو جاتی تھی۔)

''کتنے پیارے بچے ہیں آپ کے۔'' اس نے ہاتھ بڑھایا تو امل اور نور شرماتی' مسکراتی' اس اسمارٹ اور ہینڈسم بندے کے قریب

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

آئیں۔سارہ نے پرس کے اندر چاقو پہ گرفت مضبوط کی۔اس کا تنفس تیز ہو رہا تھا' سرخ ہوتی آنکھیں ہاشم پہ جمی تھیں۔وہ باری باری ان بچیوں کو پیار کر رہا تھا۔ان سے اسکول اور پڑھائی کا پوچھ رہا تھا۔

تبھی ذکیہ بیگم نے اس کی دلی کیفیت سے یکسر بے خبر' ندرت سے پوچھا۔''سعدی کا کچھ پتہ چلا؟''

سارہ کی نگاہیں ہاشم پہ جمی رہیں۔اس نے امل کا نرم چھوٹا ہاتھ تھام رکھا تھا' اور مسکرا کر اس کی بات سن رہا تھا۔سعدی کے ذکر پہ اسے جوں تک نہیں رینگی۔

سارہ نے چاقو چھوڑ دیا۔پرس پرے رکھ دیا...پھر چہرہ ندرت کی طرف موڑا۔

''اللہ غارت کرے ان لوگوں کو جنہوں نے سعدی کے ساتھ یہ کیا۔اس کو گولیاں ماریں' اس کو مارا' پھر ہسپتال سے غائب کر دیا۔''

امل کچھ بولے جا رہی تھی اور ہاشم مسلسل مسکراتے ہوئے اس کو سن رہا تھا۔اسے اب بھی کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

''ندرت آپا' آپ دیکھنا' اس شخص نے جو آپ کے بچے کے ساتھ کیا ہے' اللہ اس کی اپنی اولاد کو بھی ایسے ہی تڑپا تڑپا کر مارے گا اس کی اپنی آنکھوں کے سامنے تو اسے پتہ چلے گا' کہ کسی کے بچے کا خون بہانا کتنا دردناک ہوتا ہے۔''

اور سارہ کو کنکھیوں سے نظر آیا تھا کہ ہاشم کاردار کے چہرے کی رنگت ایک دم متغیر ہوئی تھی۔مسکراہٹ پھیکی پڑی۔

''ایسے نہیں کہتے سارہ، بچے سب کے سانجھے ہوتے ہیں۔''ذکیہ بیگم نے ٹوکا تھا۔

ہاشم امل کی بات ختم ہوتے ہی، بمشکل چہرے کو نارمل رکھے اٹھ گیا۔

''اچھا لگا آپ لوگوں سے مل کر۔''ایک برہم سی نگاہ سارہ پہ ڈال کر (جو ذکیہ بیگم کی طرف متوجہ تھی) وہ زمرے سے ندرت کے پہ معذرت کرتا' آگے بڑھ گیا۔خاموش بیٹھی حنین کا دل بجھ گیا۔

سارہ بہتر نظر آ رہی تھی، جیسے دل کی کوئی بھڑاس نکلی تھی۔

گھر آتے ہی ہاشم نے موبائل پہ ایک نمبر ملایا۔

''ہاں فرید...ایسا کرو اورنگزیب کاردار کے نام کی مسجد اور مدرسے میں عید تک افطاری میری طرف سے بھجوایا کرو، پورے اہتمام سے بھجوانا، میری بیٹی کے نام سے، ہاں صدقے کے طور پہ۔نہیں بیمار نہیں ہے' بس ویسے ہی۔یونو۔''کال بند کر کے اسے کافی سکون ملا۔یہ ٹھیک ہے! ایسے سارے کھاتے کلئیر رہتے ہیں۔کاروبار بھی چلاؤ، اور اللہ کو بھی خوش رکھو۔گڈ۔

☆☆☆☆☆☆☆

میری صدا ہوا میں بہت دور تک گئی

پر میں بلا رہا تھا جسے بے خبر رہا!

ویک اینڈ کی شام بالآخر آن پہنچی اور نوشیرواں کلب کے لاؤنج میں ایک کاؤچ پہ بیٹھا' بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا۔اس نے بلیک ڈریس شرٹ

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے آستین ذرا فولڈ کر رکھے تھے اور نیچے خاکی جینز تھی۔ بال کٹوا کر ان کی ڈیوڈ بیکھم سپائیکس بنائے وہ کافی فریش اور اچھا لگ رہا تھا۔

''ہیلو شیرو!'' وہ سامنے سے چلتی آ رہی تھی۔ اسے دیکھ کر ہاتھ ہلایا۔ سفید ٹائٹس پہ ایک کندھے کے بغیر والی شرٹ، اور گلے میں سکوں کی مالا۔ کہنی پہ ٹکا برانڈڈ بیگ۔ شہرین مسکرا کر اس کے ساتھ صوفے پہ آ بیٹھی۔ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائی۔ پرس درمیان میں رکھا۔

''سوری مجھے دیر ہو گئی۔ اتنا ٹریفک تھا آج۔ پھر ماں کو ایک فنکشن پہ جانا تھا۔ انہوں نے مجھے بھی دیر کروا دی۔ تم کیسے ہو۔''

وہ مسکراتے ہوئے ساتھ بیٹھا۔ ''اچھا ہوں۔ لاہور کا ٹرپ کیسا رہا؟''

''بس تھک گئی۔ ایک فنڈ ریزر تھا، اور ایک سیمینار۔ تم سناؤ۔ گرمی زیادہ ہو گئی ہے نا آج کل؟''

چند فقروں کے بعد باتیں جیسے ختم ہو گئیں۔ خاموشی چھا گئی۔ قریب سے گزرتی کسی لڑکی نے شیری کو ہاتھ ہلایا تو اس نے بھی مسکرا کر ہاتھ ہلایا۔ یہاں سب ان کو جانتے تھے۔ پھر شیرو کی طرف گردن موڑی۔ ''سعدی کا کچھ پتہ چلا؟''

اور بس۔ مانو سارا موڈ ہی غارت ہو گیا۔

''نہیں۔'' اس کے ابرو بھنچ گئے۔

''ویسے تمہیں کیا لگتا ہے؟ اسے کسی نے قید کر رکھا ہو گا یا مار دیا ہو گا؟ تم نے دیکھا اس کے پیج کے بیس ہزار Likes ہو چکے ہیں۔ اوہ بے چارا۔ چچ چچ۔'' افسوس سے سر جھٹکا۔

نوشیرواں کے لئے مزید ضبط کرنا مشکل تھا۔ وہ گویا کھول کر اس کی طرف گھوما۔

''سعدی، سعدی، سعدی۔ جب بھی ہم ملتے ہیں، اس سعدی کے علاوہ کوئی بات نہیں ہوتی آپ کے پاس۔ وہ مر کر بھی ہمارے بیچ میں کیوں ہے؟ بھول جائیں سعدی کو۔ مر گیا سعدی۔ جہنم رسید ہو گیا سعدی۔ اتنی مشکل سے جان چھڑائی ہے اس سے، مگر آپ پھر اس کو درمیان میں لے آتی ہیں۔''

غصے سے تیز تیز وہ بولتا جا رہا تھا۔ ارد گرد چند لوگوں نے گردنیں ان کے کاؤچ کی طرف موڑیں۔ شہرین ہکا بکا سی اسے دیکھے گئی۔ (اتنی مشکل سے جان چھڑائی اس سے... جان چھڑائی...)

''وہ تمہارا دوست تھا اس لئے...'' وہ اٹکی۔

''نہیں تھا وہ میرا دوست۔ زہر لگتا تھا مجھے.... میں خوش ہوں کہ وہ نہیں رہا۔ بات ختم۔ کیا اب ہم کوئی اور بات کر سکتے ہیں؟'' درشتی سے کہتا وہ پیچھے کو ہوا۔ نظر ایک لڑکے پہ پڑی جو پورا گھوم کر اسے دیکھ رہا تھا۔

''اے۔ کام کرو اپنا۔ میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو؟'' اس کو بھی جھاڑا۔ وہ فوراً کھسک لیا۔ پھر انہی برہم تاثرات سے شہرین کو دیکھا جو ہنوز دم بخود تھی۔

''میں آپ سے سعدی کے بارے میں بات کرنے تو نہیں آتا۔ پھر آپ ہمیشہ مجھے یوں ہرٹ کیوں کرتی ہیں؟'' ذرا دیر بعد ٹھنڈی سانس

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

لے کر بولا تو غصہ ذرا کم تھا۔شہرین نے جھرجھری لیتے ہوئے سامنے دیکھا۔

''او کے آئی ایم سوری۔تم لوگ اچانک اس کے دشمن بن گئے ہو میری معلومات اپ ڈیٹیڈ نہیں تھیں۔پہلے ہاشم نے اس کو اپنی پارٹی پہ بے عزت کیا۔''(سونیا کی سالگرہ یاد آئی۔)''اور اب تم کہہ رہے ہو کہ...خیر...''گہری سانس لی'اور اس کو دیکھا تو چہرے پہ قدرے رکھائی در آئی تھی۔گھڑی سامنے کی۔

''کیوں بلایا تھا تم نے؟کوئی کام تھا؟مجھے جانا ہے ماں کو پک کرنے۔''

''آپ کو کہیں نہیں جانا'آپ صرف میری بات کا برا مان گئی ہیں۔''وہ ذرا ناراض ہوا۔

''کیا نہیں ماننا چاہیے؟''

''شہری کیا ہم کبھی اپنی بات نہیں کر سکتے؟کسی تیسرے فرد کو درمیان میں لائے بغیر؟''

شہری نے چونک کر اسے دیکھا۔وہ سنجیدہ نظر آرہا تھا۔

''ہمارے درمیان کون سی اپنی بات ہوتی ہے؟''

''آپ کو معلوم ہے میں کیا کہہ رہا ہوں۔''وہ ذرا آگے ہوا۔چہرے پہ بے بسی در آئی۔''کیا ہم کبھی کبھی یوں مل نہیں سکتے؟بات نہیں کر سکتے؟میں آپ کو پسند کرتا ہوں اور آپ یہ بات جانتی ہیں۔''

شہرین کی آنکھوں میں ایک دم بے حد اچنبھا ابھرا۔''شیرو'میں تمہاری بہت پرواہ کرتی ہوں'تم جانتے ہو۔مگر....تم میرے شوہر کے چھوٹے بھائی ہو۔''

''سابقہ شوہر کے۔''

''...اور میری بیٹی کے انکل ہو۔پھر تم مجھ سے عمر میں گیارہ'بارہ سال چھوٹے ہو۔تمہیں مجھ سے ایسی بات نہیں کہنی چاہیے۔''نرمی سے اسے ٹوکتی'وہ پرس اٹھانے لگی۔

شیرو کی آنکھوں میں بے بسی کے ساتھ دکھ بھی ابھرا۔''یہ باتیں بے معنی ہیں۔''

''او کے شیرو،بہت ہو گیا۔''اب کے شہرین کی نگاہوں میں سختی اتری۔''جو تم کہہ رہے ہو وہ بے معنی ہے۔ہم رشتے دار ہیں'اور اچھے دوست بھی۔مگر اس سے آگے کا مت سوچنا۔مجھے بہت برا لگا ہے تمہارا یوں کہنا۔''ڈپٹ کر بولتی وہ پرس اٹھائے اٹھی اور باہر کی طرف بڑھی۔نوشیرواں پیچھے لپکا۔

''پھر مجھے بار بار استعمال کیوں کیا؟''وہ غصے اور بے بسی سے بولتا اس کی تیز رفتار سے ملنے کی کوشش کر رہا تھا۔''میری نرمی کا فائدہ کیوں اٹھایا؟''

''میں تمہیں صرف ایک اچھا دوست سمجھتی ہوں۔مجھے نہیں پتہ باقی تمہارا ذہن کیا کیا گھڑ کر تمہیں دکھاتا رہا۔''وہ تیز قدموں سے چلتی باہر جا

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

رہی تھی۔

''اگر میری جگہ سعدی یہ بات کہتا تو مان لیتیں آپ؟''

''تم دونوں ہی میرے لئے بچے ہو۔اور وہ ایسی بات کبھی نہ کہتا۔میرا احترام کرتا تھا وہ۔'' وہ باہر نکل گئی۔کھلے لان میں اب وہ آگے جا رہی تھی۔نوشیرواں رک گیا۔بے بسی اور دکھ سے اسے جاتے دیکھا۔

''اس کو اتنا اچھا سمجھتی تھیں تو میرے سامنے اس کو اتنا برا کیوں کہا؟ آپ کو اندازہ بھی نہیں کہ میں نے.....میں نے کیا کیا آپ کے لئے.....''

وہ پیچھے سے چلایا تھا۔شہرین کے قدم رکے۔وہ گھومی۔ہاتھ کا چھجہ ماتھے پہ بنا کر دھوپ کے باعث' پتلیاں سکیڑ کر اسے دیکھا۔وہ گلابی چہرے کے ساتھ' آنکھوں میں پانی لئے' غصے اور صدمے سے اسے دیکھ رہا تھا۔

''گیٹ اے لائف' شیرو!'' وہ واپس پلٹ کر آگے بڑھ گئی' اس شے کو ذہن سے جھٹکتی جو نوشیرواں کے الفاظ اور انداز اسے بتا رہے تھے۔کچھ عجیب سا تھا اس کے سرخ بھبھوکا چہرے پہ اس وقت۔وہ کسی اعتراف سے چند لمحوں کی دوری پہ تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

دیکھتا ہوں سب شکلیں، سن رہا ہوں سب باتیں

سب حساب ان کا، میں ایک دن چکا دوں گا!

فوڈ لی ایور آفٹر پہ گاہکوں کا معمولی رش تھا۔ندرت کاؤنٹر کے ساتھ رکھی میز پہ کچھ بلز وغیرہ دیکھ رہی تھیں۔ان کا خول جو سارہ اور بچیوں کے آجانے سے ذرا چٹخا تھا' پھر سے واپس پتھر بن گیا تھا۔قریب سے جنید ٹرے اٹھائے گزر رہا تھا۔تبھی راستے میں اچانک سے گل خان آ کھڑا ہوا۔

''کیا ہے؟'' جنید نے بدقت کوفت چھپائی۔(سعدی کا لاڈلا۔ایک مہینہ پشاور میں گزار کر بالآخر یہ واپس آ گیا تھا۔)

''جنید بھائی' یہ تم سعدی بھائی کی پھپھو کے لئے لے جا رہے ہو نا؟'' ٹرے میں کافی کے مگ کی طرف اس نے اشارہ کیا۔''یہ ہمیں دے دو' ہم لے جائے گا۔دے دو بھائی!'' جنید نے ایک بے بس نگاہ ندرت پہ ڈالی جو بے نیاز بیٹھی کام کر رہی تھیں اور ٹرے اسے تھمائی۔''خود منہ نہ لگانا۔''

''ایسا کوئی مفت خورہ سمجھ رکھا ہے تم نے ہمیں بھائی؟ لاحول ولا قوۃ'' بگڑ کر کہتا ٹرے اٹھائے سیڑھیاں چڑھتا گیا۔جب اوپر دروازے تک پہنچا تو نیچے جھانکا۔جنید ادھر ادھر ہو گیا تھا۔اس نے جلدی سے مگ سے گھونٹ بھرا۔(آہ اس ریسٹورانٹ کی لذیذ کافی) اور ہونٹ صاف کرتے' سنجیدہ چہرہ بناتے دروازہ کھٹکھٹا کر کھولا۔اگلا منظر سا کھلتا گیا۔

اوپر والا کمرہ اتنا ہی کھلا تھا جتنا نیچے ریسٹورانٹ تھا۔ مگر فرش خالی تھا۔دو دیواریں شیشے کی تھیں جن کے پار اندھیرے میں جگمگاتے شہر کی بتیاں دکھائی دے رہی تھیں ایک بڑی میز پہ کاغذ اور فائلز بکھری تھیں۔فارس پشت کیے کھڑا ایک فائل کے صفحے پلٹ رہا تھا۔ساتھ ہی

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کرسی پہ ٹانگ پہ ٹانگ جمائے، قلم انگلیوں میں گھماتی زمر بیٹھی، نفی میں سر ہلاتی کہہ رہی تھی۔ ''اب سرمد شاہ کو دیکھنے کا وقت ہے، میرا خیال ہے....'' آہٹ پہ گردن گھمائی تو گل خان کو آتے دیکھ کر نرمی سے مسکرائی۔ ہاتھ بڑھا کر مگ اٹھایا۔

''ارے گل خان۔ تم اتنا عرصہ کہاں تھے؟'' وہ سعدی کی گمشدگی کے دنوں میں آجاتا تھا، پھر درمیان میں مہینہ بھر نہ آیا تھا۔ فارس نے پلٹ کر بس ایک نظر ڈالی۔

''باجی اَم پشور گیا ہوا تھا۔ اَمارا بابا کا چچازاد بھائی مر گیا تھا۔'' ہاتھ جھلا کر کہتا وہ کرسی کھینچ کر سامنے بیٹھا۔ وہ بارہ تیرہ سال کا، پھولے سیب سے گالوں اور بھورے بالوں والا پٹھان لڑکا تھا۔ شلوار قمیص پہنتا اور پائنچے ٹخنوں سے اوپر رکھتا۔ سر پہ پشاوری ٹوپی تھی۔

زمر جو بغور کافی کے مگ کو دیکھ رہی تھی، اس بات پہ نظریں اٹھائیں۔ ''بہت افسوس ہوا۔ ویسے یہ کافی بہت ٹیسٹی ہے، ہے نا؟'' کپ لبوں سے لگاتے مسکرا کر پوچھا۔ گل خان نے بے اختیار تھوک نگلا۔ اور ادھر ادھر دیکھا۔ پھر بات بدلنے کی غرض سے جلدی سے بولا۔

''باجی، تم ادھر کیا کر رہی ہو؟''

''نیچے کسٹمرز ہوتے ہیں، اور مجھے کام کرنے کے لئے جگہ چاہیے تھی، اوپر والا ہال ویسے بھی رینوویشن کے لئے بند پڑا تھا، سو بھابھی نے مجھے دے دیا۔''

''اچھا۔'' اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''سچ باجی، اس دن ام حیات آباد میں اپنے چاچے کی دکان پہ بیٹھا تھا، تو ہمیں یاد آیا، جب سعدی بھائی کھویا تھا، اور تم ادھر سارے ملازموں سے پوچھ رہی تھی کہ بھائی کا کسی سے جھگڑا تھا یا دشمنی تو نہیں تھی، تو واللہ باجی، اس دن یاد آیا، ایک دفعہ بھائی کا ادھر ہلکا سا جھگڑا ہوا تھا۔'' ریسٹورانٹ کے باہر کی سمت اشارہ کیا۔

وہ جو دیوار پہ لگی تصویریں دیکھتے، کچھ سوچ رہا تھا، چونک کر گل خان کو دیکھنے لگا جو زمر کے سامنے بیٹھا بتا رہا تھا۔ زمر نے ٹانگ سے ٹانگ ہٹائی اور سیدھی ہو کر بیٹھی۔ آنکھیں سکیڑیں۔

''کس سے ہوا جھگڑا؟''

''ایک آدمی تھا، اس کی مہنگی سی ڈبہ گاڑی تھی، بوت مہنگی والی۔ پتہ ہے اس کی گاڑی کی...''

''جھگڑا کس بات پہ ہوا تھا؟'' فارس نے ٹوکا۔

''ہمارے اوپر ہوا تھا!'' اس پٹھان ہیلن آف ٹرائے نے فخر سے سینے پہ ہاتھ مارا۔

''وہ ہم کو کچلنے والا تھا، مگر ابھی ہماری زندگی باقی تھی، ہم بچ گیا۔ وہ نکلا اور ہمیں انگریزی میں ڈانٹا۔ تبھی سعدی بھائی نکل کر آیا، اور اس کو بھی انگریزی میں کوئی لمبی سی بات کہی۔ پھر وہ کار میں بیٹھا اور چلا گیا۔''

''اور جھگڑا کب ہوا؟ مطلب دونوں نے ایک دوسرے پہ ہاتھ اٹھایا؟ گالیاں دیں؟'' وہ پوچھ رہی تھی۔ گل خان کو اپنی روداد ایک دم ہلکی لگنے لگی۔ ذرا ڈھیلا پڑا۔

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''نہیں ایسا کچھ نہیں ہوا' مگر جو اس نے انگریزی میں بولا.....''

''تمہیں انگریزی آتی ہے؟'' فارس نے پھر ٹوکا۔۔

گل خان کی غیرت اور حمیت پہ گویا تازیانہ پڑا۔ تلملا کر گھوما۔

''گل خان پانچویں فیل سہی' مگر جھگڑے والا لہجہ خوب سمجھتا ہے۔'' غصے سے کان سرخ ہوئے تھے۔

''اچھا یہ بتاؤ۔'' زمر نے بچے کی عزت رکھنی چاہی۔ ''وہ کون تھا؟ کیسا لگتا تھا؟''

گل خان نے ایک ''ہونہہ'' والی نظر فارس پہ ڈالی' فلمی اداکارہ کی طرح سر جھٹکا اور باجی کی طرف متوجہ ہوا۔ (یہ ملکہ کی آن بان والی باجی اسے بہت اچھی لگتی تھی اور اس کا شوہر اتنا ہی برا۔ ہونہہ) ''اب اتنا شکل نہیں یاد مگر ایسے لش پش کپڑے تھے' بال اوپر کھڑے تھے' اور ہونٹوں سے نیچے یہ چھوٹی سی داڑھی تھی۔''

''فرنچ کٹ؟''

''ہاں وہی۔ اور... باجی اس کا گاڑی بوت مہنگا تھا۔ کوئی چار پانچ کروڑ کا ہوگا۔'' زمر نے گہری سانس لی۔ بچہ اب لمبی چھوڑ رہا تھا۔

''تمہارا مطلب ہے چار پانچ لاکھ؟''

''نہیں باجی' چار پانچ لاکھ کا تو تین چار گاڑیاں گل خان بھی خرید لے' اس کا گاڑی کروڑوں کا تھا۔ سعدی بھائی نے خود بتایا تھا۔'' اس نے ذرا بے بسی سے زور دیا۔ زمر اب اس کو جانے کا کہنے لگی تھی کہ فارس ایک دم چونکا۔

''ایک منٹ... کار کا رنگ کیا تھا؟''

''سفید!'' اس کی آنکھیں چمکیں۔ فارس اور زمر نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

''نوشیرواں کی رولز رائس!'' ایک دم ذہن میں جھماکہ ہوا۔

مگر جب جنید کو بلایا تو اس نے عام سے انداز میں سارا قصہ دہرایا۔

''فارس بھائی، کوئی جھگڑا وغیرہ نہیں ہوا تھا۔ یہ بچہ انتہائی بدتمیز اور شرارتی ہے۔ اس کی گاڑی کے نیچے آنے لگا تھا۔ غلطی اس شخص کی نہیں تھی' سعدی بھائی باہر گئے اور جا کر اس سے صرف بات کی۔ میں ذرا دور تھا' سنا نہیں مگر آدمی غصے میں لگتا تھا' ظاہر ہے بچہ مرتے مرتے بچا تھا' سعدی بھائی نے بس ٹھنڈے طریقے سے اسے دو چار باتیں کہیں' وہ پلٹ کر چلا گیا۔ جواب میں کچھ بھی کہے بغیر۔ میں نے بعد میں پوچھا کہ یہ کون تھا۔ سعدی بھائی نے کہا میرا پرانا دوست ہے۔''

''ٹھیک ہے، کوئی ایسی بات نہیں ہے، میں دیکھ لوں گا۔'' فارس نے بے تاثر سے انداز میں ان دونوں کو جانے کا اشارہ کیا۔ گل خان نے ایک پرامید نگاہ زمر پہ ڈالی جو کچھ سوچ رہی تھی، اور پھر دوسری (شدید کینہ توز اور رقابت سے بھری) نظر فارس پہ ڈالی اور پھر بے دلی سے اٹھ کر باہر نکل گیا۔ ریسٹورانٹ کے باہر اپنے پھولوں کے اسٹال کے ساتھ آ کر وہ کھڑا ہوا تو سخت کبیدہ خاطر لگ رہا تھا۔

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''ہمارا بات کا تو کوئی اہمیت ہی نہیں ہے، سارا بات باجی اسی فارس بھائی کا سنتی ہے، ہر روز شام کو ادھر آ جاتا ہے، ہونہہ!'' غصے سے منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔ پھر احتیاط سے لباس کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر کچھ نکالا تو چہرے پہ غصے کے ساتھ ساتھ دکھ بھی تھا۔

''وہ شکل کا اچھا ہے تو کیا ہوا، گل خان بھی کسی سے کم نہیں۔ اب جب تک یہ باجی کے پاس رہے گا، ہم بھی یہ ہیرے والا چابی باجی کو نہیں دے گا۔'' مٹھی کھول کر دیکھی تو اس میں سیاہ مصنوعی ہیرے والا کی چین تھا جس پہ Ants Everafter لکھا تھا، اور اس میں چابیوں کے ساتھ ایک سلور پین بھی ننھی تھا۔ گل خان نے چند لمحے افسوس سے سعدی کے کی چین کو دیکھا اور پھر اسے احتیاط سے واپس اندرونی جیب میں رکھ کر جیب کی زپ بند کر دی۔ ایک کینہ توز نظر اوپر ریسٹورانٹ پہ ڈالی اور پھر سر جھٹک کر اسٹال کی طرف متوجہ ہو گیا۔

اس کے جانے کے بعد چند لمحے وہ دونوں خاموش بیٹھے رہے تھے۔

''سونیا کی سالگرہ والے دن بھی شیرو نے سعدی سے تلخ کلامی کی تھی، میں درمیان میں آیا تو وہ ٹھنڈا پڑ گیا۔''

''خیر، وہ اس کا دوست تھا، دوستوں میں ایسی باتیں ہو جاتی ہیں۔'' وہ کہنے کے ساتھ فون پہ نمبر ملا رہی تھی۔ فارس خاموش ہو گیا مگر وہ کچھ سوچ رہا تھا۔

''نوشیرواں، میں زمر بات کر رہی ہوں...'' گہری سانس لی۔ ''میں اب ڈی اے نہیں ہوں۔ آپ مجھے صرف مسز زمر کہہ سکتے ہو۔ اچھا آپ گھر پہ ہو؟ اوکے میں تراویح کے بعد گھر آ جاؤں گی، مجھے آپ سے ملنا ہے۔'' اور موبائل کان سے ہٹایا۔ فارس سینے پہ بازو لپیٹے، میز کے کنارے سے ٹیک لگائے کھڑا، اسے دیکھ رہا تھا۔

''وہ سعدی کا دوست ہے، میں اس پہ شک نہیں کر رہی، مگر ہو سکتا ہے وہ سعدی کے مزید دوستوں کے بارے میں کچھ جانتا ہو۔ وہ لڑکی جو سعدی کے ساتھ تھی مبینہ طور پہ، شاید وہ اس کو جانتا ہو۔ وہ کچھ تو چھپا رہا ہے۔''

''ویسے وہ الٹی کھوپڑی کا بگڑا بچہ ہے، اس کا دماغ اتنا دور تک نہیں جایا کرتا۔ پھر بھی آپ اس سے یہ بات کلیئر کر لیجئے گا۔'' اس نے عادتاً اسٹکی نوٹس کا پیڈ اٹھایا قلم سے اس پہ لکھا... ''گل خان، ڈبہ گاڑی، نوشیرواں۔'' اردو میں یہ الفاظ لکھ کر اس نے میز کے کونے پہ چپکا دیے تاکہ زمر کو یاد رہیں۔ اور خود مڑ کر دیوار کی طرف چلا گیا۔

''ہم اے ایس پی کی بات کر رہے تھے۔ فارس، اب ہمیں اس کو کارنر کرنا چاہئے۔''

''نہیں، پہلے ڈاکٹر بخاری۔'' اس کا انداز قطعی تھا۔

''وہ سرجن جس نے سعدی کا آپریشن کیا تھا؟''

''وہ اس رات کال پہ نہیں تھا، سعدی کو ہسپتال لانے کے بعد وہ اچانک سے آیا اور ٹیک اوور کر لیا۔ اسی نے وارڈ بوائز بھیجے، اور اسی نے سعدی کو ہسپتال سے نکلوایا ہے۔ وہ راہداری جس کی اصلی فوٹیج نکال کر ایک ہی کلپ بار بار دہرایا گیا ہے، میں نے اس سے ملحقہ دو راہداریوں کی فوٹیج چیک کی ہیں۔ دو لوگ باری باری وہاں مڑے ہیں۔ ایک اے ایس پی، اور دوسرا وہ ڈاکٹر۔ یعنی اے ایس پی نے ڈاکٹر

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے ساتھ اس کاریڈور میں باتیں کی تھیں، اور بعد میں وہ فوٹیج مٹادی تاکہ پتہ نہ چل سکے کہ ان دونوں نے مل کر یہ کام کروایا ہے، اس لیے پہلے، ڈاکٹر!''

''تم نے کہا تھا کہ ہر چیز میری مرضی سے ہوگی۔''

''سب آپ کی مرضی سے ہو رہا ہے۔''

''کیا واقعی؟''

''آپ کو سعدی واپس چاہئے یا نہیں؟'' وہ چپ ہوگئی۔

''ٹھیک ہے، پہلے ڈاکٹر سہی!'' قلم انگلیوں میں گھماتی وہ خشک سا بولی۔ کام اپنی جگہ' گریز اور اعراض اپنی جگہ۔ ''اگر مجھے تمہارے اس کے لیے مخلص ہونے کا یقین نہ ہوتا تو میں کبھی بھی تمہاری بات نہ مانتی، اور.....'' قلم گھماتی انگلیاں تھمیں۔ نگاہیں میز کنارے چپکے نوٹ پہ جا ٹھہریں تھیں جو فارس نے ابھی لگایا تھا۔

''گل خان' ڈبہ گاڑی، نوشیرواں۔'' اس نے ان الفاظ کو پڑھا ایک دفعہ' دو دفعہ... شاید دس دفعہ' نگاہ اٹھا کر فارس کو دیکھا' پھر ان الفاظ کو۔ پھر نوٹ اتار کر مٹھی میں دبایا۔ پرس اٹھایا' اور ایک عجیب سی نظر اس پہ ڈالتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ فارس نے اچنبھے سے اسے جاتے دیکھا۔

(اب اسے کیا ہوا؟ پھر تو نہیں دماغ الٹ گیا؟)

☆☆☆☆☆☆☆

کیا روز تماشہ کہ نیا خواب، نیا غم
مرنے کی جو ٹھانی ہے تو اک بار میں مر بھی!

قصرِ کاردار میں ڈنر ٹیبل خوبصورتی سے سجی تھی۔ سب کھانا کھا رہے تھے جب زمر کا فون آیا تھا۔ نوشیرواں نے موبائل بند کیا تو ہاشم اور جواہرات اسی کو دیکھ رہے تھے۔

''زمر تم سے کیوں ملنا چاہتی ہے؟''

''پتہ نہیں۔'' شہرین کے صبح والے برتاؤ کے بعد وہ جو بدقت سنبھلا ہوا لگ رہا تھا' اس کال پہ رنگ سفید پڑ گیا تھا۔ نگاہیں جھکا لیں۔ ہاشم نے نیپکین مروڑ کر میز پہ ڈالا۔ اکتاہٹ اور بے زاری سے۔ جواہرات نے باری باری دونوں کو دیکھا۔

''ہاشم کیا ہو رہا ہے؟'' سنگین نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھا تو ہاشم کرسی دھکیل کر اٹھا۔ ''میرے کمرے میں آئیں۔'' ساتھ ہی ڈیوٹی پہ کھڑی فیونا کو جانے کا اشارہ کیا۔ وہ فوراً پلٹ گئی۔

''ہاشم' تم....''

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''میرے کمرے میں آئیں ممی۔'' ایک ملامتی نظر نوشیرواں پہ ڈال کر وہ آگے بڑھ گیا۔ نوشیرواں بے زاری اور تلملاہٹ سے اٹھا تھا۔

پندرہ منٹ بعد ہاشم کے بند دروازے کے پیچھے کا منظر قطعاً خوشگوار نظر نہیں آرہا تھا۔ نوشیرواں بیڈ کے کنارے' بے زاری سے سر جھکائے بیٹھا تھا۔ ہاشم کاؤچ پہ ٹانگ پہ ٹانگ جمائے' صوفے کی پشت پہ بازو پھیلائے براجمان تھا اور جواہرات... وہ جلے پیر کی شیرنی کی طرح آگے پیچھے چکر کاٹ رہی تھی۔ اس کی رنگت سفید اور سرخ کے درمیان بدلتی رہتی' اور آنکھوں میں صدمہ' بے یقینی' غصہ سب کچھ تھا۔

''تم.....'' رک کر نوشیرواں کو گھورا' اور تین انگلیوں سے اس کی تھوڑی پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا' شیرو نے (اونہوں) منہ پرے ہٹایا۔ ''تم انتہائی احسان فراموش انسان ہو۔ اس نے جان بچائی تھی تمہاری۔ اور تم نے اس کو مار دیا؟ اور تم؟'' پلٹ کر شعلہ بار نظر ہاشم پہ ڈالی۔ ''اگر وہ مر رہا تھا' تو کیا ضرورت تھی اس کو اتنے تردد سے وہاں سے نکالنے کی؟'' وہ اتنی دیر سے بول بول کر اب ہانپنے لگی تھی۔

''اس کو مرنے دیتا اور شیرو کو قاتل بنا دیتا؟ کیا یہ اتنے بڑے گلٹ کے ساتھ ساری زندگی گزار سکتا تھا؟'' وہ بھی برہم ہوا۔ (شیرو کچھ بڑبڑایا۔)

''اور مجھے بتانے کا ارادہ کب کا تھا؟ تھا بھی یا نہیں؟''

''او کے ممی' بہت سن لیا میں نے۔ اب بس کریں' بیٹھیں اور سوچیں کہ اب کیا کرنا ہے۔ زمر شیرو سے کیوں ملنا چاہتی ہے؟''

''تم مجھے بتاؤ گے کہ اب کیا کرنا ہے؟'' وہ غرائی تھی۔ ''اس گھر کی' اس امپائر کی ملکہ میں ہوں' یہ فیصلے میں لیتی ہوں کہ کون کیا کرے گا۔ سمجھے تم!'' ہاشم گہری سانس لے کر رہ گیا۔

''یہ سنبھال رہے ہو تم چیزیں کہ ابھی ڈیڑھ ماہ نہیں ہوا اسے کھوئے اور زمر کو اس پہ شک ہو گیا ہے۔'' ملامتی نظر ان دونوں پہ ڈالی۔ اس کو کسی پل سکون نہیں آرہا تھا۔

''شیرو پہ کوئی شک نہیں کر سکتا۔ یہ اس وقت دبئی میں تھا' اس کے پاسپورٹ پہ مہر ہے۔''

''اس گھر کے ملازموں کی آنکھوں پہ تو مہر نہیں تھی۔ کس کس نے دیکھا تمہیں اس روز گھر پہ؟ بولو شیرو!'' اس کے سر پہ کھڑی غرائی تو وہ جلدی جلدی کہنے لگا۔

''فیونا نے.... اور.....'' رکا' ذرا سوچا۔ ''میں رات کمرے میں بند رہا فیونا آئی تھی' پھر صبح' میں' ہاشم بھائی اور آپ آفس کے لئے جلد نکل گئے تھے۔ گیٹ کے دونوں گارڈز نے دیکھا' اور ہاں' ڈائننگ ہال میں.....''

''فہرست مت بتاؤ' مجھے معلوم ہے اس صبح ڈیوٹی پہ کون کون تھا۔ فیونا قابلِ بھروسہ ہے' مگر اس کے علاوہ' سب کو میں فائر کر کے دوسرے شہروں میں اچھی نوکریاں دلوا دوں گی۔ اگلے ماہ سے ہم نیا اسٹاف رکھ رہے ہیں۔'' وہ رکی۔ ''فارس نے تو نہیں دیکھا تمہیں؟''

اور ایک دم نوشیرواں سیدھا ہوا۔ اسے یاد آیا ''زمر.... ڈی اے.... اس نے دیکھا تھا مجھے۔'' سفید پڑتے چہرے کے ساتھ شیرو نے دونوں کو دیکھا۔ ''ہاشم بھائی ان کی شادی کی صبح ان کے گھر سے جب نکلے تو میں ادھر بالکونی میں کھڑا تھا۔ وہ باہر نکلی تو اس نے مجھے دیکھا

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

تھا۔اوہ۔'' اسے سب سمجھ آنے لگا۔''اس دن جب میں نے اسے بتایا کہ میں اس کی شادی سے پہلے ہی دبئی جا چکا تھا تو وہ....''اور پوری بات سن کر ہاشم کا دماغ گھوم گیا۔

''یہ بات زور دے کر کہنے کی کیا ضرورت تھی؟میرے خدایا'نوشیرواں میں تمہارا کیا کروں۔''موبائل اٹھاتے ہوئے وہ کھڑا ہوا۔''میں زمر کے پاس تمہارے ساتھ جاؤں گا اور بات سنبھال لوں گا'اگر....''

''بالکل نہیں۔''جواہرات سلگتی نظروں سے اسے گھورتی اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

''اس کو بے بی سٹ کرنا چھوڑ دو ہاشم۔اس کو اپنے مسئلے خود حل کرنے دو۔وہ اکیلا جائے گا'اور وہ خود زمر کو کنوینس کرے گا'وہ ایک کاردار ہے' اگر وہ سعدی کو گولی مار سکتا ہے تو وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔''

ہاشم شدید غیر آرام دہ ہوا۔''مگر ممی'زمر کو شک....''

''نوشیرواں کو اب عادت ڈالنی ہے ہاشم اپنے بگڑے کام خود سنبھالنے کی۔''وہ اس کی طرف آئی'اور انہی شعلہ بار نظروں سے اسے دیکھا۔''زندگی میں پہلی اور آخری دفعہ تم سے پوچھ رہی ہوں۔کیا تم اپنے مسئلے خود سنبھال سکتے ہو؟''

''جی۔''شیرو نے اثبات میں سر ہلایا۔

''اوکے'اور ایک دفعہ پھر....''باری باری دونوں کو گھورا۔''لعنت ہے تم دونوں پہ!''

زمر کار کھڑی کر کے گھاس پہ اتری ہی تھی کہ''مسز زمر!'' کی آواز آئی۔وہ جو کسی اور دھیان میں تھی'پلٹی۔نوشیرواں چلا آ رہا تھا۔جینز کی جیبوں میں ہاتھ تھے اور چہرے پہ دوستانہ مسکراہٹ تھی۔

''اوہ نوشیرواں۔''اسے اس سے بات کرنی تھی'ذہن اتنا الجھا ہوا تھا کہ فراموش کر گئی۔وہ قدم قدم چلتا قریب آیا۔سبزہ زار تاریک تھا' انیکسی کے برآمدے کی بتیاں جل رہی تھیں۔وہ بالکل سامنے آیا تو چہرہ روشنی میں آیا۔

''مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔دراصل....''وہ رکا۔زمر ٹھہر کر سننے لگی۔

''میں نے اس دن آپ سے جھوٹ بولا تھا کہ میں آپ کی شادی کی رات دبئی گیا تھا۔''اس کے چہرے پہ معذرت خواہانہ تاثر تھا۔''میں آپ کی شادی کے وقت ادھر ہی تھا'اِن فیکٹ اگلی صبح بھی ادھر ہی تھا۔جب بھائی آفس گیا'تب میں اپنا سامان پیک کر کے نکلا تھا۔''

''مجھے معلوم ہے'مگر آپ نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا؟''اس نے پتلیاں سکیڑ کر غور سے شیرو کو دیکھا۔

''کیونکہ آپ نے مجھے بالکونی میں دیکھ لیا تھا'اسموکنگ کرتے ہوئے۔''نگاہیں پشیمانی سے جھکائیں۔''میں سگریٹ نہیں پی رہا تھا۔وہ ڈرگز تھیں۔''

''اوہ!''اس کی آنکھیں تعجب سے پھیلیں۔''آپ ڈرگز استعمال کرتے ہو؟''

''پلیز ممی یا بھائی کو مت بتائیے گا۔بھائی مجھے جان سے مار دے گا۔اسی لئے میں نے آپ سے جھوٹ بولا۔آپ ممی کو بتا دیں گی'مجھے یہی

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

WWW.PAKSOCIETY.COM

ڈر تھا۔"

"آپ اپنی بالکونی میں اسموکنگ کر رہے تھے اور آپ کے گھر والوں کو نہیں پتہ؟"

"پہلے پتہ تھا جب میں ڈر گز لیتا تھا پھر سعدی نے بہت مشکل سے میری عادت چھڑوائی ممی اور بھائی کو نہیں پتہ کہ میں پھر سے لینے لگ گیا ہوں۔ صرف سعدی کو پتہ تھا۔ ظاہر ہے دوستوں سے ہر بات نہیں چھپتی۔ میں اسی لئے اس کے آخری دنوں میں اسے بھی اوائیڈ کر رہا تھا میں شرمندہ تھا۔ مگر اب.... آئی سوئیر میں چھوڑنے کی کوشش کر رہا ہوں بس آپ کسی کو کچھ مت بتایئے گا۔"

زمر چند لمحے غور سے اسے دیکھتی رہی۔ "آپ کا سعدی سے جھگڑا کیوں ہوا تھا۔ اس کے ریسٹورانٹ کے باہر اور پھر یہاں پارٹی میں؟"

"جھگڑا؟" نوشیرواں کی آنکھوں میں حیرت اتری (اور دل کانپ کر رہ گیا۔) "میرا تو اس سے کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔ ہاں بس اس نے مجھے جھڑکا تھا ڈر گز کی وجہ سے اور میں اس کو اوائیڈ کر رہا تھا مگر مجھے پتہ ہے وہ میرا بھلا ہی چاہتا تھا۔"

"او کے تھینک یو نوشیرواں۔" اس نے سر ہلایا الوداعی انداز میں اور عجلت میں گھر کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے ذہن میں فی الحال کچھ اور چل رہا تھا۔ نوشیرواں نے مسکراتے ہوئے اسے واپس جاتے دیکھا اور پلٹ گیا۔ جیبوں میں رکھے ہاتھ پسینے میں بھیگ چکے تھے اور دل ہنوز زور سے دھڑک رہا تھا۔ حلق خشک تھا مگر جواہرات کے دیے اعتماد (اور ہاشم کی آدھے گھنٹے کی Witness Preperation) نے واقعی ثابت کر دیا تھا کہ وہ ایک کردار ہے۔ آخری قہقہہ اسی کا ہوگا۔

میں اپنی جفاؤں پہ نادم نہیں ہوتا
میں اپنی وفاؤں کی تجارت نہیں کرتا

زمر اندر آئی تو ابا وہیں بیٹھے تھے لاؤنج میں۔ صداقت اور سیم ٹی وی کے آگے جڑ کر بیٹھے، کوئی دوکان رمضان ٹرانسمیشن دیکھ کر ڈھیروں ثواب کما رہے تھے۔ وہ سلام دعا کیے بغیر سیدھی اوپر چلی گئی۔ ابا نے فکرمندی سے اسے دیکھا تھا۔

کمرے میں آکر اس نے چیزیں گویا پھینکیں اور فارس کی لکھی چٹ لئے ڈریسنگ ٹیبل تک آئی۔ مختلف خانے کھولے۔ آگے پیچھے ہاتھ مارا۔ بے حد آرگنائز ڈ زمر کو وہ ڈبی ڈھونڈنے میں تین منٹ لگے۔ اس نے سیاہ مخملیں ڈبی کھولی، کسی زمانے میں اس ڈبی میں اس کو وہ لونگ ملی تھی۔ اور لونگ کے ساتھ ایک چٹ بھی تھی۔ زمر نے وہ چٹ نکالی۔ اور پھر دونوں پرچیاں کھول کر سامنے کیں۔

الفاظ مختلف تھے مگر دونوں اردو میں لکھی گئی تھیں۔ لکھائی نہ اچھی تھی نہ بری مگر وہ ایک تھی۔ "کاف" کی آنکھ ل یان کی گولائی بالکل ایک سی تھی۔ وہ وہیں زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔ حق دق۔ متحیر۔ شل۔ بار بار ان الفاظ کو میچ کیا۔ بالکل ایک سے۔

پھر سنگھار میز پہ ہتھیلیاں رکھ کر وہ کھڑی ہوئی تو آئینے میں عکس نظر آیا۔ گھنگریالے بال کھلے تھے چہرہ زرد تھا آنکھوں میں عجیب سی حیرت اور صدمہ تھا اور ناک.... ناک میں لونگ دمک رہی تھی۔ وہ ننھا سا خشت (ہیرا) اس وقت زمر یوسف کی پوری زندگی کو تہہ و بالا کر رہا تھا۔

پھر ان بھوری آنکھوں میں غصہ ابھرا۔ اس نے نوچ کر وہ لونگ اتاری۔ کسی مکروہ شے کی طرح ڈبی میں ڈال کر بند کی۔ پھر باہر نکلی۔

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ساتھ والے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔حنہ نے فوراً ہی کھول دیا۔اس کو دیکھا تو ذرا دیر کو ٹھہری۔اسکی آنکھوں میں سرخ لکیریں ابھری ہوئی تھیں،لب بھنچے ہوئے تھے،اور...ناک میں لونگ نہیں تھی۔حنین کی الجھی ہوئی نگاہیں اس کے ہاتھ پہ جا رکیں۔زمر نے ہتھیلی سیدھی پھیلا رکھی تھی۔''میری نوزرنگ،حنین!''

''جی؟''

''میں نے کہا حنین یوسف کہ مجھے میری نوزرنگ واپس چاہیے۔'' چبا چبا کر الفاظ ادا کیے۔حنین کی ٹانگوں سے جان نکل گئی۔اس نے پہلی دفعہ زمر کو اپنے ساتھ اتنے کٹیلے اور سرد لہجے میں بات کرتے دیکھا تھا۔اور جیسے زمر کو دو جمع دو چار کرنے میں چند منٹ لگے تھے،حنہ کو بھی تھوڑی ہی دیر لگی۔وہ خشک لبوں پہ زبان پھیرتی پلٹی،اور الماری کھولی۔آگے پیچھے ہاتھ مارا۔پھر ڈریسنگ ٹیبل تک آئی۔اس کے ایک ایک خانے کو چیک کیا۔زرتاشہ کی ساری چیزیں الٹ پلٹ کر دیں۔کچھ البمز۔کچھ سی ڈیز۔بے حد ڈس آرگنائزڈ حنین کو نتھ کی ڈبی ڈھونڈنے میں کچھ دیر لگ گئی اور پھر اس نے جھکی نظروں کے ساتھ ڈبی اس کی طرف بڑھائی۔زمر نے اسے جھپٹا اور ملامتی نظروں سے اسے گھورتی مڑ گئی۔

فارس اور ندرت اکٹھے واپس آئے تو رات مزید تاریک ہو چکی تھی۔وہ لاؤنج میں کھڑا،بڑے ابا سے رسمی کلمات کہہ رہا تھا جب حنہ آہستہ سے اس کے قریب آئی۔جب وہ متوجہ نہ ہوا تو اس کی کہنی ہلائی۔وہ چونک کر مڑا۔

''کیا؟''

حنین نے ابرو سے اوپر کمرے کی طرف اشارہ کیا۔''انہیں کیسے پتہ چلا؟''

''کیا؟'' فارس کو اچھنبا ہوا۔

''اوہ۔'' (تو ابھی اس کی پیشی نہیں ہوئی تھی۔) ''پھپھو کو دیکھ لیں،وہ آتے ساتھ ہی کمرے میں بند ہو گئی ہیں۔'' ہلکا سا کہا مگر ندرت نے سن لیا۔ابا نے بھی۔سیم نے بھی گردن موڑی۔لاؤنج میں ایک دم خاموشی چھا گئی۔فارس نے محسوس کیا سب اسی کو دیکھ رہے ہیں۔وہ کسی سے بھی نگاہ ملائے بغیر سیڑھیاں چڑھتا اوپر چلا گیا۔

کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ بیڈ کے کنارے بیٹھی تھی۔رخ موڑے۔وہ اندر آیا۔کوٹ اتارا۔اسے لٹکایا۔سرسری سی نظر اس کے سر کی پشت پہ ڈالی۔کمرے میں خاموشی تھی۔اسے سمجھ نہیں آیا کہ ہوا کیا ہے۔اور تب اس کی نگاہ اپنے صوفے پہ پڑی۔

اس کے سرہانے سیاہ مخملیں ڈبی رکھی تھی۔فارس نے چونک کر اسے دیکھا جو اب اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔اور اس کے سامنے،سینے پہ بازو لپیٹے،چبھتی نظروں اسے دیکھ رہی تھی۔

فارس کے چہرے کے تاثرات سخت اور سپاٹ ہو گئے۔ڈبی اٹھائی اور اسے سنگھار میز پہ زور سے رکھا۔''واپس کرنے سے بہتر ہے اسے پھینک دیں۔''

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

زمر کی آنکھیں میں دکھ کے ساتھ ملامت بھی ابھری۔ ''تم کب مجھے دھوکہ دینا چھوڑو گے فارس؟''

''میں نے کوئی دھوکہ نہیں دیا۔'' وہ بھی سامنے آ کھڑا ہوا اور لہجے کو برہم کیا۔ ''اسٹوڈنٹس ٹیچرز کو گفٹس دیتے ہیں۔ میں نے بھی دے دیا۔ پہننا یا نہ پہننا آپ کا فیصلہ تھا۔''

''تم نے اپنا نام نہیں لکھا تھا اوپر۔''

''آپ میری لکھائی پہچان سکتی تھیں۔''

''اگر تمہیں بھول گیا ہے تو یاد کروا دوں' قانون کی کتابیں انگریزی میں ہوتی ہیں۔ میں نے تمہاری انگریزی کی لکھائی دیکھی تھی صرف۔ پھر تم نے نام کیوں نہیں لکھا؟'' اس کی آواز بلند ہو رہی تھی۔

''او کے فائن!'' وہ بھی اونچا بولا تھا۔ ''نہیں لکھا' ٹھیک ہے نہیں لکھا۔ تو کیا کریں گی آپ؟''

زمر کی آنکھوں میں پانی سا بھر آیا۔

''تم اتنے سال میرا مذاق اڑاتے رہے' تمہیں بالکل کوئی لحاظ نہیں آیا۔ میں تمہاری ٹیچر تھی!'' بولی وہ غصے سے تھی' مگر آواز گیلی تھی۔ اور ان بھوری آنکھوں میں آنسو دیکھنا۔ فارس نے سر جھٹکا۔

''جب آپ کو گولی مار سکتا ہوں تو کچھ بھی کر سکتا ہوں' میں تو ہوں ہی برا۔ اس لئے میری طرف سے.... پھینک دیں اسے یا آگ میں ڈال دیں۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ میں معذرت کروں گا' تو یہ میں نہیں کرنے لگا۔ بلکہ میں تھک چکا ہوں آپ کو وضاحتیں دے دے کر۔ اس لئے میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت آپ میری ٹیچر تھیں، مجھے جیل بھیجنے والی گواہ نہیں تھیں!'' وہ واپس مڑا' چابی اٹھائی اور دروازے کی طرف بڑھا' تب دیکھا' ذرا سی درز کھلی تھی۔ وہ دروازہ پورا بند کرنا بھول گیا تھا۔ یا اللہ۔ اس کا دماغ سنسنا اٹھا۔ ساری آوازیں نیچے گئی ہوں گی!

مڑ کر ایک نگاہ زمر پہ ڈالی جو خاموش کھڑی' آنکھوں میں پانی اور ڈھیروں غصہ لئے اسے دیکھ رہی تھی۔ اور پھر باہر نکلا۔ زور سے دروازہ بند کیا۔

نیچے لاؤنج میں سناٹا تھا۔ حنین' ندرت' ابا' سیم' سب اوپر ہی دیکھ رہے تھے۔ وہ سنجیدہ چہرے کے ساتھ لب بھینچے تیزی سے زینے اترتا گیا۔ ندرت اٹھیں۔

''فارس کہاں جا رہے ہو؟''

''کام سے جا رہا ہوں۔ آ جاؤں گا۔'' ہاتھ جھلا کر ان کو اشارہ کرتا وہ باہر نکل گیا۔

''حنین' جاؤ اس کو روکو۔ اسے کہو مت جائے۔'' مگر حنین وہیں بیٹھی رہی۔

''امی خیر ہے' بیٹھ جائیں' وہ آ جائیں گے۔'' اس نے بظاہر خود کو بے فکر ظاہر کیا البتہ بار بار پریشان نگاہ اوپر اٹھتی تھی۔ (اسے پتہ تھا فارس ابا

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

سے شرمندہ ہے، کہ انہوں نے اسے ان کی بیٹی کے ساتھ اس طرح بات کرتے سنا ہوگا۔)

بہت اندر تک جلا دیتی ہیں،

وہ شکایتیں جو کبھی بیان نہیں ہوتیں

ندرت چند لمحے چوکھٹ میں کھڑی رہیں، پھر واپس آئیں۔ سیڑھیوں کے پاس ٹھہر کر گردن اونچی کی۔ ''زمر...زمر!'' ان کی آواز میں کچھ ایسا تھا کہ حنین چونکی۔ ابا بھی چونکے۔ سعدی کے جانے کے بعد پہلی دفعہ ان کی اتنی بلند آواز سنی تھی۔ اور آنکھوں میں غصہ۔

زمر کمرے سے باہر آئی اور اوپر ریلنگ کنارے رکی۔ گیلی آنکھیں رگڑ لی تھیں۔

''جی؟'' وہ پرسکون نظر آنے کی کوشش کر رہی تھی۔

''تم نے فارس کو کیا کہا ہے؟ وہ کیوں چلا گیا ہے؟''

اوپر کھڑی زمر کی آنکھوں میں ذرا تعجب سا ابھرا۔ الفاظ پہ نہیں، انداز پہ۔

''میں نے اسے کچھ نہیں کہا۔'' (ابھی تو کچھ کہنا شروع بھی نہیں کیا تھا۔)

''ہم نے خود سنا ہے، تم دونوں جھگڑ رہے تھے۔'' وہ پریشان تھیں اور غصے میں تھیں۔ ''تم اس کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کر رہی ہو؟ یہ شادی تمہاری مرضی کے بغیر تو نہیں ہوئی تھی۔''

حنین نے چہرہ موڑا۔ کچن کے دروازے پہ کھڑا صداقت بنا پلک جھپکے، ادھر دیکھ رہا تھا۔

''اے!'' اس نے صداقت کو متوجہ کیا۔ وہ چونکا۔ کھلا منہ بند کیا۔

''جاؤ اپنے کوارٹر میں۔ ادھر کیا کھڑے ہو؟'' ڈپٹ کر بولی تو وہ شرمندہ سا فوراً باہر کھسک گیا۔

ادھر زمر آواز نیچی کیے کہہ رہی تھی۔ ''ایسا کچھ نہیں ہے، بھابھی۔ میں نے اسے کچھ نہیں کہا۔ وہ خود گیا ہے۔''

''سعدی بھی ایسے ہی گیا تھا اور پھر واپس نہیں آیا۔ اب فارس بھی واپس نہیں آئے گا۔ تم نے اسے مجبور کیا ہے گھر چھوڑنے پہ۔ سعدی بھی تمہاری وجہ سے گیا تھا۔'' ان کی آنکھوں میں آنسو تھے اور آواز غصے سے بلند ہو رہی تھی۔

''میری وجہ سے؟'' زمر دم بخود رہ گئی۔

''ہاں۔ تم اس روز سعدی سے لڑی تھیں۔ میں نے خود سنا تھا۔ تم اس کو ڈانٹ رہی تھیں۔ اس کے بعد وہ گھر سے چلا گیا اور واپس نہیں آیا۔''

حنین کو لگا، کسی نے اس کے منہ پہ بیلچہ دے مارا ہو۔ وہ ہکا بکا سی کھڑی ہوئی۔ ''نہیں امی، پھپھو تو میرے لئے... میری سائیڈ لے رہی تھیں۔'' اس نے وحشت سے زمر کو دیکھا جو ریلنگ پہ ہاتھ رکھے، سن سی کھڑی تھی۔

''سعدی میری وجہ سے نہیں گیا بھابھی۔''

''تم نے فارس کو گھر سے نکالا ہے، جیسے تمہاری امی نے مجھے نکالا تھا، تم لوگوں نے ساری زندگی ہمارے ساتھ یہی کیا ہے، اب تم فارس کے

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ساتھ وہی کر رہی ہو۔'' دکھ سے ان کی آواز پھٹ رہی تھی۔

''ندرت!'' ابا نے برہمی سے ٹوکا۔

''میری امی کے بارے میں کچھ مت کہیے۔ اور سعدی میری وجہ سے نہیں گیا۔'' وہ بدقت بول پائی۔ اس کی آنکھیں گلابی پڑنے لگی تھیں۔ ''میں اس سے نہیں لڑی تھی صرف ذرا سا خفا...''

''تمہیں کیا حق تھا اس سے خفا ہونے کا؟'' وہ ایک دم زور سے چلائیں۔ حنین ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹی۔ ''وہ میرا بیٹا تھا۔ تمہارا بیٹا نہیں تھا۔ یہ میرے بچے ہیں' ان کو صرف میں ڈانٹ سکتی ہوں' تم اپنے سارے حق اپنے بچوں کے لئے رکھو۔''

''ندرت' بس کر دو!'' ابا بلند آواز میں سختی سے بولے اور ندرت چپ ہو گئیں۔ کیونکہ کہنے کے بعد ان کو احساس ہوا تھا کہ ان کا آخری فقرہ... ان کا آخری فقرہ مناسب نہ تھا۔

اور اس آخری فقرے نے زمر کا دل ہی توڑ دیا۔

اس کا ریلنگ پہ جما ہاتھ نیچے گر گیا۔ وہ چہرہ جھکائے قدم قدم زینے اترتی گئی۔ لاؤنج میں وحشت ناک سا سناٹا چھا گیا۔ زمر کسی کو بھی دیکھے بغیر بیرونی دروازے کی طرف بڑھی۔ حنین کی نظریں اس کے قدموں پہ جا ٹھہریں۔ وہ ننگے پیر تھی۔ پھر وہ اسی طرح باہر نکل گئی مگر حنین میں کھڑکی کا پردہ سرکا کر دیکھنے کی ہمت بھی نہیں تھی۔

دروازہ بند ہوا تو ندرت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتیں' سیڑھیاں چڑھتی گئیں۔ وہ شاید رو بھی رہی تھیں۔

ابا فکرمندی سے بند دروازے کو دیکھ رہے تھے پھر سیم اٹھا اور باہر گیا۔ چند لمحے بعد وہ واپس آ گیا۔ ''پھپھو باہر نہیں ہیں۔ کہاں چلی گئیں؟''

حنین نے پریشانی سے فارس کا نمبر ملایا۔ اس نے کال کاٹ دی۔ ایک بار' دوسری بار۔ پھر اس نے غصے سے ٹیکسٹ بھیجا۔

''امی اور پھپھو کی لڑائی ہوئی ہے اور امی نے پھپھو کو گھر سے نکال دیا ہے۔'' اور پھر گہری سانس لے کر بیٹھ گئی۔ حسبِ توقع فون فوراً بجا۔

''کیا ہوا؟'' وہ واقعی تشویش سے بولا تھا۔ آواز سے لگتا تھا' ڈرائیو کر رہا ہے۔

''وہی جو لکھا تھا۔ امی نے پھپھو کو بہت سنائیں' اور وہ گھر سے چلی گئیں۔''

''قصور کس کا تھا؟'' چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے پوچھا۔

''آپ کا!'' اور پھر امی کے سارے الفاظ دہرا دیے۔

تھوڑی دیر گزری اور گاڑی کی آواز آئی تو بڑے ابا کے چہرے پہ چھائی تفکر کی لکیریں کم ہوئیں۔ دروازہ کھلا اور وہ اندر داخل ہوا تو فکرمند لگ رہا تھا۔

''آپ کدھر چلے گئے تھے؟''

''یونہی۔ باہر۔'' اس نے ابا سے نگاہیں چرائیں مگر ابا کو اس کا غصے سے ان کی بیٹی پہ چلانا یاد نہیں تھا' ان کو صرف زمر کی فکر تھی۔

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''جاؤ زمر کو دیکھو وہ کہاں چلی گئی۔''

''گاڑی تو کھڑی ہے اس کی۔ تمہاری امی کہاں ہیں؟'' ساتھ ہی اوپر دیکھا۔

''امی ٹھیک ہیں ان کی فکر مت کریں۔ بس پھپھو کو لے آئیں۔ ان کو کھونا ایسے ہے جیسے ہم سعدی بھائی کو دوسری دفعہ کھو دیں گے۔'' حنین ایک دم اداس ہو گئی تھی۔

''میں دیکھتا ہوں تم جاؤ اپنی امی کے پاس بیٹھو۔'' وہ الٹے قدموں مڑ گیا۔

باہر سبزہ زار سنسان پڑا تھا۔ وہ قصر کے فرنٹ تک آیا۔ ملازموں کی آگے پیچھے آمد و رفت کچھ غیر معمولی لگ رہی تھی۔

زمر کہیں بھی نہیں تھی۔ وہ گیٹ کے قریب آیا تو اوپری کیبن سے گارڈ نے پکارا۔

''سر! مسز غازی اس طرف گئی ہیں۔'' اس نے چونک کر گردن اٹھائی۔ گارڈ اشارہ کر کے بتا رہا تھا۔ وہ باہر گئی تھی۔ باہر سڑک تاریک تھی۔

''فلیش لائٹ دو۔'' اس نے ہاتھ اٹھایا۔ گارڈ نے لائٹ اس کی طرف اچھالی۔

''لے جائیں سر! بھلے ہمیشہ کے لئے لے جائیں۔'' دل برداشتہ سا کہتا گارڈ واپس بیٹھ گیا۔

فارس نے لائٹ تھامی اور گیٹ سے باہر آیا۔ وہ پہاڑی کو کاٹ کر بنائی سڑک تھی۔ دور دور اونچے محلات تھے' کہیں کئی کئی کنال کی جگہ خالی تھی۔ وہاں جنگل اگے تھے۔ وہ جو گرز پتھروں پہ رکھتا' سڑک کنارے اوپر چڑھنے لگا جہاں اونچے درخت تھے۔ ساتھ ہی فکرمندی سے اسے پکارتا روشنی پھینک رہا تھا۔

''زمر!'' آواز رات کے اندھیرے میں گم ہو جاتی' کبھی لوٹ کر سنائی دیتی۔ وہ اوپر چڑھتا آیا۔ ٹارچ والا ہاتھ مسلسل ہل رہا تھا۔ پھر روشنی ایک جگہ تھمی۔ درختوں کے بیچ اسے وہ نظر آئی تھی۔ زمین پہ ننگے پاؤں اکڑوں بیٹھی۔ تھوڑی گھٹنوں پہ رکھے۔

فارس نے گہری سانس خارج کی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس تک آیا۔ پتوں اور سوکھی ٹہنیوں کے جو گرز تلے کچلنے کی کرچ کرچ نے خاموشی کو توڑا۔ وہ اس کے قریب آ رکا۔

''آپ ادھر کیوں بیٹھی ہیں؟ گھر چلیں۔''

وہ نہیں ہلی۔ گردن بھی نہیں اٹھائی۔

''زمر ہم سارے مسئلے گھر جا کر سلجھا سکتے ہیں۔ اٹھیں۔'' جب اس نے جواب نہیں دیا تو فارس نے ٹارچ زمین پہ رکھی اور اس کے سامنے درخت سے ٹیک لگا کر خود بھی اکڑوں بیٹھ گیا۔

''آپا نے جو بھی کہا دل سے نہیں کہا۔ وہ آپ کو ہرٹ کر کے خود بھی ہرٹ ہیں۔ مجھے پتہ ہے۔ ان سے ناراض مت ہوں۔''

''میں کسی سے ناراض نہیں ہوں۔ سعدی سے بھی نہیں تھی۔'' وہ ہلکا سا بولی تو آواز رندھی ہوئی تھی۔ ٹارچ پتوں پہ پڑی تھی' روشنی مخالف سمت کے درختوں پہ پڑ رہی تھی۔ زمر کا چہرہ اندھیرے میں تھا۔

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''ان کو پتہ ہے آپ سعدی سے خفا نہیں تھیں۔ نہ ان کو یہ بات اذیت دے رہی ہے۔''

زمر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

''سعدی میری وجہ سے نہیں گیا۔ میں نے اسے نہیں بھیجا۔ میں چار سال اس سے ناراض بھی نہیں تھی۔ مجھے یہ لگتا تھا کہ بچے اب مجھ سے محبت نہیں کرتے' اس لئے میں پیچھے ہٹ گئی تھی' مگر میں غلط تھی۔ اور مجھے اس کے لئے بہت دکھ ہے۔'' آنسو ٹپ ٹپ آنکھوں سے گر رہے تھے۔ کون سی لونگ، کہاں کا خشت، دونوں کو بھول گیا تھا۔

رات کا سناٹا اور جنگل کے اونچے درخت خاموشی سے سن رہے تھے۔ سامنے تنے سے ٹیک لگائے فارس نے دکھ سے اسے دیکھا۔

''سب کو پتہ ہے یہ بات۔''

''میرے پاس کوئی امید نہیں ہے' سوائے ان بچوں کے۔ مگر نہیں....'' اس نے نفی میں سر ہلایا۔ ''یہ میرے بچے نہیں ہیں۔ میرا تو کوئی بھی نہیں ہے۔ اگر سعدی کو ہم واپس لے آئیں' سب کچھ ٹھیک ہو جائے' تو سب سیٹل ہو سکتے ہیں' سوائے میرے۔ میرا کیا ہو گا؟'' آنسو برابر گرتے جا رہے تھے۔ اس نے چہرہ جھکایا اور ناک سکوڑ کر پانی اندر اتارا۔

''وہ واقعی آپ کے بچے نہیں ہیں۔ وہ آپ کے بھتیجے ہیں' اور یہ ایک مختلف رشتہ ہوتا ہے۔ اس کے اپنے حق ہوتے ہیں اور وہ آپ سے کوئی نہیں چھین سکتا۔''

زمر نے جواب نہیں دیا۔ جھکے چہرے پہ لڑھکتے آنسو اندھیرے میں بھی اسے دکھائی دے رہے تھے۔ ہلکی سی ہوا چل رہی تھی' جس سے اس کے گھنگریالے کھلے بال بار بار اڑ کر چہرے پہ آ رہے تھے۔

''مجھے دوبارہ کبھی وہ خوشی نہیں مل سکتی جو کبھی میرے پاس تھی۔''

''زمر' روئیں مت۔ آپ کو روتے دیکھ کر مجھے افسوس ہوتا ہے۔ آپ پہ یہ سوٹ نہیں کرتا۔ آپ مضبوط اچھی لگتی ہیں۔ اور مغرور بھی... اور اکھڑ بھی...'' اس نے چہرہ اٹھایا۔ اگیلی آنکھوں میں تعجب در آیا۔

وہ اس کے آنسوؤں کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ ''اور بدتمیز بھی....' اور روڈ... اور Bossy اور... بے مروت بھی' اور...'' وہ نرمی سے ایک ایک لفظ گنواتا جا رہا تھا۔ چند لمحے وہ اس کو دیکھتی رہی' پھر ہلکا سا مسکرائی اور ہتھیلی کی پشت سے آنسو صاف کیے۔

''میں ایسی نہیں ہوں۔'' گردن کڑا کر بھیگی آنکھوں سے مسکرا کر بولی۔ ''میں کنٹرولڈ' ٹھنڈے اور شائستہ مزاج کی ہوں۔''

''آپ کی ڈکشنری میں شائستگی کی تعریف کیا ہے؟'' وہ بھی ذرا سا مسکرایا۔ زمر ہاتھ سے آنسو پونچھتی ہلکا سا ہنس دی۔

''عورتوں کو ایسا ہی ہونا چاہیے جیسی میں ہوں۔'' پھر مسکراہٹ آہستہ آہستہ سمٹی۔ چند لمحے پہلے کی تلخی نے دل کو دوبارہ سے کسک دی۔ اس نے گردن موڑ کر دور تک پھیلے درختوں کو دیکھا۔ کہیں دور کبھی کسی گاڑی کی زن سے گزرنے کی آواز سنائی دیتی۔ پھر سناٹا چھا جاتا۔

''کیا وہ مجھ پہ اتنی خفا تھیں؟'' وہ پھر سے آزردہ ہوئی۔

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''اونہوں۔انہیں آپ پہ غصہ نہیں ہے۔ان کوالزام دینے کے لیے کوئی چاہیے۔ہم سب کو چاہیے ہوتا ہے۔وجہ یہ گھر ہے۔ان کی اس گھر سے اچھی یادیں وابستہ نہیں ہیں۔''

''مطلب؟'' وہ ٹھہر کر اسے دیکھنے لگی۔اندھیرے میں سامنے بیٹھے فارس کا چہرہ مدھم سا دکھائی دیتا تھا' مگر اس پہ آنچ سی تھی۔

''ابھی گھر چلیں۔پھر کسی وقت ان سے پوچھ لیجئے گا۔''

''نہیں' بتاؤ' میں سن رہی ہوں۔'' وہ دھیان سے اسے دیکھ رہی تھی۔

فارس نے گہری سانس لی۔''یہ میری امی کا گھر ہے' اور....'' کہتے ساتھ ٹارچ اٹھائی کہ اسے بند کردے' تبھی روشنی زمر پہ گری تو وہ چونکا۔ٹارچ اس کے اوپر ڈالی۔زمر نے آنکھیں چندھیا کر چہرہ پرے ہٹایا۔وہ اس کے قدموں میں دیکھ رہا تھا۔کپڑوں پہ مٹی۔کانٹے اور....

''پاؤں کو کیا ہوا ہے آپ کے؟'' چونک کر اس کے چہرے کو دیکھا۔''آپ گری ہیں؟'' زمر نے سر جھٹکا۔

''شاید۔''

اس نے روشنی اس کے پاؤں پہ ڈالی۔انگوٹھا خون میں ڈوبا تھا۔وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''گھر چلیں۔''

''تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے' تمہیں پتہ ہے۔'' ہمیشہ کے برعکس' وہ غصے یا سختی سے نہیں بولی تھی' بس تھکن سی تھی آواز میں۔

''اچھا' میں آتا ہوں۔'' جانے لگا' پھر رکا۔''میرے آنے تک ادھر سے ہلیے گا نہیں' ورنہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں' آپ ابھی مجھے جانتی نہیں ہیں۔'' تنبیہہ کرتا وہ نیچے اترتا گیا۔ٹارچ بجھا دی تھی۔گیٹ تک دوبارہ آیا تو گارڈ کا کیبن خالی تھا۔کیبن کی سیڑھی کے آس پاس دیکھا۔ مدھم مدھم سی آوازیں آئیں۔فوراً قریبی درخت کی اوٹ میں ہوا۔پھر ٹہنیوں کے درمیان سے جھانکا۔گارڈ کی پشت تھی' اور اس کے سامنے فیونا کھڑی کہہ رہی تھی۔

''مجھے واقعی نہیں معلوم کہ وہ سارے اسٹاف کو کیوں نکال رہے ہیں' مگر اکبر تم بے فکر رہو۔میں اپنے اسٹاف کی ہیڈ ہی نہیں' خیر خواہ بھی ہوں۔میں مسز کاردار سے کہہ دوں گی کہ تم لوگ جاؤ گے تو میں بھی جاؤں گی۔''

''اور وہ تمہیں ایک بہتر پیکج دے دیں گے اور تم ٹھہر جاؤ گی۔اگر تمہاری جگہ میری بھانجی ہوتی' تو وہ ہم سب کے لئے لڑتی۔'' وہ مایوس لگ رہا تھا۔

''میرا قصور نہیں ہے اس میں۔یہ سب مسز زمر نے کیا ہے۔انہی کا فون آیا تھا اور اس کے بعد مسز کاردار نے یہ حکم جاری کیا۔''

وہ اوٹ سے نکلا اور آواز دی۔''اکبر!'' گارڈ فوراً گھوما۔فیونا بھی چونکی۔وہ چلتا ہوا ان تک آیا۔

''میری بیوی کو چوٹ لگی ہے' کچھ لا دو پٹی وغیرہ کے لئے۔'' فیونا کو مخاطب کیا تو وہ فوراً تابعداری سے آگے ہوئی۔

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''اکبر پنے کیبن سے ایڈ باکس لے آؤ۔سر، چوٹ زیادہ ہے؟میں ڈاکٹر کوفون کروں؟یا پھر میں ان کی پٹی کردوں؟''

''اونہوں۔میں کرلوں گا۔''اکبر پیکٹ لے آیا تو فارس فیونا پہ ایک گہری نظر ڈالتا'چیزیں لئے پلٹ گیا۔

بے خیالی میں کبھی انگلیاں جل جائیں گی
راکھ گزرے ہوئے لمحوں کی کریدا نہ کرو

اوپر آیا تو زمر ویسے ہی بیٹھی تھی۔وہ اس کے سامنے بیٹھا۔ایک گھٹنا موڑے'دوسرا پاؤں زمین پہ رکھے۔

''اور کہاں چوٹ آئی ہے؟''آئس پیک نکال کر اسے دیا جسے اس نے خاموشی سے تھام لیا'اور آستین اوپر کر کے کہنی پہ رکھا۔فارس نے ٹارچ اسے تھمائی۔''یہ اس اینگل پہ رکھیں۔''اور جب روشنی اس کے انگوٹھے پہ پڑنے لگی تو وہ گیلے وائپ سے اس کے پیر کا خون صاف کرنے لگا۔ زمر اس کے جھکے سر کو دیکھے گئی۔

''ندرت بھابھی کو اس گھر سے کیا مسئلہ تھا؟''ان دونوں کو معلوم تھا وہ کیا سننے کے لئے بیٹھی ہے۔وہ سر جھکائے'زخم صاف کرتے کہنے لگا۔

''یہ میری امی کا گھر ہے'اور میری امی ان کی سوتیلی ماں تھیں۔''اس نے آہستہ سے وہ نوکیلی سی چیز اس کے ماس سے نکالی جس نے انگوٹھے کو کاٹا تھا۔زمر کے لبوں سے ''سس''نکلی۔فارس نے رک کر اسے دیکھا۔

''ہلکا سا زخم ہے'ٹھیک ہو جائے گا۔کل ٹیٹنس کا انجیکشن لگوا لیجئے گا۔''

''مجھے کوئی درد نہیں ہو رہا۔''اس نے شانے اچکائے۔پھر رکی۔سرسری انداز میں پوچھا۔''تمہارے ابو اور تمہاری امی اور ان کی پہلی بیوی کے ....میرا مطلب ہے...کیسے تعلقات تھے ان سب کے؟ویسے مجھے پتہ ہے'مگر صرف ان کی سائیڈ کی اسٹوری۔تمہاری سائیڈ کی نہیں معلوم۔''

اور یہ پہلی دفعہ تھا جب زمر نے بغیر کسی غصے یا عداوت کے اس کی طرف کی کہانی سننی چاہی۔اس کے انگوٹھے پہ دوا لگاتے ہاتھ رکے۔ لمحے بھر کو ذہن کہیں دور جا پہنچا۔

''یہ گھر میری امی کا ہے۔شادی سے پہلے وہ اپنے بھائی اورنگزیب کاردار کے ساتھ ان کے گھر رہتی تھیں۔تب یہ جگہ اتنی ڈیویلپڈ اور ایلیٹ نہیں تھی۔ابو نے ان سے محبت کی شادی کی تھی۔پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے بھی۔مگر اتنے گٹس نہیں تھے ان میں کہ اپنی بیوی کو ساتھ لے جاتے۔ندرت آپا اور وارث کی امی نے بہت ہنگامہ کیا شادی پہ۔سو پتہ نہیں کس نے طے کیا مگر امی ادھر انیکسی میں رہنے لگیں۔ابو یہیں آ جاتے'کبھی رہتے'کبھی چلے جاتے۔وہاں ان کے بچے تھے۔یہاں صرف بیوی۔''سر جھکائے'آہستہ آہستہ آئنمنٹ اس کے انگوٹھے پہ لگاتے وہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہا تھا۔اس کو اتنا بولنے کی عادت نہیں تھی۔زمر کے لئے وہ ایک کم گو'پراسرار سا شخص تھا۔کیا سوچتا ہے'کیا چاہتا ہے' وہ کبھی نہیں کہتا تھا۔آج کہہ رہا تھا'اور وہ بالکل یک ٹک محو ہو کر سن رہی تھی۔

''میں آٹھ سال کا تھا جب ندرت اور وارث کی امی کا انتقال ہوا۔ابو مجھے اور امی کو پھر اپنے گھر لے گئے۔ندرت آپا تب اٹھارہ سال کی تھیں'

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اور وارث بارہ کا۔ ہم لوگ چھ ماہ رہے ادھر...'' بولتے بولتے وہ چپ ہوگیا۔ پھر پیکٹ سے پٹی نکالی اور اس کے انگوٹھے کے گرد لپیٹنے لگا۔ جنگل کے اونچے درختوں میں خاموشی چھا گئی۔

''پھر؟'' وہ بے چینی سے بولی۔ اپنی ساری انا' اکڑ اور بے نیازی چند لمحے کے لئے پسِ پشت ڈالے۔

''پھر کیا؟'' وہ سر جھکائے سفید پٹی لپیٹ رہا تھا۔

''ندرت بھابھی لوگوں کا رویہ کیسا تھا تم لوگوں کے ساتھ؟'' اس نے ندرت بھابھی کے ذکر کو ذرا نمایاں کیا۔ وہ یہ سوال صرف انہی کی وجہ سے تو کر رہی تھی۔

فارس نے گہری سانس لی۔ ''وہ مجھ سے نفرت کرتے تھے۔ اور میری ماں سے بھی۔ ہم سے بات بھی نہیں کرتے تھے۔ امی بھی کوئی بہت صابر شاکر خاتون نہیں تھیں' ماموں جیسا غصہ تھا ان میں بھی۔ مجھ میں بھی۔ خیر۔ بہت جھگڑے ہوا کرتے تھے آپا اور امی کے۔ وارث لڑتا نہیں تھا مگر جہاں میں آ کر بیٹھتا' وہ اٹھ جاتا۔ اگر بول رہا ہوتا تو مجھے دیکھ کر چپ ہو جاتا۔ ہم چھے ماہ وہاں رہے۔ بدترین دن تھے وہ...''

''پھر واپس کیوں چلی گئیں تمہاری امی؟'' اس نے نرمی سے پوچھا۔ پتہ نہیں کیوں' اس مہیب تاریک جنگل میں اس کے ساتھ بیٹھے' اسے چار سال پہلے کی وہ گولیاں' وہ فون کال' سب بھولنے لگا تھا۔ اسے لگ رہا تھا' وہ فارس غازی سے پہلی دفعہ مل رہی ہے۔

''امی نہیں گئی تھیں۔ میں گیا تھا۔'' سر جھکائے، فارس نے پٹی کے اوپر شفاف ٹیپ لگا کر اسے پکا کیا۔ پھر پیچھے ہٹا۔ زمر نے بھی پیر ذرا پیچھے کھینچ لیا۔ واپس درخت سے ٹیک لگا کر اکڑوں بیٹھا' اور دائیں جانب درختوں کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''میں اپ سیٹ تھا ایک دن' تنگ آ گیا تھا ادھر سے' تو بھاگ گیا۔ مذاق نہیں کر رہا۔ سچ میں۔ ڈھائی گھنٹہ بھاگتا رہا۔ پھر یہاں پہنچ گیا۔ واپس۔''

''تمہیں گھر کا راستہ آتا تھا؟ اتنی سی عمر میں؟'' اس کو تعجب ہوا۔ فارس نے گردن اس کی طرف موڑی' اداسی سے مسکرایا۔

''مجھے تو بہت کچھ آتا ہے۔ آپ مجھے جانتی ہی کتنا ہیں؟''

وہ کچھ نہیں بولی۔ بس پرسوچ نظروں سے اسے دیکھے گئی۔

''میں ادھر آیا تو اورنگزیب ماموں کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ وہ گھر پہ نہیں تھے۔ مسز کاردار تھیں۔ یہ لوگ تب بھی امیر تھے' مگر اتنے امیر نہیں ہوتے تھے۔ ان کا گھر بھی تب مختلف تھا۔ یہ عالیشان قصر تو بعد میں ڈھا کر کھڑا کیا تھا۔ خیر۔ مسز جواہرات گھر پہ تھیں۔ وہ مجھے اندر لے آئیں' میرے لئے کمرہ تیار کروایا' میرے پیروں کی مرہم پٹی کی۔ بہت خیال سے دو دن مجھے اپنے گھر رکھا۔ تیسرے دن میرے ماں باپ کو بلایا' اور کہا اپنے بچے کو لے جاؤ۔ یہ سارے کاردارز امریکی کھوپڑی والے ہیں' مہمان بس دو دن اچھا' پھر مچھلی بن جاتا ہے۔''

وہ ہلکا سا مسکرائی۔ وہ بھی شاید مسکرایا تھا' مگر اب پھر سے گردن موڑے اندھیر درختوں کو دیکھ رہا تھا۔ ''امی اور میں واپس ادھر ہی آ گئے' اور ابو اپنے بچوں کے ساتھ رہے۔ اگلے سال ندرت آپا کی شادی ہوگئی۔ وارث کو ابو نے پڑھنے لاہور بھیج دیا' ذکیہ خالہ کے گھر۔ وہ وارث اور

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ندرت کی امی کی سگی بہن ہیں۔ یونو' سارہ کی امی۔ وارث وہیں پڑھتا رہا' اور ابو میرے اور امی کے پاس واپس آ گئے۔''

ہوا تاریک درختوں کے پتوں کے بیچ سرسراتی ہوئی گزر رہی تھی۔ اس کی گھنگریالی لٹیں چہرے پہ آ رہی تھیں' جن کو وہ بار بار کان کے پیچھے اڑستی تھی۔ نگاہیں فارس کے چہرے پہ ٹکی تھیں۔ اس نے اب سر درخت کے تنے سے لگا رکھا تھا' اور آنکھوں میں بے پناہ تھکن تھی' کرب تھا۔

''میں دس سال کا تھا جب سعدی پیدا ہوا۔''

(میں آٹھ سال کی تھی۔) اس نے صرف سوچا۔ بولی نہیں۔ وہ کبھی کبھی تو بولتا تھا' اسے لگا اگر بولے گی تو اس کی یکسوئی ٹوٹ جائے گی۔

''اور میں تیرہ سال کا تھا جب ندرت آپا ناراض ہو کر ہمارے گھر آ گئیں۔ ان کا آپ کی امی سے جھگڑا ہوا تھا۔ سعدی کو بھی وہیں چھوڑ دیا' غصے میں' کہ خود پالیں۔ اور ابو چونکہ دوسرا گھر بیچ چکے تھے' اس لئے ان کے پاس یہاں آنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ یہ وہ واحد عرصہ تھا جو آپا نے اس گھر میں گزارا' اور تب بھی حالات ویسے ہی تھے' جیسے آج ہیں۔ سعدی ان سے چھن چکا تھا' اور وہ بہت کرب اور تکلیف میں تھیں۔ تین ماہ بعد ابو کا انتقال ہو گیا' اور ندرت آپا کی ساری زندگی گویا ہوا میں معلق ہو کر رہ گئی۔ وارث کی چھٹیاں تھیں' وہ بھی ادھر آ گیا۔ اب ہمارے جھگڑوں کی ساری وجوہات ختم ہو چکی تھیں۔ سعدی نہیں تھا تو پتہ نہیں کیوں آپا کا رویہ مجھ سے بدلنے لگا۔ انہوں نے مجھے ایک چھوٹے بھائی کے طور پہ قبول کر لیا۔ وہ لوگ اب بھی مجھ سے زیادہ بات نہیں کرتے تھے' مگر برا بھی نہیں کہتے تھے۔ پھر آپا کی صلح ہو گئی تو وہ چلی گئیں اور وارث بھی.. میں اور امی ادھر ہی ہوتے۔''

وہ پوری توجہ سے سن رہی تھی۔

''میں اٹھارہ سال کا تھا جب امی فوت ہوئیں۔ تب آپا آئیں اور مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئیں۔ اس صلح کے بعد ہی آپ کے بھائی نے ان کو الگ گھر لے دیا تھا۔ میں کافی عرصہ ان کے گھر رہا۔ حنہ تب ایک سال کی تھی۔ مگر اس کے بعد آپا اور وارث نے ہمیشہ میرا خیال رکھا' ہم لوگوں نے ایک دوسرے کو سمجھنا شروع کر دیا' اور ہمارے سارے اختلافات پتہ نہیں کہاں غائب ہو گئے۔ بلکہ.... وارث اور میں تو بہت اچھے دوست بن گئے تھے....'' وہ یاد کر کے کہتا جا رہا تھا۔

''پھر بھی تم نے اسے قتل کر دیا!''

خوبصورت رات کا فسوں چھناکے سے ٹوٹا۔ وہ کہہ کر ایک دم چپ ہو گئی۔ فارس نے چونک کر اسے دیکھا' پھر آنکھیں میچ کر جیسے بہت سارا ضبط کیا' اور جب آنکھیں کھولیں تو زمر نے دیکھا' اس کے تاثرات اب سخت ہو چکے تھے۔ وہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ پیکٹ اٹھا لیا۔ (یہ عورت کسی دن واقعی میرے ہاتھوں ایک قتل کروائے گی!)

''سحری کا وقت شروع ہونے والا ہے' گھر چلیں' سب پریشان ہوں گے آپ کے لئے۔'' وہ اس کی طرف سے رخ موڑ گیا۔ وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی تو وہ آگے چلنے لگا۔ زمر کو اندر ہی اندر اس موقعے پہ وارث کی موت کا افسوس کرنے پہ افسوس ہوا۔

وہ دونوں خاموشی سے گیٹ تک آئے تو اس نے پیکٹ اوپر کیبن تک اچھالا جسے گارڈ نے بروقت کیچ کیا۔ پھر ایک نظر ساتھ چلتی زمر پہ

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ڈالی جو کسی اور خیال میں گم تھی۔

''مسز کاردار نے اسٹاف نکال دیا سارا۔'' غور سے اسے دیکھا۔ اس نے ہلکے سے شانے اچکائے۔

''ان کی مرضی۔'' وہ اس سے لاعلم تھی۔ فارس نے فیونا کی باتوں کو ذہن سے جھٹکا۔

''آپ نے نوشیرواں سے بات کی؟'' اب وہ دونوں سرسری انداز میں بات کرتے سبزہ زار سے گزر رہے تھے۔

''ہوں،'' وہ بتاتی گئی۔

''آپ نے یقین کرلیا؟''

''نہیں، وہ اب بھی جھوٹ بول رہا ہے۔ وہ ضرور کچھ جانتا ہے اور اسے چھپا رہا ہے۔''

''میں بات کرتا ہوں۔''

''نہیں، فی الحال اس کو کھلا چھوڑ دو، اگر وہ کانشس ہو گیا تو نہیں بتائے گا۔''

جب وہ دونوں اندر آئے تو حنہ، سیم اور ابا ویسے ہی لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ ان کو پرسکون اور نارمل سا آتے دیکھ کر ان سب کے بھی سانس بحال ہو گئے۔ پھر کسی نے کسی سے کچھ نہیں پوچھا۔ صداقت کو حنہ نے بلا لیا، وہ آ کر سحری تیار کرنے لگا۔ زمر دہی کا پیکٹ اور چمچ لئے، اوپر کمرے میں چلی گئی۔ ندرت نے بھی سحری کمرے میں ہی کی۔ باقی سب نیچے خاموشی سے لاؤنج میں بیٹھے رہے۔

جب فجر اتر آئی، اور سورج طلوع ہو کر تپتا سنہرا ہو گیا، اور سب اپنے کمروں سے نکلے، تیار ہو کر ایک نئے دن کے آغاز کے لئے تو زمر باہر آئی اور ندرت کو سلام کیا، انہوں نے جواب بھی دیا، اور یہ بھی پوچھا کہ وہ ابھی ریسٹورانٹ جائے گی یا بعد میں۔ زمر نے بھی اتنے ہی نارمل انداز میں بتایا کہ وہ پہلے کورٹ جائے گی، ایک کلائنٹ کی سماعت ہے، اور پھر ریسٹورانٹ آئے گی۔ اور یہ سب کہتے ہوئے سب نے دیکھا کہ اس نے وائٹ گولڈ کی نتھ پہن رکھی ہے، مگر کسی نے نہیں پوچھا کہ وہ لونگ کہاں گئی۔

اور جیسے کہ عموماً رشتے داروں میں ہوتا ہے، لڑائی کے بعد معافی تو کوئی نہیں مانگتا مگر موڈ اچھا کر کے یہ بتایا جاتا ہے کہ ہمارے گلے شکوے ڈھل گئے ہیں، سوان کے گھر کا ماحول بھی نارمل ہو گیا۔ البتہ اسی صبح زمر کے نکلنے سے پہلے حنین نے سعدی کا لیپ ٹاپ لا کر اس کے سامنے رکھا۔

''یہ میں نے کھول دیا ہے۔ اب کوئی پاسورڈ نہیں ہے اس پہ۔ آپ دیکھ لیں۔ کوئی اور بھی کام ہو تو بتایئے گا۔'' نگاہیں جھکائے وہ پلٹ گئی۔ زمر نے بھی کچھ نہیں کہا۔

مگر اس واقعے کے بعد اتنا ضرور ہوا کہ ندرت جو بالکل چپ ہو گئی تھیں، وہ نارمل ہونے لگیں۔ سیم، حنہ کو ڈانٹ ڈپٹ، گھر کے کام، سب کچھ انہوں نے نارمل انداز میں پہلے کی طرح کرنا شروع کر دیا۔ سعدی کے لئے دعا اور یاد ویسی ہی تھی، مگر انہوں نے سمجھوتا کر لیا تھا۔ حنین نے بھی اس کے بعد زمر کو ستانا بند کر دیا اور زمر نے فارس سے تلخ باتیں کہنی چھوڑ دیں۔

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

بالآخر سعدی یوسف کے گھر والوں نے یہ جان لیا تھا کہ ایک دوسرے کو الزام دینے سے کچھ حاصل نہیں ہونا' بلکہ جو پاس ہے' وہ بھی چلا جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆

دو چار نہیں مجھ کو، فقط ایک دکھا دو
وہ شخص جو اندر سے بھی باہر کی طرح ہو

سعدی نے آنکھیں کھولیں تو دھندسی تھی۔اس نے پلکیں جھپکیں۔منظر ذرا واضح ہوا۔وہ آہستہ سے کہنی کے بل اٹھ بیٹھا اور آس پاس دیکھا۔

پچھلے چند دن سے وہ اس کمرے میں جاگا کرتا تھا۔نیند کی حالت میں اسے شفٹ کیا گیا تھا' کہاں؟ کچھ معلوم نہیں۔رمضان کتنا گزر چکا تھا' سحری کب ہے اور افطار کب' اس کمرے میں کچھ خبر نہ ہو پاتی تھی۔

وہ ایک سادہ بیڈروم تھا۔دیواریں سینڈکلر میں پینٹ شدہ تھیں۔دروازے سفید تھے۔ایک سنگل بیڈ تھا جس پہ وہ لیٹا تھا۔ساتھ ملحقہ باتھ روم۔اور کچھ نہیں، سوائے سائیڈ ٹیبل پہ رکھے اس کے قرآن' اور جائے نماز کے' یا پھر ایک کاؤچ کے جس پہ دن کا اکثر حصہ میری اینجیو آ کر بیٹھ جاتی تھی۔

اس وقت وہ وہاں نہیں تھی' بلکہ دروازہ کھول کر ڈاکٹر مایا اندر آ رہی تھی۔اس کے ساتھ ایک نرس بھی تھا۔سعدی نے نظر اٹھا کر دیکھا، کھلے دروازے کے پار گارڈز کھڑے تھے' آگے شاید ٹی وی لاؤنج تھا۔اتنا ہی نظر آیا اور پھر دروازہ بند ہو گیا۔

مایا بیڈ کے قریب اسٹول پہ بیٹھی۔اس کے لمبے بال کھلے تھے جنہیں وہ کانوں کے پیچھے اڑس رہی تھی۔نیلی جینز پہ لمبا سفید اوور آل پہن رکھا تھا۔کم عمر چہرے پہ معصوم سا تاثر تھا۔وہ خاموشی سے بیٹھا رہا۔مایا نگاہیں سعدی کے زخموں پہ جھکائے' نرس کو پٹی کی ہدایت دیتی رہی۔ اس کے زخم مندمل ہونے کے قریب تھے۔

نرس چلا گیا تو وہ اٹھی' گولیاں اور پانی کا گلاس بھر کر اسے دیا۔نگاہیں اٹھا کر اس کا چہرہ دیکھا۔اس کی شفاف آنکھوں میں اس لڑکے کے لیے اپنائیت بھری ہمدردی تھی۔

''پی لو۔تم روزہ نہیں رکھ سکتے' دوا دینی پڑتی ہے۔یہ مسٹر کاردار کا حکم نہیں ہے' میرا ہے۔''

اس نے گلاس تھاما اور دوا پانی سے نگل لی۔

وہ اسٹول پہ بیٹھ کر یونہی اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔''تمہاری فیملی میں کون کون ہے؟''

سعدی نے چونک کر اسے دیکھا۔وہ اپنی شفاف آنکھوں میں ڈھیروں ترحم لئے' اسے دیکھ رہی تھی۔

''بہن' بھائی' امی' اور بھی کچھ لوگ۔''

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''کیاان کومعلوم ہے کہ تم کس کے پاس ہو؟''

''نہیں۔'' وہ ہلکا سابولا۔سر جھکادیا۔

''میں اپنے باپ کی وجہ سے مجبور ہوں۔وہ مقروض ہیں ہاشم کاردار کے۔اور میں اس نوکری پہ مجبور ہوں، ورنہ...'' اس کی آواز سرگوشی میں بدلی۔تبھی دروازہ ایک دم کھلا۔مایا کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی۔سعدی نے بھی چونک کر دیکھا۔

میری اندر داخل ہو رہی تھی اور...اسے کچھ کھٹکا تھا۔

''تم ابھی تک کیوں بیٹھی ہو؟''

مایا' ذرا گھبرا کر اٹھی۔صاف ظاہر تھا وہ میری کے رعب میں تھی۔

''میں اس سے طبیعت پوچھ رہی تھی۔'' وہ ڈر گئی تھی۔

میری نے گھور کر اسے دیکھا۔''تمہیں اس سے مخاطب ہونے کی اجازت نہیں ہے۔باہر جاؤ۔'' مایا فوراً سے باہر نکل گئی تو میری اس کے قریب آئی۔سلگتی نظروں سے اسے گھورا۔

''وہ کیا پوچھ رہی تھی؟''

''یہی کہ میری فیملی میں کون کون ہے؟''

میری چند لمحے بے بسی بھرے غصے سے اسے دیکھتی رہی' پھر اس نے زوردار تھپڑ سعدی کے منہ پہ مارا۔

اس کا پورا دماغ گھوم گیا، دنیا چکرا گئی۔دوسری طرف کو گرنے لگا اور ابھی سنبھل ہی نہ پایا تھا کہ وہ جھکی' اور اسے گردن سے دبوچ کر سامنے کیا۔

''میں زندگی میں تمہیں پہلی اور آخری نصیحت کر رہی ہوں' سعدی یوسف خان! مایا اچھی ہے' بہت اچھی۔لیکن اگر تم نے اس کو استعمال کرنے کی کوشش کی' تو تمہارا بہت برا حال ہوگا۔ہاشم تمہاری جان لے لے گا۔'' جھٹکے سے اس کی گردن چھوڑی۔سعدی کا پورا سر چکرا کر رہ گیا تھا۔

''میں نے کچھ نہیں کہا اسے۔'' (اگر کسی مرد نے مارا ہوتا تو وہ وضاحت نہ دیتا مگر وہ میری تھی۔) لیکن میری سنے بغیر ہی تیزی سے باہر مایا کے پیچھے لپکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ مجھ کو قتل کر کے کہتے ہیں

مانتا ہی نہ تھا یہ، کیا کہیے؟

انیکسی دھوپ میں جھلس رہی تھی جب وہ کسی کام سے گھر آیا۔اور سیدھا اوپر اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تو دیکھا۔کھڑکیاں کھلی تھیں' روشنی اندر آ رہی تھی۔زمرا سٹڈی ٹیبل پہ بیٹھی' مٹھی گال تلے رکھے کچھ سوچے جا رہی تھی۔سامنے سعدی کا لیپ ٹاپ کھلا پڑا تھا۔

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

وہ رات والے لباس میں تھی، بال بھی گول مول بندھے تھے۔ صبح سے باہر نکلی نہیں تھی۔ پیر کا انگوٹھا اس روز سے آج تک پٹی میں بند تھا۔ وہ اسے نظر انداز کرتے الماری کی طرف بڑھ گیا۔

''کیا تم نے میری پکچرز لی تھیں؟'' اس کے سوال پہ وہ رکا' اور پلٹا تو چہرہ سامنے آیا' اس پہ تعجب تھا۔ زمر پشت کیے بیٹھی رہی۔

''کیا؟''

''جب میں اس ریسٹورانٹ میں زخمی پڑی تھی' اور تمہاری بیوی بھی' تو کیا تم نے اس منظر کی پکچرز لی تھیں؟'' بڑے ٹھنڈے انداز میں پوچھا۔ مڑی بھی نہیں۔ فارس کے ابرو تن گئے' آنکھوں میں سختی در آئی۔

''آپ جواب میں کیا سننا چاہتی ہیں؟ کیا بات آپ کو خوش کرے گی؟ بتائیے' میں کہہ دیتا ہوں۔''

زمر نے جواب نہیں دیا۔ چپ بیٹھی رہی۔ وہ بھی پلٹ گیا۔ الماری سے چند کاغذات نکالے اور پٹ زور سے مار کر بند کیا۔ پھر تیزی سے باہر نکل گیا۔

وہ پھر سے اسکرین پہ وہی تصویریں نکال کر دیکھنے لگی، جو سعدی کے لیپ ٹاپ میں تھیں۔ (یہ وہی تصاویر تھیں جو سعدی نے ہاشم کے لاکر سے نکالی تھیں، اس رات جب شیرو نے اپنے اغوا کا ناٹک رچایا تھا۔) سعدی کے سامان، اس کے ٹیبلیٹ اور اب اس کے لیپ ٹاپ میں سوائے ان تصاویر کے کچھ بھی ایسا نہ ملا تھا جو اس کے کسی دشمن کی خبر کر سکتا۔

بالآخر زمر نے موبائل اٹھایا اور احمر کے نام میسج لکھا۔ ''احمر شفیع' کیا ہم مل سکتے ہیں؟''

جواب چند لمحے بعد آ گیا تھا۔

''پہلے بولیے' پلیز!'' ساتھ ہی زبان نکالتا اسمائیلی!

وہ ہلکا سا مسکرائی۔ ''ایک گھنٹے میں ریسٹورانٹ پہنچ جائیے' اس سے پہلے کہ میں اپنا ارادہ بدل دوں۔'' اور موبائل پرے ڈال دیا۔

آدھے گھنٹے بعد زمر تیار ہو کر' بال آدھے کیچر میں باندھے' پرس کہنی پہ ٹکائے باہر نکلی تو پرسکون لگ رہی تھی۔ کار کی طرف بڑھتے اس نے دیکھا' سامنے سبزہ زار پہ ممسز کاردار کے کمرے کے عقبی برآمدے میں جواہرات اور ندرت بیٹھی تھیں۔ (کافی دن سے جواہرات سے ملاقات نہیں ہوئی' سو اب ادھر جا بیٹھی تھیں۔) جواہرات نے مسکرا کر ہاتھ ہلایا۔ زمر نے مسکرا کر سر کو خم دیا اور کار میں بیٹھی۔ پھر ان کی نظروں کے سامنے کار زن سے آگے گزر گئی تو جواہرات نے ندرت کی طرف چہرہ موڑا۔

''ایسا لگتا ہے زمر' فارس کے ساتھ خوش نہیں ہے۔''

ندرت جو اسی طرف دیکھ رہی تھیں' چونک کر جواہرات کو دیکھا۔

''نہیں' وہ دونوں ٹھیک ہیں۔'' ذرا سنبھل کر بولیں۔

''میں اس لئے کہہ رہی ہوں کیونکہ مجھے ان دونوں کی فکر ہے۔ نئے شادی شدہ جوڑے ایسے ایک دوسرے سے کٹے کٹے نہیں رہتے جیسے یہ

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

دونوں رہتے ہیں۔"

"سعدی کی وجہ سے...ایسا ہے!" وہ بس اتنا کہہ پائیں۔آنکھوں میں ڈھیروں تکان اتری۔

"میرا نہیں خیال کہ صرف سعدی کی وجہ سے ایسا ہے۔اگر سعدی آ گیا تو کیا یہ دونوں ایک دم سے ٹھیک ہو جائیں گے؟ اونہوں۔"

ندرت خاموش رہیں۔

"یقیناً یہ باتیں آپ کے ذہن میں بھی گھوم رہی ہوں گی ندرت' مگر ظاہر ہے آپ یہ فارس سے کہہ نہیں سکتیں کیونکہ آپ اس کے گھر میں رہ رہی ہیں۔" مسکراتے ہوئے نرمی سے وہ کہہ رہی تھی۔"مگر کبھی کبھی انسان کو اپنے چھوٹوں کو ٹوک دینا چاہیے۔اس میں انہی کا فائدہ ہے۔"

ندرت نے ایک گہری سانس اندر اتاری۔"نہیں مسز کاردار' میاں بیوی کے معاملے میں ہمیں نہیں بولنا چاہیے' ایک دوسرے کو الزام دینے سے صرف گھر کا ماحول خراب ہوتا ہے' اور پھر یہ گھر تو میرے ابو اور بھائی کا ہے' میرا اپنا ہی ہوا' اس لئے مجھے سب کا سوچنا چاہیے۔" اپنے ازلی گھریلو اور سادہ انداز میں وہ کہتی گئیں۔جواہرات کو بات پسند نہیں آئی مگر خاموش رہی۔

وہ انھیں تو فیونا آئی۔ایک ننھا سا باکس اور خط کا لفافہ سامنے کیا۔

"کوئی ڈرائیور تھا' آپ کے لئے دے گیا ہے۔کہہ رہا تھا' اوپر نام لکھا ہے۔" کہہ کر وہ پلٹ گئی۔جواہرات نے باکس کھولا۔اندر میرون مخمل پہ ایک ہیروں سے جھلملاتا بریسلیٹ رکھا تھا۔اس نے دو انگلیوں میں بریسلیٹ نکال کر دیکھا۔پھر کارڈ کھولا۔اس پہ فارسی میں لکھا تھا۔

"من خشت بہ ملکہ داد!

چہ خشت را ملکہ مغرور!

ہارون عبید۔"

(میں نے پیش کیا ملکہ کو ایک ہیرا! کیونکہ ہیرے ملکہ کو مزید مغرور بناتے ہیں)

"ہارون عبید اور اس کی ایرانی ماں کا فارسی ٹچ!" وہ اس کارڈ کو دیکھ کر بے نیازی سے مسکرائی۔

"سوا تنے سال بعد ہارون عبید اسی شہر میں واپس آ ہی گئے۔" کوئی عجیب سا احساس تھا جو اس خوبصورت اور سنگدل ملکہ کو اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا' اور یہ احساس یقیناً ناخوشگوار نہیں تھا۔

من خشت بہ ملکہ داد! اس نے مسکراتے ہوئے دہرایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تیرا بھولا ہوا پیمانِ وفا

مر رہیں گے اگر اب یاد آیا

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ریسٹورانٹ پہ افطار بوفے کی تیاریاں زور وشور سے جاری تھیں۔ ملازموں کی بھاگ دوڑ لگی تھی۔ ایسے میں اوپری پورشن لاک کر کے' زمر نیچے آ بیٹھی تھی اور اس وقت اس کے سامنے ہنستا مسکراتا احمر بیٹھا تھا۔

''جی مسز زمر! کیسے یاد کیا آپ نے مجھے؟''

وہ ٹانگ پہ ٹانگ جمائے' گھنگریالی لٹ انگلی پہ لپیٹتے بولی۔ ''مجھے آپ کی سروسز درکار ہیں۔''

''یعنی آپ مجھے ہائر کرنا چاہتی ہیں؟ گڈ۔'' ذرا سا مسکرایا۔

''پہلے مجھے آپ کی ماہرانہ رائے چاہیے' خالص غیر جانبدار رائے۔''

''شیور' ویسے میری کنسلٹنسی فیس پانچ ہزار روپے ہے' مگر چونکہ آپ غازی کی وائف ہیں تو آپ سے میں....'' ذرا سوچنے کی اداکاری کی۔ ''پانچ ہزار ہی لوں گا۔'' شرارت سے مسکرایا۔

زمر نے پرس سے ایک گلابی نوٹ نکال کر سامنے رکھا۔ ''ایک غیر جانبدار' اور سمجھدار انسان کی حیثیت سے آپ...''

''میم' جب آپ اتنی عزت کرتی ہیں تو مجھے لگتا ہے' ابھی بے عزتی ہونے والی ہے۔'' اس نے نوٹ والٹ میں رکھتے ہوئے کہا۔

''احمر شفیع میں سنجیدہ ہوں!'' اور وہ واقعی سنجیدہ تھی۔ صرف ایک لمحہ لگا احمر کو سیدھا ہونے میں۔

''پوچھیئے۔'' اب کے وہ سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔

''آپ ایک sensible اور ذہین انسان ہیں' کرمنل بھی رہ چکے ہیں' اور ایک پیدائشی فراڈ بھی ہیں، مطلب کہ تجربہ کار ہیں' اس لئے اپنی پوری ایمانداری سے بتایئے' آپ کی رائے میں' کیا فارس غازی نے اپنے بھائی اور بیوی کو قتل کیا تھا؟''

''ایمانداری سے بتاؤں؟''

زمر نے اثبات میں گردن ہلائی۔

''جی' میرے خیال میں' اس نے بالکل یہ دونوں قتل کیے تھے۔''

زمر ذرا سا مسکرائی۔ ''واؤ۔ میرا خیال تھا' صاحبی البحن بہترین دوست ہوتے ہیں۔''

''مسز زمر' آپ نے مجھ سے میری دیانتدار رائے مانگی' میں نے دے دی۔ غازی کو خود بھی علم ہے کہ مجھے اس کی بے گناہی کا یقین نہیں۔'' وہ اب مکمل سنجیدہ تھا۔ مکمل پروفیشنل۔

''آپ کو کیوں یقین نہیں؟ آپ تو اس کے دوست ہیں۔''

''دوست ہوں' اندھا نہیں ہوں۔ غازی کے خلاف جتنے ثبوت ہیں' وہ اتنے ٹھوس ہیں' اتنی مضبوط گواہیاں ہیں' کہ ایسا ممکن نہیں کہ کوئی اس حد تک جائے آپ کو پھنسانے کے لئے۔ اگر اس کا کوئی سرِ عام کھلے عام دشمن ہوتا تو میں پھر بھی مان لیتا' مگر فی الحال میرے خیال میں' اس نے یہ قتل کیے تھے۔ ہاں آپ کے برعکس میں اسے مارجن دے سکتا ہوں۔ اس کی بیوی اور بھائی اس کو دھوکہ دے رہے تھے' اس کے پاس

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اور کوئی راستہ نہیں تھا۔"

"میرے خیال میں بھی ایسا ہی ہے۔اس نے واقعی وہ قتل کیے تھے اور مجھ پہ گولی چلائی تھی۔" چند لمحوں کی خاموشی چھائی رہی۔

"مسز زمر' آپ نے یقیناً مجھ سے اب اگلا سوال پوچھنا ہے' کیونکہ صرف ایک سوال کے لئے تو آپ مجھے بلائیں گی نہیں۔سو یاد رکھئے۔اس کے پانچ ہزار الگ سے ہیں۔"

"شیور!" اس نے دوسرا گلابی نوٹ نکالا،اور سامنے رکھا،پھر سعدی کے لیپ ٹاپ کو قریب کیا' چند بٹن دبائے' اور پھر بولی۔"مجھے یہ چند تصاویر ملی ہیں' اور ساتھ میں اس کال کی آڈیو جو فارس نے مجھے کی تھی۔ یہ دونوں ایک ہی وقت میں کاپی کی گئی ہیں' آج سے ڈیڑھ سال پہلے۔یہ تصویریں مجھے اور زرتاشہ کو گولی مار دینے کے بعد کی ہیں۔" زمر نے لیپ ٹاپ کا رخ اس کی طرف موڑا۔احمر سنجیدگی سے اسکرین کی طرف متوجہ ہوا' مگر تصاویر دیکھ کر...اس کے لب کھل گئے' آنکھیں صدمے اور تعجب سے پھیلیں۔

پھر اس نے خود ہی اسکرین فولڈ کر دی۔زمر بظاہر نارمل اور پرسکون' اس کو دیکھ رہی تھی۔

"آئی ایم سو سوری!"

"میں غلط ہو سکتی ہوں اپنی جانبداری کی وجہ سے' مگر آپ بتائیے۔" وہ ٹھہری۔"آپ کے خیال میں،کیا فارس یہ پکچرز لے سکتا ہے؟"

احمر کا سر نفی میں ہلا۔"کبھی نہیں۔"

"کیوں؟"

"وہ murderer ہو سکتا ہے' monster نہیں۔اور یہ تصویریں..." اس نے نفی میں سر ہلایا۔"اونہوں۔دیکھیں' آنر کلنگ ہوتی ہی ان دو لوگوں کو اپنی زندگی سے مٹانے کے لئے ہے' یہ ہاٹ بلڈ ڈمرڈر ہوتا ہے' مگر ایسی تصویریں...یہ تو کولڈ بلڈ ڈمرڈر پہ لی جاتی ہیں جن میں آپ کی اپنے شکار کے ساتھ کوئی جذباتی وابستگی نہیں ہوتی۔نہ محبت' نہ نفرت۔وہ آپ کے لئے صرف آپ کی مہارت کا ثبوت ہوتا ہے۔آپ سمجھ رہی ہیں نا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں؟"

زمر نے اثبات میں سر ہلایا۔"بالکل' کیونکہ میرا بھی یہی خیال ہے۔میں فارس کے بارے میں ہر بات پہ یقین کر سکتی ہوں' مگر...وہ اس حد تک نہیں جا سکتا۔وہ یہ نہیں کر سکتا۔" اس نے پٹی میں بندھے انگوٹھے کو جوتے سے مسلا۔میز کی چمکتی سطح میں اپنا عکس نظر آیا تو وائٹ گولڈ کی نتھ چمکی،مگر اس ننھے "خشت" (ہیرے) والی لونگ جیسی چمک اس میں نہ تھی۔

احمر چند لمحے کے لئے خاموش ہو گیا۔ریسٹورانٹ میں لوگوں کی چہل پہل سے وہ دونوں کٹ چکے تھے۔

"مسز زمر' آپ کو کچھ اور بھی چاہیے شاید مجھ سے؟"

زمر نے ہلکی سی گردن ہلائی۔"مجھے ایک قابلِ اعتماد انویسٹی گیٹر چاہیے اور مجھے پتہ ہے کہ آپ اپنے کام میں مہارت رکھتے ہیں۔میں چاہتی ہوں' آپ مجھے پتہ کر کے دیں کہ یہ تصویریں ہوٹل کے کس کمرے سے لی گئی ہیں' کس نے لیں۔اور سعدی کو یہ کہاں سے ملیں؟ مجھے

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

لگتا ہے وہاں کوئی اور بھی تھا۔ یہ فارس نہیں ہے تو پھر کون ہے؟ ہوسکتا ہے اسی شخص کا سعدی کی گمشدگی میں ہاتھ ہو۔ فارس کے دشمن ہیں اور سعدی کو اسی کے دشمنوں نے غائب کروایا ہے۔''

''شیور۔ میں پتہ لگانے کی کوشش کرتا ہوں اور آپ کو کہنے کی ضرورت نہیں۔ یہ میرے اور آپ کے درمیان رہے گا۔''

''فارس...'' زمر کچھ کہتے کہتے چپ ہوگئی۔ احمر نے غور سے اسے دیکھا۔ ''جی؟''

''آپ کا کبھی کسی غصہ ور آدمی سے واسطہ پڑا ہے احمر؟''

''جی۔ میرے ابو۔ بہت غصہ ور تھے۔ اسی لیے تو میں اتنا سوئیٹ ہوں۔''

''غصہ ور آدمی پتہ ہے کیسا ہوتا ہے؟ اسے جلد غصہ چڑھتا ہے، پھر وہ نہیں دیکھتا کہ آگے کون ہے، بس اسے رگید دیتا ہے، پھر غصہ ٹھنڈا ہوتا ہے تو معافی مانگتا ہے، دوبارہ کبھی غصہ نہ کرنے کا وعدہ کرتا ہے، اور کچھ دن بعد پھر وہی حرکت کرتا ہے۔ مگر فارس... وہ ایک طرف ایک غصیلا انسان مشہور ہے، مگر۔۔ کوئی چیز ایڈاپ نہیں ہوتی اس کے پرسنالٹی اسکیچ میں۔ کچھ غلط ہے۔ وہ جیل میں کیسا تھا؟''

''وہ اپنا سارا وقت... مطلب زیادہ وقت... لڑائی جھگڑوں میں گزارتا تھا' یونو... پھڈے' گروہ بندیاں' اور وہ دوسروں کے لئے ہی لڑتا تھا۔ اگر اتنا وقت وہ اپنے پرزن رائٹس حاصل کرنے کے لئے لگاتا تو آج جیل جنت بن چکی ہوتی۔ ویسے میں ایک تحریک شروع کرنا چاہتا ہوں، قیدیوں کے پرزن رائٹس کے حوالے سے، اور....''

''تھینک یو احمر!'' وہ ذرا تکان سے مسکرائی۔ ''تو آپ میرے لئے کام کریں گے؟''

''بالکل' مگر کچھ وقت لگے گا۔ اور... میم۔ میں پندرہ ہزار فی گھنٹہ لوں گا۔ میرے علاوہ آپ کسی سے یہ کام کروا بھی نہیں سکتیں!''

''اس کو دوسرے لفظوں میں بلیک میلنگ کہتے ہیں۔''

''نہیں' اس کو ایک ایکسپرٹ ہائر کرنے کی فیس کہتے ہیں۔ آپ کو اندازہ ہے کہ ہارون عبید مجھے کتنا پے کر رہے ہیں؟''

''کون ہارون عبید؟''

احمر کا منہ بنا۔ ''آپ اتنے مشہور سیاستدان کو نہیں جانتیں' میں نہیں مان سکتا۔''

''اچھا وہ ہارون عبید۔ انہوں نے تو ایک اسکینڈل کے بعد فارن منسٹری سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ اب کہاں سے آگئے؟''

''آہ' ہمارے سیاستدان! یہ کچھ عرصہ Hibernite کرتے ہیں' پھر دوبارہ میدان میں آجاتے ہیں' اور اپنا امیج درست کرنے کے لئے ان کو ہمارے جیسے کنسلٹس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب دیکھئے گا' تین ماہ کی میڈیا کیمپین کے بعد میں ان کو کیسے مشہور کرتا ہوں۔'' زمر نے ہاتھ اٹھا کر اس کی چلتی زبان کو روکا۔

''میں قائل ہوگئی آپ کی فیس کے لئے۔ مگر میرا کام ہونا چاہیے۔''

''شیور!'' وہ مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ بالآخر زمر یوسف کو کچھ سکون ملا تھا۔

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بجھ گئی شمعِ حرم، بابِ کلیسا نہ کھلا

کھل گئے زخم کے لب، تیرا در یچہ نہ کھلا

جب زمر گھر آئی تو کمرے میں وہ صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھا، گھٹنے پہ رکھے لیپ ٹاپ پہ کام کر رہا تھا۔ آہٹ پہ بھی نظر انداز کرتا کام کرتا رہا۔

''کل میں جاؤں گی ڈاکٹر توقیر سے ملنے۔ جیسا کہ ہم نے ڈیسائڈ کیا تھا۔'' وہ پرس اور فائلز سائیڈ ٹیبل پہ رکھ رہی تھی۔

''اونہوں۔ ابھی کچھ دن ٹھہر جائیں۔'' زمر نے تعجب سے اسے دیکھا۔

''فارس، نیاز بیگ والے واقعے کو آٹھ دن گزر چکے ہیں، اب مزید کتنا انتظار کریں گے؟ اگر تب تک سعدی نہ رہا تو؟''

''وہ لوگ اسے نہیں ماریں گے' اگر مارنا ہوتا تو اوٹی میں مار دیتے۔ یہ آپ نے ہی کہا تھا۔'' وہ ٹائپ کر رہا تھا۔

''مگر جو مقصد انہیں اس سے چاہیے وہ پورا ہو گیا تو وہ اسے زندہ کیوں رکھیں گے؟''

''وہ ایک سائنسدان ہے' ایک حساس ادارے کا سائنسدان۔ وہ اس سے ہر ممکن کام لیں گے۔ اور چند دن کی ہی تو بات کر رہا ہوں میں۔ آگے آپ کا ہی فیصلہ ہوگا۔''

وہ تیکھی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔ ''میرا نہیں خیال کہ اب فیصلے میں کر رہی ہوں۔ فی الحال تو تم ڈیسائڈ کر رہے ہو کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں؟'' فارس نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

''پتہ نہیں آپ کیا بولے جا رہی ہیں۔ میں اس لئے کہہ رہا تھا کہ ڈاکٹر توقیر دبئی میں ہے۔ ذرا دونوں میاں بیوی آ جائیں' پھر ہم ان کو دیکھ لیں گے۔''

''دونوں میاں بیوی؟ اس کی بیوی کا کیا ذکر؟''

اور فارس غازی کی ٹائپ کرتی انگلیاں تھمیں' ایک دم رک کر اس نے زمر کو دیکھا۔

''میرا مطلب تھا' ہم دونوں۔''

''نہیں' تمہارا یہ مطلب نہیں تھا۔'' وہ سامنے کھڑی' چبھتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ ''تم نے اس کی بیوی کا ذکر کیوں کیا؟''

''زمر میں سارے دن کا تھکا ہوا آیا ہوں' کیا اس وقت میرا دماغ خراب کرنا ضروری ہے؟'' ایک دم غصے سے اکتا کر اٹھا اور لیپ ٹاپ اٹھائے باہر نکل گیا۔ وہ آنکھیں سکیڑ کر اسے جاتے دیکھتی رہی۔ پھر مڑی تو دیکھا' صوفے پہ اس کا والٹ پڑا تھا۔

زمر نے چند لمحے کے لئے سوچا' پھر والٹ اٹھایا۔ اندر جھانکا' اس میں پیسے تھے۔ چند ایک وزٹنگ کارڈز اور اے ٹی ایم کارڈ۔ اس نے وہی نکالا۔ اوپر جلی حروف میں لکھا تھا۔

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''فارس طہیر غازی؟'' وہ بڑبڑائی۔ ''مجھے تو اس کا پورا نام بھی نہیں معلوم۔'' کارڈ واپس رکھ کر اس نے والٹ وہیں ڈال دیا۔ پھر وہ بیڈ پہ بیٹھی اور سینڈل اتارتے ہوئے سوچنے لگی۔

(مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ایک قاتل ہے' اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ وہ سعدی کے ساتھ مخلص ہے۔ مگر اس کے علاوہ میں کیا جانتی ہوں فارس کے بارے میں؟ ایک کم گو' غصہ ور اور پراسرار شخص۔ مگر اس سے ہٹ کر... فارس غازی کون ہے؟) وہ سوچ میں گم بیٹھی رہی۔

پھر ایک دم وہ اٹھی۔ نیچے آئی تو فارس نہیں تھا۔ بیرونی برآمدے سے آوازیں آرہی تھیں، وہ ندرت کے ساتھ باہر بیٹھا تھا۔ زمرد بے قدموں سے چلتی بیسمنٹ کی سیڑھیاں اترنے لگی۔ نیچے تہہ خانہ اندھیر پڑا تھا۔ اس نے ایک ہی بتی جلائی، تو وہ وسیع کمرہ نیم اندھیر ہو گیا۔

وہاں کونے میں ایک چھوٹے سے کمرے کا دروازہ تھا، جیسے کوئی اسٹور وغیرہ ہو۔ فارس نے اس کو شادی کی پہلی رات بتا دیا تھا کہ بیسمنٹ کی چابی وہ اس کو نہیں دے رہا، ادھر زرتاشہ کی چیزیں پڑی ہیں۔ پھر جب حنہ لوگ ادھر آکر رہنے لگے تو سامان رکھنے کے لیے اس نے بیسمنٹ کھول دی، مگر یہ کمرہ..... زمر اس کے بند دروازے کے سامنے آکر ٹھہری... اس کی چابی اب بھی اس نے کسی کو نہیں دی تھی۔ کیا رکھتا تھا وہ اس میں؟ اکثر وہ اسے بیسمنٹ سے اوپر آتے دیکھتی تھی۔ بار بار اسے اس کمرے میں جانے کی کیا ضرورت پڑتی تھی؟

زمر نے اس کمرے کا لاک گھمایا، وہ مقفل تھا۔ ذرا دھکا دیا۔ بے سود۔

''آپ ادھر کیا کر رہی ہیں؟''

آواز تھی کہ صور، وہ کرنٹ کھا کر پلٹی۔

نیم اندھیرے میں وہ سیڑھیاں اترتا دکھائی دے رہا تھا۔ چہرے پہ سختی تھی اور آنکھوں میں برہمی۔ تہہ خانے میں اس رات عجیب سی پرسراریت بکھری تھی۔ زمرد دو قدم پیچھے ہٹی۔ کمر دیوار سے جا لگی۔ وہ قدم قدم چلتا اس طرف آرہا تھا۔

''میں...'' زمر نے تھوک نگلا۔ سابق ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر کے سارے الفاظ اس اندھیر کمرے میں کھو گئے تھے۔ ''میں... سعدی کی چیزیں دیکھنے آئی تھی۔''

وہ اس کے عین سامنے آرکا، چبھتی نظریں اس کی آنکھوں پہ گاڑھیں۔

''سعدی کی چیزیں یا میری؟'' ایک قدم مزید قریب آیا۔

اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا، مگر بظاہر گردن کڑا کر بولی۔ ''میں جو بھی کروں، تم سے مطلب؟'' اور سر جھٹک کر ساتھ سے گزرنے لگی، کہ فارس نے اسے دونوں کہنیوں سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے واپس دیوار سے لگایا۔

''میں نے آپ کو..... منع کیا تھا..... ادھر آنے سے...'' چبا چبا کر، اس کو گھورتے وہ بولا تو زمر کی رنگت زرد پڑنے لگی۔ ''منع کیا تھا یا نہیں؟''

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''کیا...تھا۔''اس کے الفاظ اٹکے۔جنگل کی وہ رات اور اس کا سحر غائب ہو گیا،وہ پھر سے اس ریسٹورانٹ میں تھی اور وہ اسے کال پہ کہہ رہا تھا،وہ بدصورت اور خوفناک باتیں جو اسے کبھی نہیں بھولتی تھیں۔ایک اس دن اسے فارس سے ڈر لگا تھا،اور ایک آج رات اسے ڈر لگ رہا تھا۔

''تو پھر شرافت کی زبان آپ کے اس الٹے دماغ کو کیوں سمجھ نہیں آتی،ہاں؟''غصے سے بولا تو زمر کی اس پہ جمی آنکھوں میں گویا سانس رکنے کی کیفیت سمونے لگی۔مگر وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔

''ہاں ٹھیک ہے،میں دیکھنے آئی تھی تمہاری چیزیں۔پھر کیا کر لو گے تم؟میں...تم سے نہیں ڈرتی!''

''اچھا؟بند کر کے چلا جاؤں آپ کو اسی کمرے میں دو چار دن کے لیے؟ڈرتی تو نہیں ہیں نا آپ!''اسے کہنیوں سے پکڑے جھٹکا سا دیا۔

''مجھے مین ہینڈل مت کرو۔''بدقت اس نے اپنے بازو چھڑانے چاہے مگر بے سود۔

''میری بات کان کھول کر سنیں زمر بی بی!''پرتپش نظروں سے اسے دیکھتے،وہ چبا چبا کر بولا۔''میں جتنا آپ کا لحاظ کرتا ہوں،اتنی آپ بڑھتی جاتی ہیں۔کسی دن مجھ سے واقعی اپنا قتل کروا کر رہیں گی،اس لیے آئندہ...آئندہ اگر میں نے کبھی آپ کو اپنی چیزوں کے قریب بھی پھٹکتے دیکھ لیا نا،تو دیکھیے گا،کہ کیا حال کرتا ہوں آپ کا۔ابھی جانتی نہیں ہیں آپ مجھے۔''جھٹکے سے اسے چھوڑا،اور وہ ایک لمحے کے لیے بھی نہ رکی،تیزی سے بھاگتی ہوئی سیڑھیاں چڑھتی گئی۔ابا اور سیم کے کمرے سے ملحقہ اسٹڈی روم میں آ کر اس نے دروازہ لاک کر لیا۔پھر گہرے گہرے سانس لیتی دروازے سے پشت ٹکائے آنکھیں بند کیے کتنی ہی دیر کھڑی رہی۔

''تمہیں اس سے شادی ہی نہیں کرنی چاہیے تھی زمر،اب بھگتو!''عادت کے برخلاف اس نے خود کو ملامت کیا۔کتنی ہی دیر پھر وہ ادھر ہی کھڑی رہی۔یہ تو طے تھا کل صبح تک وہ واپس کمرے میں نہیں جائے گی۔

آج دوسری دفعہ اسے فارس سے ڈر لگا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زبان پہ مہر لگی ہے تو کیا،کہ رکھ دی ہے

ہر ایک حلقۂ زنجیر میں زباں میں نے!

سعدی یوسف کا وہ کمرہ بجن خاموش پڑا تھا۔دفعتاً باتھ روم کا دروازہ کھلا اور وہ باہر آتا دکھائی دیا۔وہ قدرے لڑکھڑا کر چل رہا تھا۔بیڈ کا سہارا لیا،اور بیٹھا۔پھر بند دروازے کو دیکھا۔چند لمحے سوچا۔اور جھک کر سائیڈ ٹیبل کا دراز کھولا۔اندر ایک پیچ رکھا تھا جو اس نے سنک کے نیچے سے اتارا تھا۔اس نے یہ پیچ بالکل خشک کر کے ادھر رکھا تھا۔اب چند دن بعد وہ اسے نکال کر دیکھ رہا تھا۔

پیچ پہ زنگ لگ چکا تھا۔سعدی مسکرایا۔اس نے اپنی گردن کو چھوا جہاں ہلکا ہلکا سا پسینہ مسلسل آیا رہتا تھا۔اس کا شک ٹھیک تھا۔ہوا نم تھی۔کچھ زیادہ ہی نم۔وہ یقیناً کسی ایسے شہر میں تھا جو سمندر سے قریب تھا۔

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

(اور ہاشم کو لگتا ہے کہ میں بھاگنے کی کوشش نہیں کروں گا تو یہ اس کی بھول ہے۔)

بیچ رکھ کر اس نے ٹیک لگائی اور سائیڈ ٹیبل سے قرآن اٹھالیا۔ چہرے کے زخم اب تقریباً مندمل ہو چکے تھے۔ البتہ وہ پہلے سے کمزور لگتا تھا۔

آج کتنا واں روزہ ہے' کچھ نہیں معلوم۔ وہ کتنے سپارے پڑھے گا' کوئی حساب نہیں' کبھی دل چاہتا تو پڑھتا جاتا' کبھی اتنا بے زار اور اداس ہوتا کہ دو دو دن قرآن نہ کھولتا۔

(سب اس وقت کیا کر رہے ہوں گے؟ امی چھوٹے با غیچے والے گھر میں افطاری بنا رہی ہوں گی' کبھی ماموں اور پھپھو بھی آجایا کرتے ہوں گے' اور ابا تو اب امی اور حنہ کے ساتھ رہتے ہوں گے....) اس نے بھٹکتے ذہن کو قرآن کے صفحات پہ مرکوز کرنا چاہا۔

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی' دھتکارے ہوئے شیطان سے۔'' تعوذ پڑھ کر اس نے النمل وہیں سے کھولی جہاں سے اس روز چھوڑی تھی۔

''اور بے شک ہم نے دیا داؤد اور سلیمان کو علم....!)

سعدی کے ابرو ستائشی انداز میں اٹھے۔ (گھر والوں کی یاد محو ہونے لگی۔) ''واہ... اللہ تعالیٰ... اس طرح کی آیات اور... یہ شاہانہ انداز... وی کنگ آف آل کنگز... جب آپ فرماتے ہیں' ہم نے یہ کیا' تو مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔ بہت فخر محسوس ہوتا ہے۔ میں بتوں کو پوجنے والوں' انسانوں کو خدا کا بیٹا ماننے والوں اور قبروں کو سجدہ کرنے والوں کے سامنے گردن اٹھا کر فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ دیکھو' میرا رب تو یہ ہے! بادشاہوں کا بادشاہ! میرے اور اس کے درمیان کوئی تیسرا نہیں ہے!'' نرمی سے مسکراتے' سر جھکائے وہ کہہ رہا تھا۔ (اور اللہ کی باتیں تو ختم نہیں ہوتیں' سو سعدی نے آیات کے الفاظ پہ توجہ دی۔)

''ہم نے دیا داؤد اور سلیمان کو علم! اور ان دونوں نے کہا' سب تعریف اللہ کے لئے ہے' جس نے فضیلت دی ہم کو' بہت سے مومن بندوں کے اوپر۔'' اس نے رک کر ذرا سوچا۔ ''کتنی امیزنگ بات ہے اللہ تعالیٰ۔ اکثر ہماری فیملیز میں کئی بچوں میں سے ایک یا دو بہت لائق نکلتے ہیں' ماں باپ اپنی تربیت پہ اتراتے ہیں اور وہ بچے اپنی ذہانت پہ' مگر آپ کہتے ہیں کہ جیسے داؤد علیہ السلام کے ۱۹ (انیس) بیٹوں میں سے صرف ایک سلیمان علیہ السلام کو آپ نے خاص علم عطا کیا تھا' ویسے ہی ہر ایک کو' مجھے بھی' علم آپ نے ہی دیا۔ عمل بھی آپ دیتے ہیں' اگر ماں باپ دیتے تو ساری اولاد کو دے دیتے' مگر باقی اولاد کو بھی آپ نے ضرور کچھ اور عطا کیا ہوتا ہے۔ پتہ ہے اللہ تعالیٰ' لوگ مجھ سے اکثر پوچھتے ہیں' سعدی تمہیں اتنا اچھا قرآن کس نے سکھایا؟ میں کہتا ہوں' مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔ آپ اسی سے علم کے لیے دعا کریں' وہ آپ کو مجھ سے بھی اچھا قرآن سکھائے گا۔''

قید خانے کا وہ کمرہ اس تپتی دوپہر میں بھی کھلے پہاڑی مقام کی طرح ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ سعدی ارد گرد سب کچھ بھلائے' بس ان الفاظ کو پڑھ رہا تھا۔

''اور وارث ہوئے سلیمان' داؤد کے۔ اور کہا (سلیمان نے) کہ اے لوگو' ہم سکھائے گئے ہیں' پرندوں کی بولیاں' اور ہمیں عطا کی گئی ہے ہر

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

چیز! بے شک یہ وہ فضل ہے جو روشن (نمایاں) ہے۔'' گھنگریالے بالوں والے لڑکے کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

''اور فلمی اداکاروں' سیاسی لیڈرز اور ایسے تمام لوگ جن کی وجہ شہرت وہ کام ہیں جو اللہ کو نہیں پسند' ان سب کی پرستش کرنے والے پرستاروں کے سامنے میں گردن اٹھا کر کہہ سکتا ہوں' کہ دیکھو میرے آباء تو یہ لوگ ہیں۔ جو انبیاء ہیں۔ جو اتنی شان سے بات کرتے ہیں۔ انہیں اللہ نے کیا کیا نہیں عطا کیا' اور انہوں نے اپنا علم روک کر نہیں رکھا' بخل نہیں کیا۔ نعمتوں کا اعتراف کیا اور یہی شکر ہوتا ہے۔ اور ہم لوگ۔'' اس کی مسکراہٹ اداسی میں بدل لی۔ ''ہمیں تو ذرا سا ہنر آ جائے' ہم کسی کو بتاتے نہیں کہ کہیں وہ ہم سے اچھا نہ کر لے۔ ہم اتنے تنگ دل کیوں ہیں' اللہ تعالیٰ؟''

کمرے میں اس وقت سکینت ہی سکینت اتری تھی۔ ٹھنڈی میٹھی سی چھایا۔ وہ سر جھکائے' آگے پڑھنے لگا۔

''اور اکٹھے کیے گئے سلیمان کے لئے ان کے لشکر' جنوں میں سے' اور انسانوں میں سے' اور پرندوں میں سے' تو وہ پورے ضبط میں رکھے گئے تھے۔''

سعدی نے آنکھیں بند کر کے یاد کرنا چاہا۔

''اللہ تعالیٰ! ضبط کے لئے جو لفظ آپ نے استعمال کیا ''وزع'' اس کا اصل لغوی مطلب کیا تھا بھلا؟'' کچھ دماغ آج کل سست رہتا تھا' سو ذرا دیر سے یاد آیا۔ ''ہاں! فوج کو ترتیب وار حصوں میں رکھنا۔ ایک دوسرا مطلب بھی تھا۔'' ذرا ذہن پہ زور دیا۔ ''شاید... روکنا اور منع کرنا۔ سو بات یہ ہے اللہ تعالیٰ۔'' آنکھیں کھول کر وہ ذرا سکون سے اپنی بات سمجھانے لگا۔ ''کہ جنوں اور پرندوں کو تو رہنے دیں' صرف انسانوں پہ حکمرانی کرنے کے لئے' اپنا راج قائم رکھنے کے لئے' بھلے وہ گھر کا ہو یا کسی ادارے کا' یا پورے ملک کا' ڈسپلن سب سے زیادہ ضروری ہے۔ اور جب اس ڈسپلن کو بھی ڈسپلن کرنا چاہیئے۔ نہ زیادہ روک ٹوک ہو' نہ کم... خیر... پھر کیا ہوا؟'' بہتیرے بار پڑھی سورۃ ہر دفعہ نئی لگتی' سو دلچسپی سے اگلی آیت کی طرف آیا۔

''یہاں تک کہ وہ (سلیمان علیہ السلام) جب آئے چیونٹیوں کی ایک وادی تک...'' (وہ ہلکا سا مسکرایا۔ یہ چیونٹیاں اسے کتنی پسند تھیں۔)

''تو کہنے لگی، ایک (ملکہ) چیونٹی' یا ایھا النمل (اے چیونٹیو) اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ' یہ نہ ہو کہ بے خبری میں سلیمان اور اس کے لشکری تمہیں روند ڈالیں!''

''ارے واہ... آج کی آیات اتنی regal آ رہی ہیں اللہ تعالیٰ' میں تو خود کو ایک قیدی محسوس ہی نہیں کر رہا۔ پہلے آپ' پھر سلیمان علیہ السلام' پھر چیونٹی! ہر کسی کی اپنی شان ہے۔'' اس نے کھلے دل سے سراہا۔ ''اب یہ چیونٹی... نہ ڈری' نہ گھبرائی' نہ بھاگی' اس نے پہلے باقی سب کا سوچا' وہ ملکہ تھی' اس نے اپنی جماعت کی خیر خواہی چاہی' مگر وہ ذہین بھی تھی' اس کو معاملہ ڈیل کرنا آتا تھا۔ شور نہیں مچایا' پورے وقار اور بردباری اور تحمل سے چیونٹیوں کو مخاطب کر کے اندر جانے کا کہا' اور پھر بڑے لوگوں کی بڑی باتیں ہوتی ہیں' اس نے بھی چھوٹی حرکت نہیں کی' بڑا دل رکھا' اچھا گمان کیا کہ اگر بالفرض سلیمان کا لشکر تمہیں روند بھی دیں تو بے خبری میں ایسا ہو گا۔ آپ سے اونچے اور بڑے لوگ عادتاً آپ کو

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

روند کر نکل جاتے ہیں' اپنی حفاظت آپ کو خود کرنی ہوتی ہے۔ اللہ پتہ ہے کیا' میری ٹیچر کہتی تھیں' نمل ذہین females کی سورۃ ہے۔ اس میں ایک چیونٹی ہے' جو چیونٹی ہو کر بھی ملکہ ہے' اور اس میں ایک ملکہ ہے' ملکہ بلقیس (ملکہ سبا)...وہ ملکہ ہو کر بھی ایک چیونٹی ہی ہے۔ دیکھا جائے تو ساری عورتیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ وہ کسی کے لئے ملکہ اور کسی کے لئے چیونٹی ہوتی ہیں۔''

اس ٹھنڈی چھایا والے کمرے میں بیٹھا وہ لڑکا' اداسی سے مسکراتے ہوئے بولے جا رہا تھا جب دروازہ کھلا۔ سعدی نے چونک کر سر اٹھایا۔ مایا اندر داخل ہوئی تو اس کی آنکھوں میں بے پناہ حزن تھا۔ وہ اس کے کندھے کے قریب آ کھڑی ہوئی۔ قرآن اس کے ہاتھ سے لے کر سائیڈ ٹیبل پہ دھرا۔ آنکھیں بند کیں' اپنے جسم پہ صلیب کا نشان بنایا۔ ''خداوند یسوع مسیح' مجھے معاف کرنا۔'' پھر آنکھیں کھولیں' اور اس کی متعجب نظروں سے نگاہیں ملائے بغیر ایک انجیکشن اس کے بازو میں پیوست کیا۔ وہ ابھی سوال بھی نہیں کر سکا تھا کہ سوئی چبھی' اور پھر ...ایک دم ساری دنیا ساکن ہوتی گئی۔ منظر دھندلاتا' پھر واضح ہوتا' پھر دھندلاتا' وہ ہل بھی نہ سکا' اس کا جسم سن ہو چکا تھا۔ مایا نے اسے لٹایا' کروٹ کے بل' یوں کہ اس کا چہرہ دروازے کی طرف تھا' اور دونوں بازو اسی سمت گرے ہوئے تھے۔ چہرہ شاکڈ اور ساکن تھا' جیسے وہ بت بن گیا ہو' مگر آنکھیں سب دیکھ رہی تھیں۔

مایا سر جھکائے باہر نکلی اور کھلے دروازے سے...سعدی کی بے جان آنکھوں نے دیکھا کہ ایک تھری پیس نفیس سوٹ میں ملبوس' وجیہہ اور اسمارٹ سا آدمی اندر داخل ہوا ہے۔ اس کے بال جیل لگا کر پیچھے سیٹ تھے' کلائی کی گھڑی' چمکتے بوٹ۔ وہ سب دیکھ سکتا تھا۔

کسی نے کرسی لا کر رکھی اور وہ سعدی کے قریب بیٹھا' ٹانگ پہ ٹانگ جمائی۔ شاہانہ انداز میں کرسی کی پشت پہ بازو پھیلایا۔

''ہیلو اگین...سعدی!'' ہاشم کی آواز بھاری ہو کر اس کی سماعتوں سے ٹکرا رہی تھی۔ وہ بنا پلک جھپکے نیم مردہ سا پڑا اسے دیکھے گیا۔

''کیسے ہو تم؟ اوہ آئی ایم سوری۔ اس انجیکشن کے لئے ، چند گھنٹوں میں تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔ میں تم سے ڈرتا نہیں ہوں' بس یہ نہیں چاہتا تھا کہ تم مجھ پہ حملہ کرو اور تمہارے زخم ادھڑیں۔ مجھے تمہاری فکر ہے بچے۔ اور میرا خیال ہے کہ تمہاری فکر صرف مجھے ہی ہے۔ تبھی تو عید سے کچھ دن پہلے میں اسپیشل تمہارے پاس آیا ہوں' تمہارا عید کا تحفہ لے کر۔''

آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔ وہ ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھا' انگلی سے تھوڑی مسلتے کہہ رہا تھا۔

''کیا تم میرا شکریہ ادا نہیں کرنا چاہو گے؟ میں نے تمہاری جان بچائی' کیونکہ میں سعدی...میں تمہیں بہت پسند کرتا ہوں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ایک اتنے ذہین اور قابل سائنسدان کو ضائع کیوں ہونے دوں؟ دیکھو میں نے تمہیں ایک اچھی آفر دی تھی' کہ میرے لئے کام کرو' مگر تم نے جواب میں کیا کیا؟ تم نے میرے بھائی کو گالی دی۔ مگر میں تمہارا ہر قصور معاف کر رہا ہوں۔ آج سے ہم نئی شروعات کریں گے۔''

سعدی اسی طرح' بے جان' مردہ سا' خالی آنکھوں اور مفلوج بدن کے ساتھ اسے دیکھے گیا۔ وہ اب جیب سے ایک بڑا پیکٹ نکال رہا تھا۔

''مگر اس سے پہلے...تمہارا عید کا تحفہ۔'' پیکٹ سے اس نے ایک لارج فوٹو گراف نکالا۔ ''تمہیں معلوم ہے' تمہاری فیملی شفٹ ہو گئی ہے

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

'گیس کرو کدھر؟ میرے گھر کی انیکسی میں۔ تم نے کہا تھا کہ میں ان سے دور رہوں' مگر وہ خود قریب آ گئے ہیں۔''

سعدی کی مفلوج آنکھوں میں سرخی سی ابھرنے لگی۔ مگر وہ ہل نہیں سکتا تھا۔ ہاشم نے تصویر اس کے سامنے کی۔ (لان کا منظر' سارہ اور ذکیہ خالہ کے ساتھ افطار کی میز پہ ہاشم' امل اور نور کو پیار کر رہا تھا۔ یہ تصویریں اس دن اس کے حکم پہ فیونا نے لی تھی۔)

''دیکھو تمہاری باس بھی عرصے بعد تمہارے گھر آ گئی' میں بھی کچھ دیر بیٹھا ان کے ساتھ' وہ سب یوں بات کر رہے تھے جیسے تم مر چکے ہو۔''

مفلوج پڑے سعدی کا دل مفلوج نہیں تھا اور وہ بری طرح ڈوبا تھا۔ (سارہ خالہ نے کسی کو نہیں بتایا؟)

ہاشم نے تصویر اچھال دی۔ وہ سعدی سے ٹکرا کر فرش پہ گری۔ اس نے دوسری تصویر سامنے کی۔ (رات کا منظر.... انیکسی کے سامنے کھڑے بات کرتے شیرو اور زمر۔)

''معاف کرنا' مگر کہیں یہ تمہاری ڈیئر زمر تو نہیں ہے جو اس وقت شیرو سے اتنے دوستانہ انداز میں بات کر رہی ہے؟ شیرو وہی ہے نا جس نے تم پہ گولی چلائی تھی؟ مگر... زمر اور فارس کو فکر نہیں ہے اس بات کی۔ ویسے بھی نیاز بیگ نامی کرایے کا غنڈا پکڑا جا چکا ہے' اور اس نے تمہارے قتل کا اعتراف بھی کر لیا ہے۔ اب سب تمہیں رو کر چپ بھی ہو گئے ہیں۔ اوہ ہاں' زمر کی جاب چلی گئی' اور آج کل وہ بھی اپنی جاب کے لئے فارس کی طرح مصروف ہے۔''

وہ تصویر بھی بھیک کی طرح سامنے پھینکی۔ اور ایک اور تصویر نکالی۔ (انیکسی کے بیرونی زینے پہ خاموش اور اداس بیٹھی حنین۔)

''تمہاری بہن... بس وہی اکیلی رہ گئی' مگر فکر مت کرو' مجھے اندازہ ہے کہ تمہاری بہن کو مجھ پہ سیکرٹ قسم کا crush ہے' سو.... ہم اچھے دوست بن گئے...'' وہ کہہ رہا تھا' اور سعدی کی آنکھوں میں سرخ خراشیں ابھر رہی تھیں' اس نے پورا زور لگا کر اٹھنے کی کوشش کی' مگر... جسم ہلنے سے قاصر تھا۔ کیا مرنا ایسا ہوتا ہے؟

''اب وہ بے چاری بچی مجھے دن رات میسج کرتی ہے' اور تمہیں پتہ ہے' میں اب کیا کروں گا؟ کسی رات جب فارس گھر نہیں ہو گا' تو میں اسے اپنے پاس بلاؤں گا۔ جو بھی بہانہ کروں گا' وہ معصوم بچی مان لے گی' تمہیں پتہ ہے نا' میرا کمرہ اس کے کتنے قریب ہے' سو میں کوشش کروں گا کہ اس event کی بھی تصویریں لوں' مگر.... تمہیں برا لگے گا' اس لئے' اگر تم چاہتے ہو کہ میں ایسا نہ کروں' تو آج سے ہم نئی شروعات کریں گے۔ تمہارے گھر والے تمہیں بھول چکے ہیں۔ کوئی ثبوت میں نے نہیں چھوڑا اپنے خلاف۔ اور ہاں' تمہاری بہن نے تو وہ فلیش بھی میرے حوالے کر دی جس میں میری فائلز تھیں۔ سو تم ان لوگوں کو بھول جاؤ' سعدی۔ تمہاری فیملی اب میں ہوں' اور میرا کاروبار اب تم بنو گے۔''

وہ اٹھا اور قدم قدم چلتا اس کے قریب آ کھڑا ہوا۔ ''میں نے تمہیں اس لیے بچایا کیونکہ مجھے تم اچھے لگتے ہو' لیکن تم پہ اتنی انویسٹمنٹ میں مفت میں نہیں کر رہا۔ اس لیے آج سے تم میرے لئے کام کرو گے' اور اگر تم نے ایسا نہ کیا' تو تمہاری بہن کے ساتھ کیا کر سکتا ہوں' ایکچولی مجھے واضح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔'' کہیں کوئی بزر سی بجی تھی۔ سعدی کی مفلوج آنکھوں نے دیکھا' وہ جیب سے سیل فون نکال رہا تھا۔

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

پھر مسکرایا۔

''نائس ٹائمنگ! پاکستان سے ہے اور وہ بھی تمہاری بہن کا۔میں اس سے بات کرتا ہوں تب تک تم میری بات پہ غور کرو!'' پھر فون کان سے لگایا اور خوشگوار سے انداز میں بولا۔''ہیلو حنین۔کیسی ہو؟'' اسپیکر آن کر دیا تھا۔کمرے میں حنین کی آواز گونجی۔

''میں ٹھیک۔آپ باہر گئے ہوئے ہیں؟''

''ہوں۔میں انڈیا ہوں ایک پرانے دوست سے ملنے۔''

مفلوج لیٹے سعدی کا تنفس تیز ہونے لگا۔اس کی آنکھیں پانی سے بھرنے لگیں۔

''اچھا وہ...مجھے پوچھنا تھا...'' وہ عجلت میں لگ رہی تھی۔''آپ نے وہ فلیش کھول لی؟''

''ارے ہاں وہ خاور نے کھول ہی لی۔شکریہ تمہاری وجہ سے میرے اتنے قیمتی ڈاکومنٹس محفوظ رہے۔''

دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔''کون سے ڈاکومنٹس تھے اندر؟''

''میرے آفس کی فائلز تھیں۔''

وہ پھر چپ ہوئی۔''آپ مجھے وہ فلیش واپس کر سکتے ہیں؟ وہ بھائی کی چیز تھی میں اسے بھائی کی یاد کے طور پہ رکھنا چاہتی ہوں۔''

''آہ....'' وہ رکا۔''اچھا میں تمہیں پرنٹ شدہ ڈاکومنٹس بھیج دوں گا واپس آ کر۔یا پھر...'' ذرا رکا۔''تم کسی دن آ کر میرے کمرے سے لے جانا۔'' اور کہتے ہوئے اس نے کروٹ لئے لڑکے کا چہرہ دیکھا۔ایک آنسو اس کی ساکت آنکھ سے ٹپک کر تکیے میں جا گرا تھا۔

ہاشم باہر نکل گیا اور پیچھے کمرے میں قبری خاموشی چھا گئی۔

کیا مرنا ایسا ہوتا ہے؟

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ یہیں سے لوٹ جائیں جنہیں سر عزیز ہیں

ہم سر پھروں کے ساتھ کوئی سر پھرا چلے

اور ہزاروں میل دور اسلام آباد کے اس مضافاتی علاقے میں ..قصر کی انیکسی کے بیسمنٹ میں کھڑی حنین نے ہاشم کی کال کاٹی تو اس کے چہرے پہ شدید ملال چھایا تھا۔

''تو اب آپ مجھ سے بھی جھوٹ بولنے لگ گئے ہیں ہاشم؟'' وہ بڑبڑائی۔''آپ نے وہ فلیش کھولی ہی نہیں، یا پھینک دی یا کسی کو دے دی، اگر کھولتے تو دیکھ لیتے کہ اس میں میرے دو کورین ڈرامے تھے جو میں نے اسی رات لاک کر کے آپ کے لیے تیار رکھے تھے، کیونکہ میں آپ کو بتانے کی غلطی کر چکی تھی اور اب ناراض نہیں کر سکتی تھی۔مگر آپ نے کیسے مجھ سے جھوٹ بول دیا!''

سر جھٹکا اور پھر اپنے سامان سے اس نے علیشا کے نیکلیس کے ساتھ رکھی سفید فلیش ڈرائیو نکالی جو سعدی نے اس کو دی تھی۔

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''آپ کو تو اس ڈرائیو کا رنگ بھی نہیں پتہ تھا تو یہ آپ کی کیسے ہوئی؟ اتنا جھوٹ؟'' اس کا دل بری طرح دکھا۔ ''محبت ایک طرف، لیکن میں بھائی کی چیز آپ کو نہیں دے سکتی تھی!'' اس نے باکس بند کیا اور فلیش لیے اوپر زینے چڑھنے لگی۔ (آخر دیکھوں تو سہی، اس میں اتنا کیا خاص ہے جو سعدی بھائی اور ہاشم، دونوں اس کو حاصل کرنا چاہتے تھے؟)

کچھ دیر بعد وہ لیپ ٹاپ کھولے لاؤنج میں بیٹھی تھی، فلیش لگا رکھی تھی اور وہ اس پروگرام کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جس کے ذریعے ان ڈاکومنٹس کو مقفل کیا گیا تھا۔ تبھی زمر سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی۔

''میں بیسمنٹ میں جا رہی ہوں حنہ، فارس آئے تو اسے بتا دینا کہ نیچے تہہ خانے میں جو اسٹور روم بنا ہے، اس کا لاک تڑوایا ہے میں نے آج۔'' اطلاع دے کر وہ نیچے چلی گئی۔ حنہ نے بے دھیانی سے اس کی بات سنی۔

ذرا دیر بعد ہی فارس گھر میں داخل ہوا تو اسے لیپ ٹاپ پہ کام کرتے دیکھا۔

''تمہارے ہاتھ میں کمپیوٹر؟ خیریت؟'' دروازہ لاک کرتے اس نے ایک اچٹتی نگاہ گھر پہ ڈالی جو رات کی خاموشی میں ڈوبا تھا۔

''جی۔ اور پھپھو نیچے آپ کے اسٹور تک گئی ہیں، اس کا لاک تڑوایا تھا آج انہوں نے۔'' وہ الجھی بیٹھی تھی، بے توجہی سے بتایا۔

اور فارس غازی کا دماغ ایک دم گھوم کر رہ گیا۔ پھر تیزی سے سیڑھیوں کی طرف لپکا۔

سبک رفتاری سے زینے پھلانگتا نیچے آیا تو وسیع تہہ خانہ تاریک پڑا تھا، کونے والے کمرے کا دروازہ بند تھا اور وہ اسی دروازے سے کمر ٹکائے، سینے پہ بازو لپیٹے کھڑی تھی۔ منتظر۔ وہ غصے سے سرخ چہرہ لئے جارحانہ انداز میں اس کی طرف بڑھا۔

''کس کی اجازت سے آپ نے اس کمرے کا لاک تڑوایا؟ منع کر کے گیا تھا نا میں کہ.....'' غضبناک ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھتا وہ غراتے ہوئے قریب آیا، کہ دفعتاً رکا۔

زمر بس ٹھنڈی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

''اتنا کیوں ڈر گئے ہو؟ میں نے تو حنہ سے مذاق کیا تھا۔''

فارس نے بے اختیار کر دروازے کو دیکھا، وہ لاکڈ تھا۔ اس نے گہری سانس لی۔ وہ اس کو اکسا رہی تھی۔

''کیا چاہتی ہیں آپ؟''

''پلیز اپنا غصہ مجھ پہ ضائع مت کرنا، کیونکہ نہ میں تم سے ڈرتی ہوں، اور نہ میں کبھی اس کمرے کا لاک تڑواؤں گی، بلکہ تم مجھے خود یہ کمرہ کھول کر دکھاؤ گے۔'' ٹھنڈے انداز میں وہ کہہ رہی تھی۔ ''اور تم مجھے خود بتاؤ گے کہ تم اس میں کیا رکھتے ہو، تم سارا دن کیا کرتے ہو، تم چار سال سے کیا کرتے رہے ہو۔ تم ہمیشہ کہیں جا رہے ہوتے ہو، کہیں سے آ رہے ہوتے ہو۔ تم سے شادی سے پہلے میں نے اس ریسٹورانٹ میں آ کر تم سے صرف سچ بولا تھا، دشمنی اپنی جگہ، دیانتداری اپنی جگہ، سو اب سچ بولنے کی باری تمہاری ہے۔'' وہ کچھ دیر لب بھینچے، برہمی سے اسے دیکھتا رہا۔

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

WWW.PAKSOCIETY.COM

''ڈرتا نہیں ہوں آپ سے۔صرف اس لیے اپنی کچھ چیزیں الگ رکھتا ہوں کیونکہ اگر آپ دیکھیں گی تو میرے ساتھ کام نہیں کریں گی۔''

زمرد دو قدم آگے آئی، تیکھی نظریں اس کی آنکھوں پہ گاڑھیں۔''فارس، جیسے ہم نے نیاز بیگ کو گھیرا، ویسے ہی سرمد شاہ کو بھی گھیر لیں گے، اور آہستہ آہستہ سعدی کے ہر ایک مجرم کو، مجھے کم از کم سعدی کے معاملے میں تم پہ اعتبار ہے، لیکن میں صرف اتنا جاننا چاہتی ہوں کہ فارس طہیر غازی کون ہے؟ کم از کم مجھے معلوم ہونا چاہیے کہ میں کس کے ساتھ کام کر رہی ہوں!''

فارس نے گہری سانس لی، اور پھر جیب سے چابیوں کا گچھا نکالتا اس کمرے کے دروازے تک آیا۔ایک چابی لاک میں گھمائی، اور پھر...دروازہ کھول دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

(باقی آئندہ ماہ اِنشاءاللہ)

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY